خون مین ملکر بالکل خاصیت اور طبیعت خون کی پیدا کرکے اعضاء جسم مین بدل ما تحلل پیدا کرتا ہے اور استحالہ
غذا کا طرف کیلوس و کیموس کے اصحاء معتدل المزاج مین بعرصۂ تین گھنٹہ کے لکھا ہے مگر مؤلف ہیچمدان کا
یہ تجربہ ہے کہ ہندوستان کے رہنے والون مین کسی کو تین گھنٹہ کسی کو چار کسی کو پانچ کسیکو چھ غایت درجہ
نو گھنٹہ کا عرصہ لگتا ہے اور اسکی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اور ولایتون مین تھوڑی تھوڑی غذا
چار وقت کھائی جاتی ہے جسکا ہضم بسبب قلت کے معدہ پر دشوار نہین ہوتا اور اہل ہند اکثر
ایک مرتبہ وقت خاص مین یا دو مرتبہ اوقات خاص مین پیٹ بھر کر کھا لیتے ہین اس جہت سے دیر مین
ہضم ہوتا ہے غرضکہ یہ تمام استحالہ امعاء علیا مین ہوتا ہے پھر اجزاء دہنیہ اور صفرا جو باقی رہ جاتا ہے
وہ امعاء سفلی مین اہتزاز پیدا کرتا ہے اور استحالہ کیلوس کا بہ نسبت کیموس کے جلد ہوتا ہے اور مرور غذا
امعاء علیا مین بسبب کثرت تلافیف کے بطوء کے ساتھ ہوتا ہے اسی جہت سے کیلوس کا انفصال تام
کیموس سے بخوبی ہو جاتا ہے اور جب غذا اعور مین پہونچکر براہ قولون معاء مستقیم تک آتی ہے اُسوقت
اسمین بعمل کیمیاوی بدبو پیدا ہوتی ہے اور چونکہ معا مین صمروج یعنی بلغم یا آنون بطور پھپھوند کے بکثرت
جمع رہتی ہے فضلات کے ازلاق مین سہولت ہوتی ہے اور جرم امعاء ان فضلات کے ضرر سے محفوظ رہتا ہے
اور کیفیت اخراج فضلہ کی یہ ہے کہ جب فضلہ معاء مستقیم مین بھرتا ہے تو موجب اُنکے انقباض کا ہوتا ہے
اس جہت سے دیافرغما نیچے کو گرتا ہے اور عضلات مراقیہ احشاء بطن کے ورک کی طرف متوجہ ہوتے ہین
اس سے امعا کو آپس مین ضغطہ ہوتا ہے جسکی جہت سے شرج کو انبساط ہوتا ہے اور عضلہ رافعہ کے سبب سے
پھر انقباض ہو جاتا ہے گو تمنا اُسی فعل کا مُعین ہوتا ہے اور بدبو اور گوز کا پیدا ہونا بسبب اجزاء کبریتی کے
جو جسم انسان مین ہین بتاثیر عمل کیمیاوی کے ہوتا ہے **بیان کبد** یہ عضو بھی بنانے مین بدل ما تحلل کے
معین ہے اسواسطے یہ بھی اعضاء غذا مین داخل ہے یہ ایک بہت بڑا غدہ ہے داہنی پسلی اور معدہ کے
پہلو کے درمیان مین موضوع ہے اور پردہ دیافرغما سے بواسطۂ رباطات کے متعلق ہے اور مُحدّب اسکا
جانب اعلی کو اور مقعر اسکا جانب اسفل کو ہے اور جانب مؤخر اسکا ضخیم ہے اور کنارہ اُسکا بتدریج رقیق ہوتا گیا
اور سطح اُسکی نہایت املس ہے بجہت اسکے کہ غشاء صفاقی اُسپر محیط ہے اور اسکے تین حصے ہین جنکو فصوص
کہتے ہین ایک ٹکڑا بہت بڑا دوسرا اُس سے کسیقدر چھوٹا تیسرا زیادہ چھوٹا اور اسکے اندر چند غُدد ہوتے ہین
اور کبد کا رنگ احمر اقتم ہے اور اسمین شرائین اور اوردہ اور عروق مائیہ اور مجاری منحدرہ اور اسی کے اندر
مقعر مین مرارہ یعنی پتہ لگا ہے اور اسمین ایک بڑی ورید ہے کہ اُسکو ورید الباب کہتے ہین اُسی کی راہ سے
خون جیاد دل امعاء اور معدہ اور طحال کا کبد مین پہونچتا ہے اور جہان مدخل اسکا کبد مین ہے وہان پر

ایک طبقہ مستحکم وساتر ہے جسکے ریشے بہت باریک بالون کی طرح ہین جنکو عروق قلبیہ کہتے ہین یہ عروق داخل قوام کبد کے ہین اور انسے مجاری کبد کے متکون ہوئے ہین اور کام اسکا یہ ہے کہ خون مین سے صفرا کو متحالب کرلیتا ہے یعنی کھینچکر جدا کرلیتا ہے پس صفرا مرارہ مین مجتمع ہوتا ہے اور خون اوردہ کبد مین ہوکر شرائین کی راہ سے قلب مین پہونچتا ہے بیان مرارہ - مرارہ یعنی پتہ ایک جھلی کی تھیلی ہے صنوبری شکل داہنے شعبہ مین کبد کے لگی ہے اور داہنی پسلی سے ملی ہے اور اسکا قعر اور عنق ہے اُسکے منتہاے عنق کو مجراے مرارہ کہتے ہین اور مجراے مرارہ منجدر ہوکر اثنا عشری کے ساتھ ملگیا ہے اور اسی راہ سے صفرا امعا مین گرتا ہے اسی مجری مین سُدہ پڑنے سے یرقان کا مرض ہوتا ہے اور مرارہ بھی تین طبقون سے متکون ہے طبقہ عامہ اور طبقہ عضلیہ اور طبقہ زغبیہ اور اسمین بھی شرائین اور اَوردہ اور اعصاب اور غدد ہین اور صفرا جو کبد مین خون سے نکلتا ہے وہ اسمین آکر جمع رہتا ہے اور اسکے اعصاب زوج ثامن اور عصب حساس سے ملحق ہین -

تصویر نمبر ۱۸

بیان طحال یعنی تلی یہ جسم اسفنجی کبد اللون شبیہ بمعین بائین طرف پسلی اور قعر معدہ کے بیچ مین موضوع ہے اور ثرب اور دیافرغما اور عنق الطحال اور قولون سے ملتقی ہے اسمین بھی شرائین اور اَوردہ اور عروق ماصّہ اور اعصاب وغیرہ ہین اور عنق الطحال ایک غدہ طویل بشکل زبان سگ کے معدہ کے نیچے ہے اور اسمین صدہا چھوٹے چھوٹے غدد ہین رودہ اثنا عشری مین داخل ہوا ہے اور رطوبت بشکل بصاق کے اثنا عشری مین پہونچاتا ہے -

تصویر نمبر ۱۹

بیان مین جہاز بولی کے بیان مین کلیین کے یہ بھی دو غدے بیضوی شکل صفاق کے پیچھے فقرات قطنیہ کے پاس لگے ہین پیشاب انھین مین متحالب ہوتا ہے اور انکی تجویف مین ایک جوہر انبوبی ہے اسمین سے حالبین یعنی دو انبوبے متکون ہوتے ہین اور کلیون پر اغشیہ مڑھی ہین اور اسمین بھی اعصاب اور شرائین اور اَوردہ لگی ہین اور عروق ماصّہ انمین ہین انھین غدون کو گردہ کہتے ہین اور مثانہ یعنی پھکناوہ بھی ایک ظرف غشائی پیڑو کے اندر ہے اور قعر مثانہ مردون مین معاے مستقیم کے متصل ہے اور عورتون مین رحم کے متصل ہے

اور امعا کی طرح اسکے بھی تین طبقے ہین صفاقیہ عضلیہ زغبیہ اور اسمین بھی شرائین اور اوردہ اور اعصاب اور غدد بلغمیہ ہین جنمین سے بلغم متحالب ہوکر سطح اندرونی مثانہ مین مفروش رہتاہے اور حالبین کی راہ سے بول اسمین آکر جمع رہتاہے۔
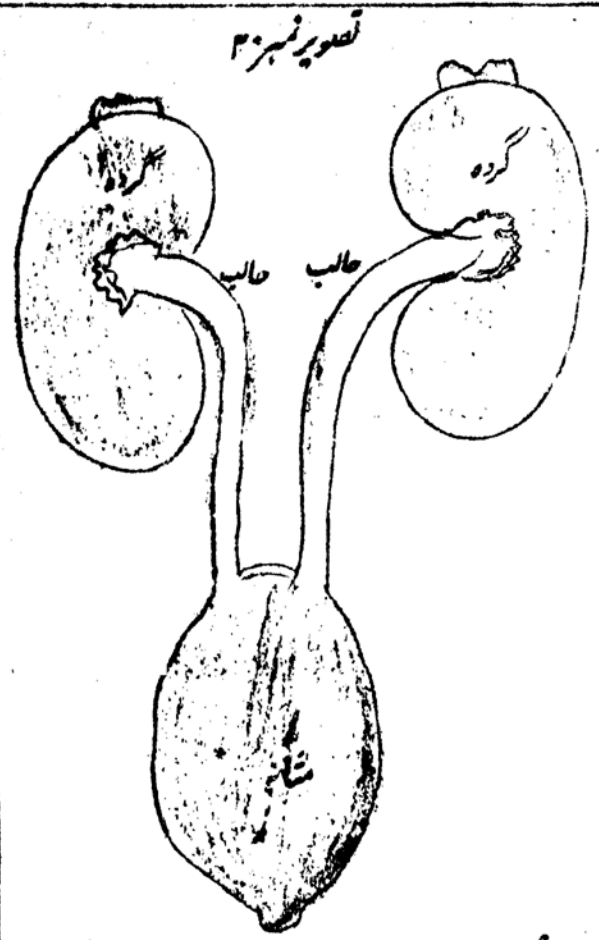
کیفیت پیشاب۔ پیشاب رطوبت ہے کہ خون سے بذریعۂ منتہیات شعب شرائین کلیہ کے ترشح ہوکر براہ حالبین مثانہ مین متقاطر ہوا کرتاہے اور جب مثانہ مین جمع ہوجاتاہے اور عضلہ جو فم مثانہ پر محیط ہے اپنے انقباض سے پھر بول کو جانب حالبین نہین لوٹنے دیتاہے جب مثانہ بھرجاتاہے تب قوت ارادی اُسکے اخراج کا قصد کرتی ہے اُسوقت وہ عضلہ منبسط ہوجاتاہے اور لیفات عضلیہ کو انقباض ہوتاہے پس بول خارج ہوجاتاہے

فصل ہفتم بیان مین اعضاے صوت وتنفس کے عضو صوت حنجرہ ہے وہ ایک جسم مجوف غضروف اور عضلات اور رباطات سے مرکب ہے زبان کی جڑکے پاس جانب مقدم عنق کے موضوع ہے مقدم کی جانب عظم لامی سے بواسطۂ عضلات اور رباطات کے اور مؤخر کی جانب قاعدۂ زبان سے بواسطۂ اغشیہ کے اور بلعوم سے بواسطۂ عضلات کے ملتصق ہے جانب اعلی حنجرہ کے غضروف ترسی ہے جسکو عرف مین کنٹھ کہتے ہین اور اسی کے نتو کو حرفدہ اور تفاحہ آدم کہتے ہین دوسرا دو غضروف ترجہالی ہین کہ انسے فم حنجرہ قائم ہوتاہے تیسرا غضروف منطقی ہے چوتھا غضروف طبلی ہے کہ جسوقت کھانا بلعوم مین جاتاہے تو یہ غضروف فم حنجرہ کو بند اور مسدود کردیتاہے یہ غضروف بیضی الشکل بیخ زبان مین لگاہے یہی غضروف اگر فم حنجرہ کو بخوبی بند نکرسکے اور کوئی چیز خفیف سی اسمین گرگئی تو اُچھو آتاہے۔ جب ہوا بطریق حنجرہ نکالی جاتی ہے تو فم حنجرہ کی وسعت اور لدونت اور حرکت اور ملاست اور قوت دافعہ کی شدت وضعف سے ترکیب الفاظ اور زیر وبم پیدا ہوتی ہے اور غضروف ترسی اور غضروف ترجہالی اور فم حنجرہ یعنی مزمار معین صوت ہین اور حنجرہ قصبۂ ریہ کے اوپر کے مُنہ سے لگا ہواہے اگر قصبۂ ریہ تھوڑا سا قطع کردیا جاوے آواز منقطع ہوجاویگی

چونکہ مزمار یعنی فم حنجرہ عورات و اطفال کا بہ نسبت رجال کے ضیّق ہوتا ہے لہذا آواز انکی زیر ہوتی ہے اور رجال کی آواز بم ہوتی ہے اور تجویف فم مین اور منخرین مین تغیر اور ترتیب اصوات کی ہوتی ہے تب صورت تلفظ قائم ہوتی ہے کما مرّ اور اسمین بھی غدد اور اوعیہ لیمفادیہ اور اوردہ اور شرائین ہین۔

بیان قصبۂ ریہ - ایک انبوبہ ہے حنجرہ سے لگا ہوا جانب مقدم عنق کے مری کے آگے سینہ تک آکر اسکی دو شاخین ہوئی ہین انکو عروق خشنہ کہتے ہین اور یہ شاخین ریہ کے جرم مین داخل ہو کر چھوٹی چھوٹی شاخین اُنسے نکلی ہین اور منتہاے پر انکی کیسات صغیرہ ہین کہ انکو تجاریب ہوائیہ کہتے ہین اور عصاب اسکے شعبہ زوج ثامن سے پیدا ہوے ہین اور اسی قصبہ کی راہ سے ہوا ریہ مین داخل ہوتی ہے اور خارج ہوتی ہے اور جرم اسکا غضروفی اور غشائی ہے —

بیان ریہ - ریہ یعنی شش جسکو پھیپڑہ کہتے ہین جوہر متخلخل گلابی جوف صدر مین موضوع ہے اسکے دو حصہ ہین ایک حصہ ایمن اور ایک حصہ

تصویر نمبر ۲۱

قلب	۱
اذن یمنی	۲
شریان ریوی	۳
ورید تحت ترقوہ	۴
شریان سباطی	۵
قصبۂ ریہ	۶
فص علوی ریہ	۷
فص متوسط	۸
فص سفلی	۹
فص علوی	۱۰
ریہ یسری	۱۰
فص سفلی	
ریہ یسری	۱۱
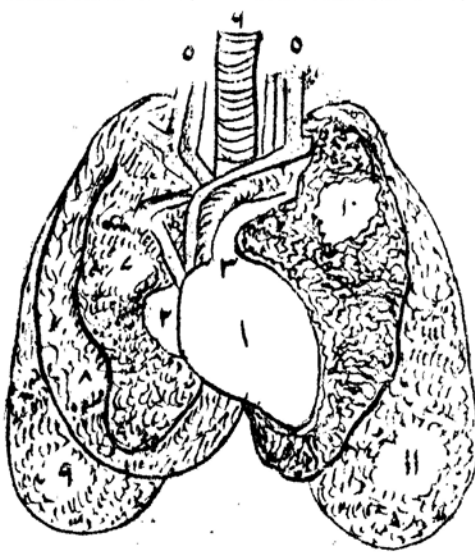
ایسر حصۂ ایمن کے تین شعبے ہین اور حصۂ ایسر کے دو شعبے ہین اور جرم ریہ مین عروق خشنہ اور کیسات ہوا پھیلی ہین اور عروق اور عصاب اور شرائین اور غدد وغیرہ ہین اور غدہ بلغمیہ بھی اسمین ہے اور قلب اسکے اندر بواسطۂ شرائین کے موضوع ہے اور کیسات ہوائیہ منتہاے فوہات عروق خشنہ پر لگی ہین اور ریہ قصبۂ ریہ سے بواسطۂ عروق خشنہ کے جوڑا ہوا ہے اور قلب سے بواسطۂ شریان وریدی اور ورید شریانی کے جوڑا ہے اور مخروطی شکل ہے جسمین قمّہ یعنی اوپر کا سرا اور قاعدہ یعنی پیندی اور دو حافہ یعنی کنارے اور دو وجہ یعنی رُخ ہین پس قمّہ اسکا گردن کی جڑ سے ایک انچ سے زیادہ فاصلہ پر جانب اعلی ضلع اول کے لگا ہے اور قاعدہ اسکا چوڑا اور مقعر جانب اعلی حجاب حاجز کے تا بہ اضلاع سفلی پہونچا ہے اور ریہ یمنی ریہ یسری سے بڑا ہے اور چوڑا بھی زیادہ ہے بجہت اسکے کہ قلب جانب یسار کو ہے اور قصر بھی ہے اس جہت سے کہ حجاب حاجز باعث کبد کے قدرے مرتفع ہے یعنی حجاب حاجز کے اوپر پھیپڑہ کا کنارہ رکھا ہے اور اسکے نیچے کبد ہے اور ریہ یمنی کے تین فصوص یعنی لوتھڑے ہین اور ریہ یسری

بہ نسبت یمنی کے اصغر اور اضیق اور اطول ہے اور اسکے دو لوتھڑے ہین اور وزن دونون پھیپھڑون کا قریب بیالیس ۴۲ اوقیہ یعنی اونس کے ہوتا ہے اور ریہ یمنی ریہ یسری سے قریب دو ۲ اوقیہ کے زیادہ بھاری ہوتا ہے اور مرد کا پھیپھڑہ عورت کے پھیپھڑے سے زیادہ بھاری ہوتا ہے اور ثقل نوعی اسکا اصلح پر ہے کہ اگر پانی کو ہزار فرض کیا جاوے تو ریہ کا ثقل (۳۴۵ء) سے (۷۴۶ء) تک ہوتا ہے۔

بیان کیفیت تنفس — تنفس کا فعل دو حرکتون سے پورا ہوتا ہے ایک حرکت انبساطی کہ اُس سے پھیپھڑے مین ہوا لیکر بھری جاتی ہے دوسری حرکت انقباضی کہ اُس سے اخراج اُس ہوا کا ہوتا ہے پس بحالت نوم (خواب) تنفس بحرکت طبعی یعنی بغیر قصد و ارادے کے جاری رہتا ہے اسیواسطے اسکو تنفس غیر ارادی کہتے ہین لیکن جب انسان اپنے قصد و ارادے سے سانس جلد جلد لے یا دیر تک حبس نفس کرے تو اُسکو تنفس ارادی کہتے ہین بحالت تنفس طبعی کے مرد جوان معتدل المزاج کو ایک منٹ مین پندرہ ۱۵ مرتبہ انبساط صدر ہوتا ہے یعنی سانس لیتا ہے اور تیس ۳۰ مکعب اُنگل سے لگا کر چالیس ۴۰ اُنگل مکعب تک ہواے عام یعنی ہواے جو پھیپھڑے کے اندر جاتی ہے اور اس ہوا مین اگر سو ۱۰۰ جزو فرض کیے جا دین تو اسمین ۷۳ جزو ہواے مفنی الروح یعنی اصل النطرون جسکو نیطروجن کہتے ہین اور ستائیس ۲۷ جزو اصل الحموضات یعنی آکسیجن اور دو جزو خموصہ فحمیہ یعنی کاربونک ایسڈ ہے اور یہ ہوا ایک سکنڈ یا دو سکنڈ پھیپھڑے مین رہکر خارج ہوتی ہے اُسوقت اِس ہوا مین جسکو فضلہ ہوا مستنشق کا کہتے ہین بحساب مذکورہ صدر تہتر جزو ہواے مفنی الروح اور چودہ ۱۴ جزو خموصہ فحمیہ کے ہوتے ہین یعنی ستائیس ۲۷ جزو اصل الحموضات کے خون مین مل جاتے ہین اور تیرہ ۱۳ جزو خموصہ فحمیہ کے خون سے منفصل ہو کر سانس کے ساتھ نکل آتے ہین اور کبھی دو جزو اصل الماء یعنی ہیڈروجن کے اور کچھ ابخرہ مائیہ ہوتے ہین بخیال مؤلف یہ اجزاء رطب مرطوب المزاجون کے نفس مین زیادہ ہوتے ہونگے چونکہ اصل الحموضات یعنی آکسیجن خون مین ملجاتی ہے اور فضلہ ہوا کا نکل جاتا ہے اسیواسطے خون جو طرف ایمن قلب مین ہوتا ہے وہ اسفل اور احمر اقتم ہوتا ہے اور جس خون کو اوردہ ریہ طرف ایسر قلب کے راجع کرتی ہین وہ احمر ناصع اور اخف ہوتا ہے اور بھی یہ خون خالص بہ نسبت اُس خون کے ازروے پیمایش تھرمامیٹر (یعنی گرمی ناپنے کا آلہ) کے دو درجہ حرارت مین زیادہ ہوتا ہے

بیان دوران خون — خون ہمیشہ اور ہر وقت جسم مین دورہ کرتا رہتا ہے اسطرح پر کہ اذنین قلب سے بطنین مین آتا ہے اور بطنین سے جملہ شرائین مین جاتا ہے اور شرائین سے اوردہ مین آتا ہے اور پھر اوردہ سے راجع ہو کر پھر اذنین مین پہونچتا ہے یعنی جب اذن یمنی خون سے ممتلی ہو جاتا ہے اُسوقت سکڑتا ہے پس اُسکا خون بطن ایمن مین گرتا ہے پھر بطن ایمن منقبض ہوتا ہے تو خون شرائین الریہ مین پہونچتا ہے پھر یہ شریان اپنی شعبیات کے ذریعہ سے کیسات ہوائیہ ریہ مین پہونچکر

بسبب تاثیر ہوا کے رنگ اُسکا صاف ہوکر اَوردہ مین جاتا ہے اور اَوردہ اذن یسری تک پہونچاتی ہین
پھر جب اُذن یسری خون سے ممتلی ہوجاتا ہے تو اسکے انقباض سے بطن الیسر مین آتا ہے پھر بطن ایسر
ممتلی ہوکر اورطی کی راہ سے تمام اعضا مین پہونچا دیتا ہے اور اَوردہ مین پہونچکر پھر اسکا رنگ احمر اقتم
ہوجاتا ہے پھر بطریق اَجوف اعلیٰ اور اسفل کے اُذن یمنی مین جاتا ہے یہی دورہ مدت حیات تک قائم
رہتا ہے اور قلب کی اذنین اور بطنین کو ہر وقت انبساط اور انقباض رہتا ہے اور اسی حرکت انبساطی
اور انقباضی کا نام نبض ہے

فصل ہشتم بیان مین اعضاء تناسل کے اسمین دو بیان ہین۔

بیان اعضاء تناسل ذکور کا اسکے دو حصے ہین ایک حصہ اندرونی دوسرا بیرونی اندرونی وہ اعضا ہین
جو درک کے اندر نہفتی ہین اور وہ دو عضو ہین ایک پُروسٹیٹا یہ لفظ یونانی ہے اسکے معنی ہین مقدم کے
اور عربی مین اسکو غدّہ قدامیہ کہتے ہین یہ ایک غدّہ ہے شدید القوام عنق مثانہ کو محیط ہے مخروطی شکل ہے
قاعدہ اسکا عنق مثانہ کی طرف ہے اور وجہ اسفل اسکا معاء مستقیم سے ملا ہے سن شیخوخت مین اسکا ایک فص
کبھی باطن مثانہ کی طرف ایسا بڑھ جاتا ہے کہ بول کے خروج کا مزاحم ہوتا ہے دوسرا عضو وعائین منوئین ہین
اور حصہ دوم بیرونی کے اعضا چار ہین ایک انثیین۔ دوسرا قضیب۔ تیسرا احلیل۔ چوتھا غدّہ کوبر۔
پس غدّہ قدامیہ وعاء منی ہے یعنی منی اسمین رہتی ہے یہ غدّہ عظم العانہ کے التقا کی جگہ سے آدھ انچ نیچے
واقع ہے اور مجری یعنی احلیل کے آغاز کو ایک انچ سے زیادہ محیط ہے احلیل کی نالی اس غدّہ کے وسط
مین سے ہوکر گذری ہے دبازت اسکی قریب پون انچ کے اور طول اسکا ایک انچ سے کچھ زیادہ ہوتا ہے
اور یہ غدّہ ایک مضبوط غشا کے غلاف مین ملفوف ہے اور اسکے غدد کے وسط مین تھوڑی خلا ہے جسمین
عنق مثانہ اور قدر سے احلیل کی نالی واقع ہے اور اسکے مجاری مین مجاری منی اور مجاری خاص اس
غدّہ کی مشترک ہوگئی ہین اور جرم اس غدّہ کا باریک اور چھوٹے چھوٹے دانون اور کیسات سے مرکب ہے
انھین مین ایک قسم کی رطوبت رہتی ہے جسکو مذی کہتے ہین اور وعائین منوئین جنکو حویصلتان منویتان
اور کیسات المنی اور مستقر المنی بھی کہتے ہین کسواسطے کہ منی اسمین مخزون رہتی ہے اسمین چھوٹے چھوٹے غدد
ایک جھلی مین پیچیدہ ہوکر بصورت دو تھیلیون یا نالیون کے بن گئے ہین مثانہ کے نیچے غدّہ قدامیہ کے
دونون جانب جیب درست موضوع ہین اور انثیین یا خصیتین یا بیضتین یہ دو غدّے بیضاوی شکل ہین
ہر غدّہ ڈیڑھ یا دو انچ لمبا اور سوا انچ چوڑا ہوتا ہے اور یہ دونون کیس کے اندر لٹکتے رہتے ہین اُس
کیس کو صفن کہتے ہین جو بیچ قضیب مین لگی ہوئی ہے اور بیضتین کے اوپر ایک طبقہ صلب غشائی
مستحکم چڑھا رہتا ہے اور صفن کے تین طبقے ہین اور قضیب یہ عضو اسطوانی شکل ہے اسکے تین حصے

قرار دیے ہین ایک اصل یعنی بیخ قضیب دوسرا راس یعنی سر قضیب کہ اسکو حشفہ کہتے ہین تیسرا وہ کہ جو مابین
سر اور بیخ کے ہے اُسکو جرم قضیب کہتے ہین اور نتو یعنی بلندی جسپر موے (بال ۱۲) زہار جمتے ہین اُسکو رکب کہتے ہین
اور قوام قضیب کا دو جسمون منخرب اور دو جسمون اسفنجی اور احلیل سے ہے اور اُن جسمون کی جلد عام ساتر ہے
اور دونون جسم منخرب جوہر ذی تخاریب لدن سے مرکب ہین اور اِن دونون جسمون کے درمیان مین
ایک نالی ہے اور جسم اسفنجی بصورت پیاز کی گٹھی کے غُدّہ قدامیہ کے آگے سے نابت ہوکر جدول تحتانی
بین الجسمین المنخرین مین آکر منتہاے قضیب پر اسطرح سے پھیلا ہے کہ صورت حشفہ کی مُتکوّن ہوئی ہے اور
جلد قُلفہ اُسکی ساتر ہوئی ہے اور احلیل یعنی مجراے بَول ایک جسم غشائی ہے کہ مثانہ سے متجاوز ہوکر
غُدّہ قدامیہ مین نافذ (وہ کھال جسکا ختنہ کیا جاتا ہے ۱۲) ہوکر جسم اسفنجی سے نکل کر منتہاے حشفہ پر منبسط ہوا ہے اور اُسی سے سوراخ مجرا بول کا
بنا ہے اور یہ مجری نہایت زکی الحس سریع التقلص ہے۔ اور غُدّہ کوپر یہ دو غُدّہ صغیر و مستدیر ہین رنگ انکا
مائل بزردی ہے باقلے کے دانہ کے برابر مؤخر لبصلہ پر موضوع ہوتے ہین اور انکو عضلہ عاصرہ محیط ہے
اور اِن سب اعضا مین اوردہ و شرائین اور اعصاب اور مجاری اور ثقبات وغیرہ ہین۔
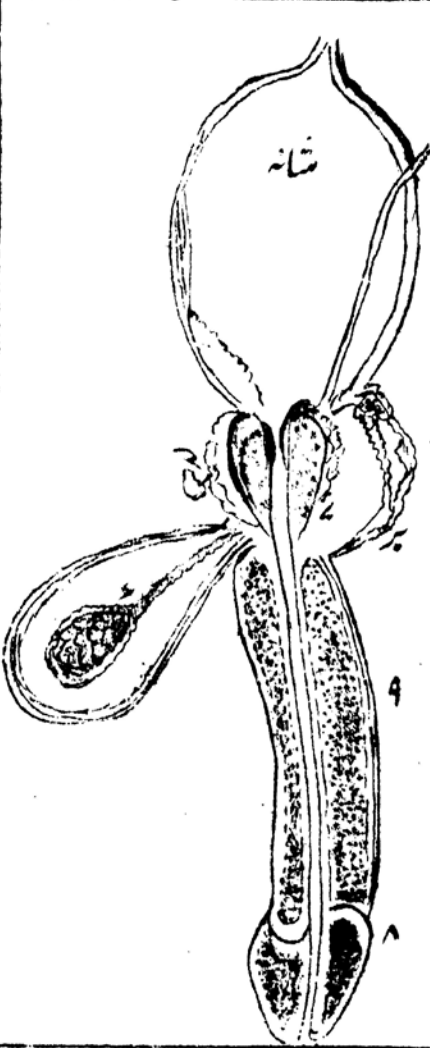
بیان کیفیت تحالب منی - اس
مسئلہ مین بہت سے اختلافات ہین
اور ہر فریق اپنے اپنے قول پر دلائل قویہ
پیش کرتا ہے اول اختلاف یہ ہے کہ
آیا منی بروقت مجامعت پیدا ہوتی ہے
یا مثل اور رطوبات کے دواماً (ہمیشہ ۱۲) ہر روز بنکر
امشاج اور اوعیہ منی مین مخزون (جمع ۱۲)
رہتی ہے بعض کا یہ قول ہے کہ ہمیشہ
بیضین مین بتدریج بنتی رہتی ہے
اور بنکر اپنے امشاج مین مترشح ہوتی رہتی
ہے کچھ راہ مین رہ جاتی ہے کچھ مستقر مین
پہونچتی ہے اور جمع رہتی ہے اور جب
ظرف مین گنجایش نہین رہتی ہے
تو اعضا مین جذب ہو جاتی ہے

تصویر نمبر ۲۲

- غدہ قدامیہ ۱
- عنق مثانہ ۲
- نالی احلیل ۳
- کہات المنی ۴
- کیس اصفن ۵
- خصیہ ۶
- اصل قضیب ۷
- راس قضیب یا حشفہ ۸
- جرم قضیب ۹
- رکب ۱۰
- غُدّہ کوپر ۱۱

مثانہ

اگر ہر وقت موجود نہ رہتی اور تکوّن اسکا منحصر حرکات جماعیہ پر ہوتا تو احتلام نہوا کرتا اور کبھی خروج اسکا
اور لحوق شہوت وقت معین پر ہوا کرتا یا شہوت کا کوئی موسم اور وقت مقرر رہتا اور مستقر منی نہوتا بلکہ
جب منی سے مستقر منی بھر جاتا ہے تب منی بذریعۂ شرائین اور اوردہ اور عروق ماصّہ کے پھر خون مین
جذب ہو جاتی ہے اور خون کے ساتھ دورہ کرکے ڈاڑھی مونچھ موے زہار پیدا کرتی ہے اور حرکات وسکنات
اور آواز مردانہ اسی کے سبب سے متغیر ہوتی ہے کچھ درازی عمر کا نتیجہ نہین ہے اسیواسطے مخنثون مین
یہ باتین نہین ہوتی ہین اور بعض کا یہ قول ہے کہ منی بوقت شہوت کے بنتی ہے پیشتر سے مجتمع نہین رہتی ہے
اگر پیشتر سے مجتمع رہتی تو اُسکے خروج مین دیر نہوتی اور جذب ہونے مین منی کے بھی اختلاف ہے بعض
قائل جذب کے ہین اُنکی یہ دلیل ہے کہ خصّی جانور زبردست ہوتا ہے بسبب اسکے کہ منی خون مین
ملکر اُسکو طاقت بخشتی ہے اور شرارت اُسکی اس سبب سے جاتی رہتی ہے کہ خصی کرنے مین نظام عصبی پر
صدمہ پہونچتا ہے کہ وہ اُسکی حرکات مین موجب وہن کا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ کسیقدر منی بکر
اوعیۂ منی مین موجود رہتی ہے اور بوقت حرکت جماعی کے بھی بنتی ہے اسیواسطے جب منی متواتر جماع کے
سبب سے خارج ہو جاتی ہے تو پھر اُسوقت نہین نکلتی ہے بلکہ قوّت تولید منی بھی ایسی ضعیف ہو جاتی ہے
کہ بجاے منی کے خون خالص نکلتا ہے غرضکہ تینون فریق اپنی راے کی تائید مین بہت سے دلائل
بیان کرتے ہین کہ بخوف تطویل قلم انداز کیے گئے اور طب قدیم مین اسقدر تحقیق وتدقیق نہین کی گئی ہے
انھون نے فقط یہی لکھا ہے کہ غذا کے ہضم یا غذا کے استحالات چار ہین اوّل کیلوسی یعنی جب غذا خلع
صورت نوعیہ کا کرکے مستعد باستحالۂ کیموسی ہو جاتی ہے دوسرا ہضم کیموسی یعنی جب کیلوس کیموس بن کر
مستعد باستحالۂ اخلاط ہو جاتا ہے تیسرا ہضم عروقی جس سے کیموس بصورت خون کے بن کر مستعد بقبول
صورت عضوی کے ہو جاتا ہے چوتھا ہضم عضوی یعنی جب خون صورت عضوی قبول کرتا ہے اُسی
ہضم کا فضلہ منی ہے یعنی جب عضو بن چکتا ہے تو اُس سے جو فاضل بچتا ہے وہ منی ہے اور یہ فضلہ
شے ردی مثل بول وبراز کے نہین ہے بلکہ اسمین قوّت تولید جملہ اعضا کی مثل اعصاب اور اوتار او
عظام وغیرہ کے ہے اور جسم کے اندر اسکا موجود ہونا موجب تقویت اعضاء رئیسہ اور بھی قوت جملہ
اعضا کا ہے اور قوّت تولید حیات اور قسط اعظم اسکا دماغ سے بذریعۂ اُن دو رگون کے جو کان کے نیچے
نخاع سے ملی ہوئی اُتری ہین نازل ہوتا ہے اور شعبے اِن دونون رگون کے ہر ایک عضو رئیس اور مردّمین
وغیرہ سے ملے ہین پس یہ فضلہ ان عروق کی راہ سے اُتر کر جب اُنثیین مین آتا ہے تب سپید ہو کر صورت
منی کی پیدا کرتا ہے چنانچہ شیخ نے کہا ہے نظم لاتکثرنّ من الجماع فانّہ ✽ ماء الحیاتِ یُراق فی الارحام ✽

بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ منی تمام اعضا سے بلا تعین اصل دماغ کے جگر مین آتی ہے اور جگر سے گُردون مین پہونچتی ہے یہان پر مائیت سے جُدا ہو کر نضج پا کر اُس مجرے سے جو مابین گُردون اور اُنثیین کے واقع ہے اُنثیین مین جاتی ہے وہان نضج کامل ہو کر بصورت منی کے متکون ہوتی ہے اور جو اطبا دماغ سے نازل ہونا اسکا قرار دیتے ہین اُنکی دلیل یہ ہے کہ اگر اُن دونون رگون کو جو پس گوش واقع ہین قطع کر ڈالو تو سلسلہ توالد و تناسل کا منقطع ہو جاتا ہے اور بھی اگر اُنثیین مین سوزش پیدا ہو تو کان کا چھیدنا اُسکو دفع کر دیتا ہے مؤلف ہیچمدان کی عقل اسمین محاکمہ نہین کر سکتی اللہ اعلم بحقیقۃ الحال مگر یہ بات فریقین کے نزدیک متفق علیہ ہے کہ منی گویا خون کا جوہر ہے اور قوت دماغی اور جسمانی اور نضارت بدن اور طاقت بصارت (بینائی ۱۲) اور جودت (تیزی ۱۲) فہم وغیرہ سب اسی سے متعلق ہین متاخرین نے اسکی (یعنی منی کی ۱۲) ماہیت اور اجزاء ترکیبی اِسکے خوب تحقیق کیے ہین یعنی ترکیب منی کی دو طرح کے جزون سے ہے ایک چیز رقیق و سیال و ہمرنگ مثل سپیدی بیضۂ مرغ کے جسکو ماء المنی کہتے ہین دوسری شے منجمد مثل دانون کے پس یہ دانے بعضے گول اور بعضے دُمدار کیڑون کی طرح ہوتے ہین دُمدار کیڑون کا طول ایک انچہ کے ۱/۵۰۰ حصہ کے برابر ہوتا ہے ہر ایک کیڑا اپنی جھلی کے کیسہ مین پرورش پاتا ہے پھر کیسہ پھٹ کر ماء المنی مین تیرا کرتے ہین آخر کو ماء المنی کم ہو جاتا ہے اُسوقت آب منی معتدل القوام ہو جاتا ہے اور منی جسوقت بدن انسان سے خارج ہوتی ہے اُسوقت اُسمین لعابیت اور ایک قسم کی بُو ہوتی ہے اور بسبب اِسکے کہ رطوبت غدہ قدامیہ کی جسکو مذی کہتے ہین اسمین شامل ہوتی ہے تو اسمین ایک کیفیت کھار کی پائی جاتی ہے اگر ہلدی کے زرد رنگے ہوے کاغذ پر اسکو ڈالین تو الکلی کی طرح رنگ مین کچھ تغیر نہین ہوتا ہے اور اجزاء کیمیاوی اسمین اُوکسائیڈ آف پروٹن اور کلورائیڈ آف سوڈیم اور فاسفٹ آف سوڈا یعنی سجّی کے اجزا اور بھی چونہ کے اور مگنیشیا کے اور فاسفورس کے اجزا ر پائے جاتے ہین اور بذریعۂ خوردبین کے دیکھنے سے وہ کیڑے حرکت کرتے ہوے نظر آتے ہین اور انسان کے مرنے کے بعد چوبیس گھنٹہ تک یہ کیڑے اُنثیین مین زندہ رہتے ہین اکثر تیزاب یا جوہر کچلہ یا عرق افیون مین یہ کیڑے ڈال دیے جاوین فی الفور مر جاتے ہین یعنی وہ حرکت انکی جاتی رہتی ہے مجامعت کے بعد جو عورت و مرد پیشاب کرتے ہین تو اُنکے پیشاب مین خردبین کے ذریعہ سے یہ کیڑے دکھائی دیتے ہین اگر منی کو خشک کر کے مدتون کے بعد آب مقطر نیمگرم مین ڈال کر بعد حل ہو جانے منی کے دیکھین تب بھی ان کیڑون کی صورت دکھائی دیتی ہے اِس قاعدہ سے زنا بالجبر کے مقدمات مین بھی شہادت ڈاکٹر کی ادا کیجاتی ہے مقدار منی کے خارج ہونے کا باعتبار قوت اعضا و صحت مزاج کے مختلف ہے مگر باعتبار حساب اوسط کے

سوا تولہ ہے بیان اعضاء تناسل عورات۔ انکی بھی دو قسمین ہین ایک حصہ اندرونی دوسرا بیرونی۔
بیرونی یعنی جو دیکھنے مین نظر آتے ہین چھ ہین ایک رُکب۔ دوسرا شفران کبیران۔ تیسرا بظر۔ چوتھا
شفران صغیران۔ پانچوان مجراے بول۔ چھٹا غشاے عذرا۔ پس رُکب جسکو جبل الزہرہ بھی کہتے ہین
یہ ایک نتو ہے عظم عانہ پر اور یہ چربی کا جسم ہے جلد کے نیچے اِسی پر موے زہار بعد بلوغ کے جمتے ہین اور
شفران کبیرتان یعنی دو بڑے لب یہ دو کھالین شگاف دار پیرُوڑو کے نیچے نظر آتی ہین اِنکا بالائی سرا رُکب سے
ملا ہوتا ہے اور اسفل کا کنارہ مَبرز کے قریب ایک انچہ کے تفاوت سے ہے اور ان دونون لبون کے
درمیانی شگاف جسمین فرج کا سُوراخ واقع ہے اور اُسمین سے پیشاب نکلتا ہے اُسکو خندق زورقی اور
فرج کہتے ہین۔ سوم بظر ایک جسم صغیر مستطیل شفرین کبیرتین کے ملتقی کی جگہ سے چھوٹے لبون کے بالائی
سِرون کے مابین واقع ہے اور مثل قضیب کے دو جسمون منخوب سے متکوّن ہوا ہے بوقت شہوت
اِسکو نعوظ ہوتا ہے۔ اور شفران صغیرتان یعنی چھوٹے لب بڑے لبون کے درمیان واقع ہین یہ بظر سے
قریب ڈیڑھ انچھ کے ممتد ہوکر فرج کے پہلوؤن مین غائب ہو جاتے ہین ان لبون مین لعاب دار غدّد
اور رگ وریدہ کا جال اور رطوبات دُہنیہ ہوتی ہین۔ اور مجراے بول سوراخ فرج کے اوپر ڈیڑھ انچھ لمبا
ہوتا ہے اُسی صورت کا جیساکہ مَردون مین ہوتا ہے اور سوراخ اسکا گول ہوتا ہے۔ غشاء عذرا یہ ایک
جھلّی ہے بعض مین ہوتی ہے بعض مین نہین ہوتی اسی سے فرج کا سوراخ جو بیضاوی شکل ہوتا ہے
بعض مین بالکل اور بعض مین تھوڑا سا بند رہتا ہے اور کبھی یہ جھلّی مُشبّک ہوتی ہے اور بوقت ازالہ بکارت پھٹ جاتی ہے
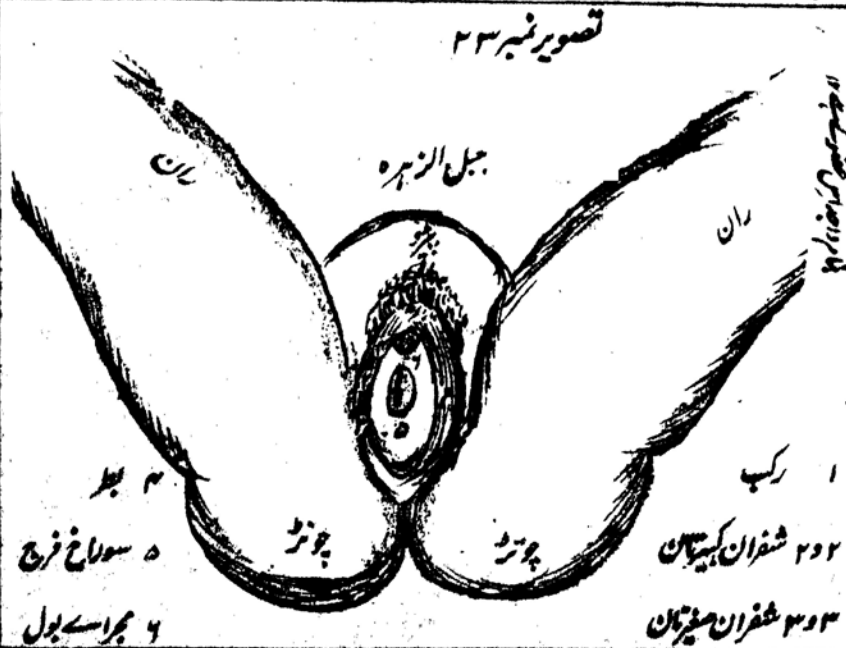
تصویر نمبر ٢٣

جبل الزہرہ
ران
ران
بظر
چوتڑ
چوتڑ
١ رکب
٢ و ٢ شفران کبیرتان
٣ و ٣ شفران صغیرتان
٤ بظر
٥ سوراخ فرج
٦ مجراے بول

اور حصۂ اندرونی مین سات عضو ہین۔ ایک رحم۔ دوسرا عنق رحم۔ تیسرا دو انبوبہ فلوپیک۔ چوتھا دو غضبہ رحم۔ پانچوان دو رباطین عریض۔ چھٹا دو رباطین مُدوّر۔ ساتوان مجراے بول۔
عنق الرحم ایک جسم عضلاتی مجوف خول کی طرح سے ہے اندرونی سرا اسکا رحم سے لگا ہوا ہے اور بیرونی سرے سے بوقت مجامعت

دخول ذکر ہوتا ہے اور اسی سرے پر غشاے عذرا یعنی بکارت کی جھلی ہوتی ہے اور عنق الرحم باعتبار تفاوت قد و قامت انسان کے چھ انگل سے کم اور بارہ انگل سے زیادہ نہین ہوتی ہے اور گوشت کا جسم شکن دار ہے تاکہ طرفین کو استلذاذ ہو اور دونون کے آلات صدمۂ اصطکاک سے محفوظ رہین اسکے اندرونی سرے پر ایک فزونی ہوتی ہے اُسی کو فم رحم کہتے ہین اسکا مُنھ ہر وقت بند رہتا ہے مگر زمانۂ حمل مین ایسا منضم ہو جاتا ہے کہ اگر ایک پتلی سلائی ڈالی جاوے تو وہ بھی نہین جاسکتی مگر بوقت مجامعت کے فم رحم کھل جاتا ہے اور اسکو منی کی طرف جذب ہے جبکہ ذکر مرد فم رحم کو مَس کرتا ہے تو عورت کو بہت لذت ملتی ہے اور منزل ہو جاتی ہے عنبۃ الرحم دونون خصیے عورتون کے ہین جس طرح مرد کے خارج مین دو خصیہ ہوتے ہین اسی طرح عورتون کے داخل مین بیضتین ہوتے ہین مگر مرد کے خصیہ بڑے اور گول لمبائی کے ساتھ ہوتے ہین اور عورت کے چھوٹے اور گول اور چپٹے ہوتے ہین اور غائر ہوتے ہین اور ہر ایک عنبہ کی غشاء جداگانہ ہوتی ہے اور یمین و یسار رحم کے پہلو سے لگے ہوتے ہین اور اسکو خصیۃ الرحم اور مبیض بھی کہتے ہین اور اسکے تین طبقے ہوتے ہین ایک اوپر کا غلاف اُسکو طبقہ سیضار کہتے ہین یہ کثیف البنا شدید القوام ہے اسمین نسیج شبکی لیفی ہوتی ہے اِسکے خلایا مین دس سے لگا کر بیس حویصلات ہوتے ہین اُنکے اندر ایک ایک دانہ سفید زجاجی باجرہ کی مقدار سے مٹر کی مقدار تک ہوتا ہے اور یہ دانے ابتداے عمر مین غائر ہوتے ہین جسقدر انکو نمو ہوتا ہے اُسیقدر بڑھتے جاتے ہین اور مبیض کی سطح ظاہر پر آجاتے ہین اور انکو بیضہ کہتے ہین اور انھین انڈون سے جنین کی بنیاد قائم ہوتی ہے اور مرد کی منی براہ اوعیہ منی قضیب مین آتی ہے اور عورتون کی منی بذریعۂ قاذف نالیون کے رحم مین جاتی ہے اور عورتون کے خصیہ بوقت جماع سخت ہو کر گردن رحم کو قائم رکھتے ہین تاکہ نطفہ مرد کا ٹپک کر رحم کے اندر چلا جاوے اور انھین قاذف نالیون کو انبوئین فلوپیوس کہتے ہین یہ دو انبوبہ بطور رگون کے مجوف بیضین سے لگے ہوے خمیدہ ہو کر کولھے کی طرف حالبتین کے پاس سے بُن ران سے مرتبط ہو کر رحم مین چلی گئی ہین اور یہ نالیان تین یا چار انچہ لمبی ہوتی ہین اور چوڑی رباط کے دو پٹھون کے مابین آڑی واقع ہین بیان رحم یہ ایک چپٹا سہ گوشہ آلہ اندر سے مجوف اور خالی بشکل امرود ہوتا ہے اسی کے اندر جنین نو مہینے تک پرورش پاتا ہے اور بعد مدت معینہ کے خارج ہوتا ہے اور اسفنجی الجوہر ہے مثانہ اور معاے مستقیم کے درمیان مین موضوع ہے اور چھ رباطون سے جکڑا ہوا قائم اور ثابت ہے دو رباطون سے آگے کی جانب اور دو رباطون سے پیچھے کی جانب اور دو رباطون سے داہنے باین بندھا ہے اور جانب اعلیٰ کو اِسکے قاعدۃ الرحم کہتے ہین اور اکثر طول اسکا بقدر (۳) انچہ کے اور عرض

بقدر دو انچھ کے ہوتا ہے اور اسکی تقسیم تین جزون پر کی گئی ہے ایک قاع کہ اسکو بحر بھی کہتے ہین دوسرا جسم تیسرا عنق - قاع اسکے طرف علوی عریض کو کہتے ہین اور جسم اسکا تدریجاً کم اور تنگ ہوتا جاتا ہے عنق تک اور عنق جانب اسفل مین ہے اسیکو فم رحم کہتے ہین - اور رباطین عریضین یہ دونون رباطین شکل صفاق سے ممتد ہوکر بالاے عنبوتین رحم اور عنبتین رحم کے گذر کر چوتڑون تک پہونچے ہین اور انمین بہت سی رگین لگی ہوئی ہین اور رباطین مستدیرتین دو رباطین ہین انمین بہت سی عروق ہین مقدم قعر کے دونون جانب سے مرور کرکے شحم شفرتین کبیر مین غائب ہوگئی ہین یہی رباط جب مسترخی ہوجاتے ہین تو ہبوط الرحم کا عارضہ ہوجاتا ہے یعنی رحم لٹک آتا ہے یہان تک کہ کبھی باہر نکل آتا ہے
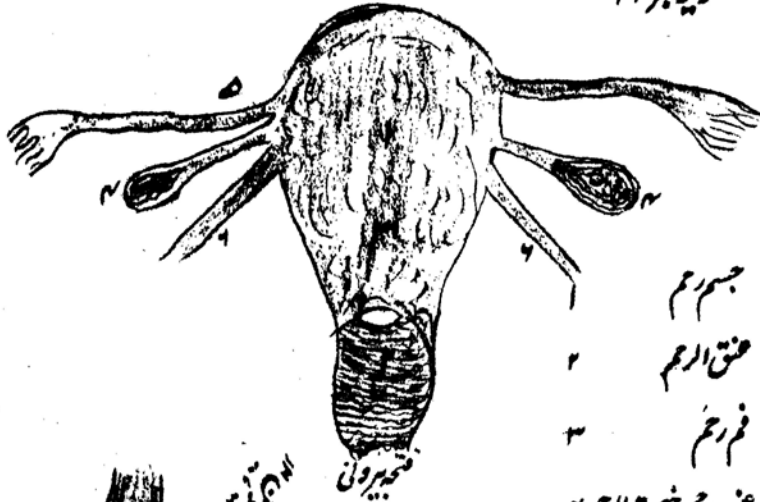
تصویر نمبر ۲۴

جسم رحم	۱
عنق الرحم	۲
فم رحم	۳
عنبہ رحم خصیتہ الرحم	۴
قاذف نالی	۵
انبوبتین فلوبیوس	
جوڑی رباط	۶

اور مجراے بول کا بیان اوپر ہوچکا ہے کیفیت طمث - چونکہ عورات کے خون مین کسیقدر رطوبت ہوتی ہے اور بہت سی اوردہ کا منھ تجویف رحم مین لگا ہوا ہے اسواسطے آفریدگار تعالیٰ شانہ نے ایک زمانہ خاص مقرر فرما دیا ہے کہ اسوقت رطوبات دمویہ کا تحالب خون سے ہوکر خون حیض خارج ہوا کرتا ہے اکثر ولایات باردہ مین پندرہ برس تک کی عمر سے قریب پینتالیس برس کی عمر تک خون حیض نکلتا ہے اور اس خون مین مثل عام خون کے بعد خروج انعقاد نہین ہوتا ہے بجہت اسکے کہ اس خون ردی مین رطوبات فضلیہ ملی ہوئی ہوتی ہین اور مقدار خون حیض کا اور زمانہ ابتدا اور انتہاے خروج خون حیض کا اور ایام معینہ خروج خون حیض کے ہر مہینہ مین اور مدت عمر آغاز حیض اور بند ہونے حیض کی حسب مزاج عورات کے مختلف طور پر ہین کسی کو کم خون نکلتا ہے کسی کو زیادہ کسی کو عروج ماہ مین کسیکو آخر ماہ مین کسی کو اوسط ماہ مین حیض ہوتا ہے اور جب خون حیض بند ہوجاتا ہے تب اس سن کو سن ایاس کہتے ہین اور اقالیم اور موسم کو بھی اسمین دخل ہے مؤلف ہمدان کی راے مین اباء علوی کے اثر کی بھی کچھ مداخلت ہے و ہندا

ماسوا آلات تناسل مذکورۂ بالا کے دو غدتین ثندتین یعنی پستان بھی داخل اعضاء تناسل ہین مرد کی پستان کو
ثندوہ اور عورت کی پستان کو ثندی اور حیوانات کی پستان کو ضرع کہتے ہین اور یہ دو غدے نصف گرہ کی
شکل کے صدر پر تیسری پسلی سے لیکر چھٹی ساتوین پسلی تک ہوتے ہین اور جانب قص سے ابط تک منبسط
ہوتے ہین اور قبل بلوغ کے چھوٹے اور بعد بلوغ کے بڑھ جاتے ہین اور صغر اور عظم انکا بحسب شخص مختلف
ہوتا ہے اور زمانۂ حمل اور زمانۂ رضاعت مین بڑھ جاتے ہین اور سن شیخوخت مین انکو ہزال ہوتا ہے
اور حلمہ کے گرد حلقہ بطور ہالہ کے سیاہی مائل ہوتا ہے اور زمانۂ حمل مین سواد اسکے رنگ کا زیادہ ہو جاتا ہے
اور بعد رضاعت پھر اپنے لون اصلی پر آجاتا ہے اور تغیر رنگ کا دوسرے مہینہ سے حمل کے شروع ہوتا ہے
اور یہ قوی دلیل وجود حمل کی ہے اور حلمہ یعنی سر پستان مین بہت سے سوراخ ہوتے ہین اور ثندی کے
اندر چربی اور عروق اور اعصاب اور مجاری لبنیہ منحذرہ جانب حلمہ کے بہت ہوتی ہین اور قنوات لبنہ
دس سے لگا کر بیس تک ہوتے ہین کہ انکے فوہات بتدریج تنگ ہو کر حلمہ کی جڑ مین مجتمع ہو جاتے ہین

تصویر نمبر ۲۵

اور خون ثندیین مین طبخ پا کر مستحیل بہ لبنیت ہو جاتا ہے کما مر

کیفیت استقرار حمل ہرچند اس مبحث کو ہم بشرح و بسط تمام
رسالہ جنین مین لکھ چکے ہین مگر بنظر رفع نقص کتاب کے یہان بھی
کچھ مختصر کیفیت لکھتے ہین علاوہ اسکے جو اس رسالہ مین لکھی گئی ہے
اس مسئلہ مین اختلاف آرا بہت ہے یعنی متقدمین کی رائین بھی
باہم مختلف ہین اور متاخرین کی بھی رائین باہم مختلف ہین اور
ہر فریق اپنی اپنی رائے کی تائید مین دلائل قویہ پیش کرتے ہین
مثلاً اسمین اختلاف ہے کہ قوت عاقدہ مرد کے نطفہ مین اور
قوت منعقدہ عورت کے نطفہ مین ہے یا بالعکس اسکے ہے مگر
اسکے بیان اختلافات اور دلائل سے ذہن کو انتشار ہوگا اور تطویل کتاب مین ہو جاویگی لہذا جو قول
متفق علیہ فریقین ہے وہ لکھا جاتا ہے مع تحقیقات جدیدہ کے یعنی بغیر امتزاج نطفۂ مرد اور منی عورت کے
تکون جنین کا ممکن نہین ہے خواہ منی عورت کو بلفظ منی تعبیر کیا جاوے یا بلفظ رطوبت بلغمیہ تعبیر کیا جاوے
چنانچہ قرآن سے بھی تائید اسکی ہوتی ہے کہ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ غرضکہ جب عورت کو
غایت درجہ کا استلذاذ ہوتا ہے اور منی مرد کی جوف رحم مین مع منی عورت کے پہونچتی ہے تو اسکے کیڑے
بحرکت دودی بتدریج قاذف نالی کو مس کرتے ہین وہان سے ایک یا دو دانے جدا ہو کر جسم مین

منی کے ساتھ آتے ہین اور یہان اُنکی پرورش شروع ہوتی ہے اور بسبب اسکے کہ منی مرد اور عورت کی ملجاتی ہے اور دونون ساتھ منزل ہوتے ہین رحم کا مُنھ بند ہو جاتا ہے مگر زمانۂ اجراے حیض مین استقرار نطفہ کا ممکن نہین ہے کیونکہ اُسوقت مین مُنھ رحم کا کُھلا ہوتا ہے اور دم طمثی جاری ہوتا ہے وہان رطوبت منی کا استقرار کیونکر ممکن ہے اسیواسطے بنظر استقرار حمل کے اجراے حیض سے دو چار دن پہلے یا حیض سے پاک ہونے کے بعد صحبت کی جاتی ہے اور عورت تھوڑے زمانہ تک مستلقی رہتی ہے اور بول بھی نہین کرتی ہے اور بنظر اسی مصلحت اور بھی مصالح دیگر کے شارع نے فرمایا ہے ولا تقربوہن حتیٰ یطہرن اور جب استقرار حمل ہو جاتا ہے اُسوقت سے عجیب عجیب تغیرات رحم مین واقع ہوتے ہین پہلے تو مجرد استقرار کے قاذف نالی اور رحم مین دوران خون کی زیادتی ہو جاتی ہے اور طبقات بیضیہ کے لوٹ پوٹ ہو جاتے ہین اور کئی طرح تغیرات بیضہ مین قاذف نالی کے اندر ہوکر اور چھ سات روز کے عرصہ مین بیضہ رحم کے اندر پہونچکر بارھوین تیرھوین روز ملفوف بغشا ہو جاتا ہے اور رحم کے اندر ایک موٹی جھلی بنتی ہے چوتھے ہفتہ سے پانچوین ہفتہ تک بچہ سر کی جانب موٹا پانؤن کی طرف پتلا ہوتا ہے اور آنکھون کے دو سیاہ نقطے اور مُنھ کا شگاف نمایان ہوتے ہین اور نہایت باریک ریشے شرائین کے پیدا ہوتے ہین چھٹے ہفتہ مین نقشہ جنین کا ظاہر ہوتا ہے آٹھوین ہفتہ تک سب اعضا بنجاتے ہین اور ایک انچھ لمبا ہوتا ہے دوسرے مہینہ بچہ ڈیڑھ انچھ لمبا ہو جاتا ہے اور علامات نر یا مادہ کی پائی جاتی ہے اور آنول تیار ہو جاتی ہے اِسی طرح ہر مہینہ مین نشوونما بڑھتا جاتا ہے یہان تک کہ ساتوین مہینہ (۱۱) انچھ سے (۱۶) انچھ تک اور آٹھوین مہینہ (۱۴) انچھ سے (۱۶) انچھ تک اور نوین مہینہ (۲۰) انچھ تک لمبا اور تین سیر سے کچھ زیادہ وزن ہوتا ہے علامات حمل جی متلانا خون حیض کا بند ہو جانا سُستی کاہلی کا ہونا اگر تھرمامیطر یعنی آلۂ مقیاس الحر فرج مین رکھکر دیکھین اگر حرارت معمولی سے زیادہ حرارت ہو تو حمل ہے ورنہ نہین حاملہ کا قارورہ (۴۰) گھنٹہ تک حفاظت سے چینی کے برتن مین رہنے دین اگر اُسپر ایک باریک سپید سی جھلی جم جاوے تو حمل ہے ورنہ نہین سر پستان کے گرد جو ہالہ رنگدار ہوتا ہے اگر اُسکے رنگ مین تیرگی نمایان ہو تو وجود حمل پر دلالت کرتی ہے فم رحم کا بخوبی منضم ہو جانا دلیل حمل کی ہے اور مساعہ صدریہ لگانے سے آواز حرکت قلب جنین کی سنائی دیتی ہے سبب نر و مادہ اگر عورت کے داہنے مبیض کا دانہ رحم مین آوے اور منی مرد زیادہ مقدار سے رحم مین جاوے تو مرد ہوگا ورنہ عورت شناخت نر و مادہ حرکات قلب جنین کی مساعہ سے دریافت ہوسکتی ہین پس اگر حاملہ کے پیٹ پر مساعہ لگاوین اگر جنین کی حرکات انقباض قلب کی ۱۴۰ سے کم ہون تو لڑکا ہے اور زیادہ ہون تو لڑکی ہے مگر یہ بہت باریک بات ہے بدون مشاقی کامل کے دریافت کرنا مشکل ہے

خاتمہ علم تشریح مین تشریح جملہ حیوانات اور نباتات کی داخل ہے اور علم تشریح حیوانات کا ایک شعبہ تشریح انسانی ہے پھر اس تشریح انسانی کی بھی بہت قسمین ہین ایک وہ تشریح کہ جسمین صفات عضہ انسانی کا بیان ہو باعتبار نام اور وضع اور شکل وغیرہ کے جیسا کہ اِس رسالہ مین بیان کیا گیا اسکو تشریح وصفی کہتے ہین دوسری قسم وہ ہے کہ جسمین منافع اور وظائف اور افعال اعضا بیان ہو اسکا بیان مختصر بھی کسی کسی موقع پر اِس رسالہ مین ہوا ہے اِسکو فیولوجی کہتے ہین تیسری تشریح اس بات کی ہے کہ بعد لاحق ہونے بیماری کے اُس عضو بیمار کی کیسی صورت ہو جاتی ہے اور کس کس عضو مین کون کون بیماریان ہوتی ہین اسکو پاثالوجی کہتے ہین اِس سے اِس رسالہ مین بحث نہین کی گئی ہے چوتھی قسم تشریح جراحی ہے جسمین بیان اِس بات کا ہے کہ لاش جو واسطے دریافت ضرب وسقطہ یا کھانے سموم وغیرہ کے یا واسطے معائنہ کرانے اور سمجھانے طلبا کے چیری جاوے تو اُسکے طریقے اور آداب چیرنے کے کیا ہین پانچوین قسم تشریح عملی یعنی جب ضرورت اعمال ید کی پڑے تو اُسکے چیرنے کے یا قطع وغیرہ کے طریقے کیا ہین چھٹی قسم صنعۃ المحزرات ہے یعنی کسی عضو کو بہت دنون تک بدستور رکھنا منظور ہے یا ہڈیون کا قوام دیکھنا منظور ہے تو اُسکی کیا تدبیرین اور کیا طریقے ہین مثلاً سلسلۂ عظام یعنی ہڈیون کی ٹھٹری بنانا منظور ہے تو مدتون لاش کو گرم پانی مین بھگا کر سڑاتے ہین جب گوشت پوست وغیرہ اجزا گل کر ہڈیون سے جدا ہو جاتے تب کالبد عظام جسکو اسکلٹین کہتے ہین تیار ہوتا ہے یا عروق واسعہ مین پچکاری کے ذریعہ سے سیماب بھر کر سلسلہ عروق کا قائم کرتے ہین یا کلتین وغیرہ کو روح خمر مین منقوع کر کے رکھتے ہین اِسکے بھی قواعد اور مسائل ہین ممکن نہین کہ اس کتاب مین بالتفصیل بلکہ بالاجمال ان علوم تشریح کا بیان ہو سکے ہر ہر علم کے واسطے ایک ایک جلد ضخیم ہونا چاہیے بہرکیف بنظر رفع نقص کتاب کے جو یہ اقل قلیل بطور اجمال کے لکھا گیا ہے اگر بالاستیعاب بھی ایک فن لکھا جاتا تو بھی کتاب بہت ضخیم ہو جاتی اور طالب فن کو نفع نہوتا کیونکہ اسکے دقائق پر ذہن کا حاوی ہونا اور بخوبی سمجھ مین آنا بغیر مشاہدۂ لاش کے ناممکن ہے جسقدر لکھا گیا فقط بصیرت بوجہ ما کے واسطے لکھا گیا کیا عجب ہے کہ ہمارے بعد یا ہمارے عصر مین کوئی ہمارا ہم خیال پیدا ہو کر کتب متعددہ علوم تشریح مین مدون کرے اسی طرح سے جملہ علوم کی تدوین ہو گی امید ہے کہ ہمارے معاصرین ہماری جانفشانی اور خیر خواہی قومی پر نظر توجہ فرما کر اِس فن کی تحصیل وتکمیل مین کوشش فرمائینگے۔ اب رسالۂ سوم ختم ہوا اسکے بعد رسالۂ چہارم بیان مین امراض کے علی العموم یعنے بقول کلی جسمین توضیح اسباب مذکورہ رسالۂ اول کی ہو گی شروع ہو گا۔

رسالۂ سوم

رسالۂ چہارم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

مشتمل بر بیان

اسباب امراض

اللّٰھم جاعل السّبب لِانجاح المرادات۔ ونُصلّی علیٰ نبیک ذی المعجزات۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین ھم اربابُ الکمالات۔ امّا بعد التماس کرتا ہے **اصغر حسین** ارزقہ اللہ حلاوۃ الدارین کہ یہ رسالۂ چہارم کتاب بحر محیط کا ہے بیان مین اسباب امراض کے اور اسمین ایک مقدمہ اور دو باب ہین۔ **مقدمہ** بیان مین اسباب عامہ کے۔ **باب اول** بیان مین اسباب خارجیہ کے۔ **باب دوم** بیان مین اسباب داخلیہ کے۔ **باب اول** مشتمل ہے گیارہ فصلون پر۔ **فصل اول** بیان تاثیر ہوا۔ **فصل دوم** تاثیر اقالیم۔ **فصل سوم** تاثیر فصول۔ **فصل چہارم** تاثیر مساکن **فصل پنجم** تاثیر ملابس۔ **فصل ششم** تاثیر استحمامات **فصل ہفتم** تاثیر دہانات۔ **فصل ہشتم** تاثیر صنائع۔ **فصل نہم** اسباب میخانکیہ۔ **فصل دہم** اسباب معدیہ خارجیہ **فصل یازدہم** بیان مین سموم کے۔ **باب دوم** بیان مین اسباب داخلیہ کے مشتمل ہے اوپر آٹھ فصلون کے **فصل اول** بیان مین اغذیہ کے **فصل دوم** بیان مین اشربۂ اعتیادیہ کے۔ **فصل سوم** بیان مین اشربۂ مُخمّرہ کے۔ **فصل چہارم** بیان مین مخدرات کے۔ **فصل پنجم** بیان مین ادویہ کے **فصل ششم** بیان مین اسباب مُعدّیہ داخلیہ کے۔ **فصل ہفتم** اسباب بنیہ کے بیان مین۔ **فصل ہشتم** بیان مین سموم کے اور اسمین ایک خاتمہ بطور ضمیمہ کے ہے۔ **مقدمہ** سبب مرض اُس اثر کو کہتے ہین کہ جو کوئی مؤثر داخل یا خارج سے بدن انسان مین پہونچکر اپنے اثر سے خلل انداز صحت کا ہووے یعنی اپنے اثر سے صحت کو دور کردے چنانچہ اسکا بیان اجمالی رسالۂ اول مین ہوا ہے یہان بالتفصیل لکھا جاتا ہے پس سبب کی دو قسمین ہین ایک اسباب مُہیّئہ دوسری اسباب متمہ۔ اسباب مُہیّئہ اُنکو کہتے ہین کہ جسم مین پہونچکر جسم کو آمادہ اور مستعد قبول مرض کا کردیوین یعنی جسم مین استعداد قبول مرض کی آجاوے ظہور اور وقوع مرض کا چاہے ہو یا نہو اور اسباب متمہ وہ ہین کہ جو جسم مین مرض پیدا کردین یعنی اُنکے سبب سے ظہور اور وقوع اُس مرض کا ہوجاوے مثلاً تر لکڑی کو جب حرارت سے سوکھا وینگے تو اُسکی رطوبت خشک ہوکر لکڑی مین مادہ قابل جل اُٹھنے کا اور شعلہ پکڑنے کا آجاویگا پھر جب اُس خشک لکڑی کو آگ مین جلاوینگے اُسوقت یہ حرارت سبب متمم احراق کی کہلاویگی لاجرم جسقدر اسباب مُہیّئہ ہین وہ سب اسباب متمہ ہین مثلاً

ایک شخص نے سنکھیا اِس مقدار پر کھائی کہ اُس سے زندگی قائم رہی اور کوئی مرض نہ پیدا ہوا لیکن اُسمین استعداد اشتعال حرارت کی آگئی پھر اُسنے بار دوم اسقدر سنکھیا کھالی کہ جس سے اُسکو قے آنا شروع ہوئی اور حرارت مشتعل ہوگئی پس مقدار اول سبب مُہیّہ تھا مقدار دوم سبب متمم ہوا اسیطرح ایک شخص نے ہواء حار کا استنشاق کیا جس سے اُسکا بدن مستعد لقبول حرارت ہوگیا پھر اُسنے غذاے حار کھالی جس سے اُسکو تب آگئی پس ہواے حار سبب مُہیّہ تھی اور غذاے حار سبب متمم ہوئی پھر ان اسباب مہیّہ اور متممہ کی دو قسمین ہین ایک وہ اسباب کہ خارج سے بدن مین اثر کرتے ہین دوسرے وہ کہ داخل سے اثر کرتے ہین باب اول بیان مین اسباب خارجیہ کے یعنی وہ اسباب کہ بدن کو احاطہ کیے ہوے ہین یا بدن سے ملاست واقع ہوئی اور باعث مرض کے ہوگئے ایسے اسباب گیارہ ہین۔ **فصل اول بیان مین ہوا کے**۔ واضح ہو کہ ہوا ایک جسم رقیق اور لطیف کرۂ زمین پر چارون طرف سے محیط ہے اور سطح زمین سے (۴۵) میل تک بلند ہے زمین کے قریب ہوا زیادہ غلیظ اور بھاری ہوتی ہے اور جسقدر بلند ہوتی جاتی ہے اُسی قدر رقیق ہلکی ہوتی جاتی ہے یہان تک کہ ساڑھے تین میل تک سطح سمندر سے جانب اعلیٰ کے ہوا ساڑھے اکتالیس میل تک کی ہوا کے مطابق وزن مین ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ نیچے کی ہوا نہایت ثقیل ہے جو تھوڑی سی وسعت و فضا مین یعنی ساڑھے تین میل مین سما گئی اور اسی وزن کی مقدار کی ہوا ساڑھے اکتالیس میل مین بسبب اپنی لطافت اور سبکی کے پھیلی ہے اور ستوا انچہ مربع زمین پر ہوا کا وزن قریب دو ماشہ کے ہوتا ہے اور اِس ہوا کے اجزاے ترکیبیہ مین بحساب فیصدی کے (۷۷) حصہ نیطروجن جسکو اصل النطرون طب جدید مین کہتے ہین اور (۲۳) حصہ اکسیجن جسکو اصل الحموضات طب جدید مین کہتے ہین شامل ہے اور اِس ہوا مین پانی کے بخارات یعنی شبنم اور کاربونک الیسڈ یعنی حموضہ فحمیہ ہزار حصہ مین ایک حصہ پائی جاتی ہے اور امونیا ہوا جو حیوانات کے بول و براز سے نکلتی ہے اِس ہوا مین شامل ہوتی ہے مگر نہایت قلیل اور حموضۂ فحمیہ یعنی ہواے دخانی تنفس حیوانات سے پیدا ہو کر اسمین شامل ہوجاتی ہے اور کبھی اور بخارات ردیّہ اِس ہوا مین ملکر ہوا کو خراب کردیتے ہین بہرکیف ہواے جو ایک شے ضروری بقاے حیات حیوانات کے واسطے ہے خفہ گلو سے اسیواسطے انسان مرجاتا ہے کہ ہوا جسپر مدار زندگی ہے اندر بدن کے نہین جانے پاتی ہے بہت بڑا سبب زندگی اور صحت انسان کا ہواے صاف و لطیف ہے اور تمام اجسام کو یہ ہوا محیط اور ضاغط ہے اور ہر وقت اعضاء تنفس اور مسامات کی راہ سے ہوا بدن انسان کے باطن مین داخل ہوتی ہے اور اسکی دو قسمین ہین ایک نقی دوسری غیر نقی پس ہواے نقی متناسب الاجزا جو نہ خشک ہو نہ مرطوب ہو اور بخارات عارضی اسمین

نہ ملے ہون گرد و غبار سے پاک ہو کوئی چیز اُسمین ایسی نہ ملی ہو جو کیفیت اعتیاد یہ سے اُسے خارج کر دیوے
ایسی ہوا موجب صحت اور زندگی حیوانات کی ہے اور جب اسمین کوئی شے زائدہ اثر کر جاویگی تو وہ ہوا
بالضرور سبب مہیئہ امراض کی یا سبب متمم امراض کی ہوگی پس ہواے غیر نقی کی دو قسمین ہین ایک ہواے حار
دوسری بارد اور اِن دونون کی دو قسمین ہین ایک ہواے جاف یعنی خشک دوسری رطب پس ہواے حار کا
غلبہ اکثر تابستان کے موسم مین اور اقالیم حارہ مین ہوتا ہے اسیواسطے جب کوئی مرض حار لاحق ہو اور علاج
اُسکا صعب ہو جاوے تو واجب ہے کہ ہواے مسکن مریض بنقل مکان یا بلد یا جس طرح ممکن ہو سوا ہواے بارد مین
منتقل کرین یعنی پہاڑون پر لیجاوین یا خس کی ٹٹی اور مرد چہ وغیرہ سے تبدیل ہوا کی کرین اسطرح پر کہ کسی وقت
ہواے حار دخل نہ پاوے اور ہواے بارد کا غلبہ موسم شتا مین اور اقالیم باردہ مین ہوتا ہے پس جب
مرض بارد صعب العلاج لاحق ہو تو اماکن حارہ اور اقالیم حارہ مین مریض کو رکھین اور ہواے گرم تر
ایسے اماکن حارہ مین ہوتی ہے جو دریا کے قریب ہون یا جہان تالاب یا نالے یا جھیلین وغیرہ ہون
اور ہواے بارد رطب کا غلبہ زمانۂ بارش مین اکثر ہوتا ہے کہ بخارات مرطوب ہوا مین ملجاتے ہین پس یہ
چارون قسم کی ہوا بدن انسان مین اثر کر کے بدن کو مستعد بقبول امراض کر دیتی ہے یا مرض پیدا کر دیتی ہے
یعنی ہواے حار یابس جسم کی رطوبات کو مستعد بقبول امراض حادہ کے کر دیتی ہے لیکن اسکا اثر اقالیم باردہ مین
کم ہوتا ہے اور ہواے بارد یابس مسامات بدن کو بند کر دیتی ہے اور جسم کو قابل قبول امراض حادہ کے
کر دیتی ہے اور افراز آب جو بدن سے نکلا کرتے ہین مثل پسینہ وغیرہ کے اُنکو روک دیتی ہے اور ارتداع
اُنکا موجب حدوث امراض ہوتا ہے اور ہواے گرم تر اور ہواے سرد تر ان دونون مین رطوبت متصعدہ
من الماء بکثرت ہوتی ہے پس جسم مین تاثیر قوی کرتی ہے اور امراض بمادہ اور نزلیہ اور عمومیہ لاحق
ہوتے ہین کسواسطے کہ وجود رطوبت کا ہوا مین موجب تعفن بعض سواد کا جو ہوا مین موجود رہتے ہین
ہوتا ہے پس حرارت مع الرطوبت موجب تعفن ہوا ہو جاتی ہے اِسی واسطے جس زمانے مین ہواے حار یابس
یا بارد یابس چلتی ہے اُس زمانہ مین امراض کم ہوتے ہین اور یہ موسم اوسط موسم گرمی اور جاڑے کا ہے
اور جب ہوا گرم تر یا سرد تر چلتی ہے اُسوقت مین کثرت امراض کی ہوتی ہے اور اِس قسم کی ہوا اکثر
بربیع اور خریف مین ہوتی ہے اسی واسطے خریف اور ربیع مین کثرت امراض کی ہوتی ہے کیونکہ عفونت
لوازم رطوبت سے ہے اور کبھی ہوا مین عفونت بباعث اسکے ہوتی ہے کہ اقسام حیوانات مردہ ہو گئے ہون
اُنکے بخارات ہوا مین ملجاوین یا کثرت اجتماع اور اژدہام آدمیون کا ہو اُنکے تنفس کے فضلات ہوا مین
ملجاوین یا فضلات حیوانات مثل گوبر وغیرہ کے بخارات ہوا مین ملجاوین تو یہ ہوا مسامات بدن اور

تنفس کی راہ سے ریہ مین پہونچکر تمام بدن کے خون مین اثر کرکے امراض وبائی مثل طاعون اور حماے تیفوس وغیرہ کی پیدا کرتی ہے اور کبھی مواد نباتی سڑکے اُس سے بخار آجامی ہوا مین ملجاتے ہین اور یہ بات اکثر کنارون پر تالابون یا جھیلون یا گڑھون وغیرہ کے جو درخت ہوتے ہین وہان پیدا ہوتی ہے اور وہ بخارات راہ تنفس بدن مین پہونچکر امراض حاصہ باری والے پیدا کرتے ہین جیسے تپ نوبت اور امراض عصبانی وغیرہ اور کبھی مواد فحمی یعنی کاربان ہوا مین ملجاتا ہے تنفس سے آدمیون کے یا نباتات خبیثہ سے یا بند مکان مین کوئلون کے سلگنے سے ہوا مین ملکر ہوا کو ایسا بھاری اور ثقیل کردیتا ہے کہ اکثر اندھے کنوئین اور کھتون اور کہوف جبال مین یہ ہوا بسبب ثقل وزن کے مرتکز ہوجاتی ہے اُس ہوا کے استنشاق سے آدمی مرجاتا ہے اور کبھی ہوا مین اجزاء غبار یہ دقیقہ ملجاتے ہین جیسے اکثر آندھیون کے چلنے مین ہوتا ہے پس یہ اجزا داخل بدن مین پہونچکر بدن کو مستعد بقبول امراض صدریہ کردیتے ہین اسی طرح جو لوگ خشت پزی یا چونہ پزی یا انہدام و تعمیر مکانات یا کارخانجات معادن مین مثل سیماب اور مس اور گندھک اور زرنیخ وغیرہ کے مصروف رہتے ہین اُنکو امراض عصبی اور تشنجی وغیرہ لاحق ہوجاتے ہین یا خوب گرم مکان مین سے خوب ٹھنڈے مکان مین دفعتاً آجاوے یا ٹھنڈے سے گرم مین جاوے تو امراض حادہ متعلق بہ اعضاء ہضم و اعضاء تنفس عارض ہوجاتے ہین یا مقابل مین ہواے شدیدہ کے کوئی شخص جلد و تیز چلے تو اُس سے امراض تنفس کے لاحق ہوتے ہین اور جس قدر مکان مرتفع پر انسان سکونت کریگا اُسی قدر ہواے صاف و نقی کا استنشاق ہوگا اور جب مکانات منخفض اور مرطوب اور غیر متجدد الہوا مین سکونت اختیار کریگا بسبب استنشاق ہواء ثقیل و رطب کے عرضہ امراض مزمنہ کا ہوجائیگا مثل داء الخنازیر یا امراض سدد ماساریقا وغیرہ امراض ضعف کے جبکہ اسکے ساتھ استعمال اغذیہ ردیہ کا بھی معین کیا جاوے الغرض بقاے زندگی کے واسطے ہواے گردی نقی موثر قوی ہے کہ خون وریدی کو مستحیل بخون شریانی کردیتی ہے جو باعث حیات ہر ذی روح کا ہے اسکے واسطے صحت و قوت اعضاء دوگانہ یعنی ریہ و قلب کی بھی ضرور ہے تاکہ جذب نسیم کا اچھی طرح ہووے اگر ان مین کسی طرح کا فتور پڑا مثلاً ہوا غیر نقی کا استنشاق ہوا تو اُسکا نتیجہ سواے ہلاک کے اور کچھ نہین ہے اور باقی اعضا اور قواے انسانی مین امتداد زمانہ تک قوت باقی رہتی ہے اور فعل اپنا کچھ نہ کچھ کیے جاتے ہین گویا غذاے اصلی او حقیقی انسان کی ہوا ہے اور جزو اعظم صحت کا ریہ اور قلب ہے اگر ہواے صاف دس منٹ تک بدن مین نہ پہونچے تو انسان فی الفور مرجاتا ہے اور غذا اگر دس روز تک نہ ملے تو زندگی بسر ہوسکتی ہے لاجرم اکتساب ہواء صاف ہتم بالشان ہے اسی واسطے چاہیے کہ صبح و شام ہر شخص اکتساب ہوا کے واسطے بغرض صحت جسمانی آبادی سے باہر جایا کرین

ہو مرض کی حالت مین تدبیر ہوا کی بہ نقل مکان یا بلبلا اور تدبیرات سے کرین یعنی ہواے بارد کو حار اور ہواے حار کو
بارد بنا دین اور ہواے رطب کو جاف اور جاف کو رطب بنا دین بیان تک تو مختصر حال متعلق بعلم طب
بیان ہوا اب تھوڑا سا حال بالاجمال متعلق ہوا از روی علم کمشتری کے جاننا مناسب ہے تاکہ بصیرت
بوجہ ما حاصل ہو جاوے واضح ہو کہ تغیرات ہوا کے چند طرح پر ہوتے ہین ایک یہ کہ ہواے کروی باعتبار
وزن کے ثقیل و خفیف ہوتی ہے جسقدر ہوا بہت نیچی ہو گی نہایت ثقیل ہو گی اور مضر صحت ہو گی جیسے
مغارات کی ہوا اور جسقدر اوپر جائے بہت سبک ہوتی جاویگی جیسے جبال مرتفعہ کی چوٹیون کی ہوا لیکن
دونون ہوائین مضر حیات ہین نہایت درجہ کی ثقیل جیسے عمیق غارون کی ہوا مین انسان مرجاتا ہے
اسی طرح نہایت خفیف ہوا سے جیسے بلون پر سوار ہو کر جب غایت ارتفاع کو انسان پہونچے تب بھی
مرجاتا ہے دوسرے یہ کہ آتش سیال کہربائی بھی ہوا مین ممزوج ہے پس کسی جگہ آتش کہربائی ہوا مین کم ہے
کسی جگہ زیادہ ہے آتش کہربائی کا اثر بذریعہ خون کے اعصاب پر پہونچتا ہے اور بھی ریہ مین اور دورۂ خون مین
اثر اسکا ہوتا ہے چنانچہ آتش کہربائی ہمیشہ زمین سے نکلکر اوپر کو جاتی ہے جب تک ہواے جو مین بمقدار مناسب
ممزوج رہتی ہے تب تک صحت ابدان قائم رہتی ہے اور جب یہ حرارت کہربائی تمام جو مین نہین منتشر
ہو سکتی ہے اور ابر کے اجزا بیچ مین حائل ہو جاتے ہین اور حرارت کہربائی کو ابر اپنے مین جذب کر لیتا ہے
اور بقدر مطلوب ہوا مین نہین مخلوط ہوئے باقی تو ابدان آدمیون کے بھاری ہو جاتے ہین اور ثقل
و کسل اور سستی اور کاہلی اعضا موافق استعداد امزجہ کے لاحق ہوتی ہے مثلاً عصبی مزاج اور ضعیف الدماغ
آدمیون کو اختلاج اور انصباب نوازل اور ضیق النفس وغیرہ عوارض ہوتے ہین ضعیف المعدہ
آدمیون کے مزاج مین سوء ہضم اسہال وغیرہ عوارض ہوتے ہین قروح کے التیام مین دقت واقع ہوتی ہے
بسبب انھین اجزاے آتش برقی کے ابر مین محتقن ہو جانے سے پس جب یہ آتش کہربائیہ بطنجاب ابر کے
تمزیق کرتی ہے تب گرج کی آواز آتی ہے جسکو رعد کہتے ہین یہی آتش کہربائیہ اگر ثقیل ہو جاتی ہے تو زمین پر
گرتی ہے جسکو صاعقہ کہتے ہین جس آدمی پر بجلی گرے اُسکو ہلاک کر دیتی ہے اسی کی حفاظت کے واسطے
آلۂ وقایۃ الرعد مکانون مین لگایا جاتا ہے تیسرے اسباب کیمیاوی سے صفائی ہوا مین تغیر آجاتا ہے
اسی طرح پر کہ اسمین کئی قسم کے غازات یعنی گیاسین یا بخارات ملجاتے ہین اور مادۂ حرارت حیوانیہ کو
فاسد کر دیتے ہین مثلاً جہان کارخانے شراب کے بنانے اور مخمر کرنے کے ہین وہان حموضت فحمی یعنی
کاربونک ایسڈ بہت پیدا ہوتا ہے وہ ہوا مین ملجاتا ہے جبکہ یہ غاز بقدر خمس کے ہوا مین ملی اُسوقت
اُسوقت تخدیر اطراف اور انقباض صدر اور بھی مرض اسپنگیا لاحق ہوتا ہے حکماے متاخرین نے

واسطے دریافت حرارت اور برودت اور ثقل وزن ہوا وغیرہ وتغیرات ہوائیہ کے میزان الاہویہ بنائے ہین
جس سے ٹھیک کیفیت ہوا کی معلوم ہوجاتی ہے اور خانہ باغ جو بنایا جاتا ہے وہان اکثر اشعۂ شمسیہ کا فعل
قوت کے ساتھ نہین ہوتا ہے تو وہان کی ہوا مین کاربونک ایسڈ گیاس زیادہ ملجاتا ہے جو مضر صحت ہے
لیکن اگر باغ گھرون مین ایسی وسعت کے ساتھ ہو کہ اشعۂ شمسیہ بخوبی اثر کرین تو وہان کی ہوا اچھی ہین جیسے
اسی طرح جواہر نباتیہ اور حیوانیہ کے سڑنے سے غاز ہیڈروسلفیورک اور کلور واکسیڈی سودیا پیدا ہوکر ملتی ہے
اسی طرح بعض بخارات مصعد ایسے ہین کہ بدون ایک آلہ کے جو واسطے دریافت کرنے خواص ہوا کے
موضوع ہوا ہے نہین دریافت ہوسکتے ہین اسی طرح بخارات معادن زیبق اور رصاص اور ریچ اور روح التوتیا
اور انتیمون وغیرہ کے امتحانات علم کیمیا سے کیے گئے ہین اسکی زیادت تفصیل سے طول کتاب اور انتشار ذہن متصور ہے
فصل دوم بیان مین تاثیر اقالیم کے جاننا چاہیے کہ خط استوا ایک خط موہوم ہے جو منصف کرۂ زمین
تصور کیا گیا ہے بمحاذات دائرۂ معدل النہار کے اور زمین کی مسافت باعتبار اسکے کہ آفتاب سے کس قدر
طول وعرض اسکا ہے باعتبار درجات طول وعرض کے ایک ایک اقلیم قرار دی گئی ہے اور بجہت قرب
وبُعد کے آفتاب سے اقالیم حارہ اور اقالیم باردہ اور اقالیم معتدلہ مقرر کی گئی ہین لیکن مزاج اقالیم مین
کائنات جو کو مثل ضوء شمس اور آتش کہربائی اور رطوبت میاہ اور حرکات ریاح کے بھی دخل ہے اسکے
علاوہ بہت سے اسباب ارضیہ بھی مُغیّر مزاج اقلیم کے ہوتے ہین مثلاً نباتات اور حیوانات جو اُس سرزمین مین
پیدا ہوتے ہین یا زمین کے قطعات کی طبیعتین مختلف ہوتی ہین یا ہیئت وضع اماکن سے یا مزروعات کی
وجہ سے مزاج اقلیم اور بلد مین تغیّر آجاتا ہے اور احکام حکّام سررشتۂ حفظان صحت سے بھی فرق ہوجاتا ہے
بقراط نے اِس بحث مین ایک رسالہ مستقل تصنیف کیا ہے اور مزاج اقلیم یا بلد کا کبھی کبھی بدل جاتا ہے
چنانچہ جو جو اسباب تغیّر مزاج اقلیم کے ہین بطور اصول وہ بیان کیے جاتے ہین حکیم مستفطن ان اصول کی بناپر
مزاج ہر بلد کا دریافت کرسکتا ہے واضح ہو کہ مزاج اقلیم یا حارّ ہوگا یا بارد یا معتدل پس اقالیم حار ممتد ہوتی ہین
خط استوا سے (۳۰) درجہ عرض تک دونون جانب شمال وجنوب کے اور اقالیم معتدلہ وہ ہین کہ جنکا عرض
(۳۱) درجہ سے (۵۵) درجہ تک ہو اور چارون فصلین اُسکی معتدل ہون اور عرض ستین سے قطب تک
اقالیم باردہ ہین اور انمین دو فصلین ہوتی ہین گرمی کی فصل قصیر اور شتا کی فصل بہت طویل اور روشنی
آفتاب کی جہت سے تمام حیوانات کی حیات قائم ہے پس روشنی آفتاب کی ہر سطح زمین پر یکسان نہین پہونچتی
البتہ بمقام خط استوا برابر ہے کیونکہ وہان دن رات ہمیشہ برابر رہتا ہے اسی واسطے یہان کی قوت نمو کے برابر
کہین قوت نمو نہین ہوتی ہے اور جب ہوا خشک ہوتی ہے تو آتش کہربائیہ زیادہ ہوجاتی ہے پس جس اقلیم کی ہوا

رسالہ بقراط

رطوبت سے پاک ہوگی وہان آتش کہربائیہ زیادہ ہوگی اُس اقلیم کو شدید الیبس تصور کرنا چاہیے اسیواسطے
جو اماکن دوائر رجوع کے تحت مین ہین اُنمین ایسے ایسے بھاری ستارے ٹوٹتے ہین کہ مکانات منہدم
ہوجاتے ہین اور قطبین کی جگہ پر شدید الیبوست ہوا ہوتی ہے اور دوائر رجوعیہ مین ہمیشہ ہوا مشرقی
چلا کرتی ہے اور جو ہوا ایک سمت سے چلا کرے اوقات معینہ پر اُسکو ریح منتظمہ کہتے ہین چنانچہ بحر ہند مین
اوقات معینہ پر ریاح منتظمہ چلا کرتی ہین اور دوائر رجوع مین جو ہوا چلتی ہے اُسکی یہ خاصیت ہے کہ شب کو
سردی پیدا کرتی ہے اور دن مین گرمی پیدا کرتی ہے حکیم مطلق نے ہر اقلیم کے واسطے نباتات وحیوانات
خاص ایسے پیدا کیے ہین کہ جن سے وہان کے ساکنین تغذیہ کرین اور اَوْر امور معیشت مین متمتع ہون
اور اقالیم جلیدیہ مین جہان بسبب غایت شدت برودت کے تعیش حیوانات کا ممکن نہین ہے وہان
کوئی ایسی چیز پیدا نہین ہوتی ہے کہ جس سے کسی طرح انسان منتفع ہوسکے یہان تک کہ درخت سایہ دار بھی
وہان نہین ہوتے اور جس اقلیم مین حرارت اور ضوبہت ہے جیسے خط استوا وہان نباتات اور میوہ جات
بکثرت ہوتے ہین اور اقالیم معتدلہ سب سے زیادہ عمدہ ہین کہ وہان حبوب اور غلات اور نباتات زیتیہ (جنمین سے
روغن نکلتا ہے) اور افادیہ اور عطریات اور فواکہ مائیہ مثل انگور وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین گویا یہ ایما رغیبی ہے
کہ یہان تمدن انسان کو کرنا چاہیے اور حوالی قطبین مین کوئی آدمی یا جانور ہوام وغیرہ زندہ نہین رہ سکتے ہین
اور اراضی مسکونہ مین بھی بہت اختلافات امزجہ اور مواد کا ہے بعض زمین مین مادہ کثیر ایسا موجود ہے کہ وہان
ہر قسم کے اثمار و میوہ جات خوش ذائقہ بکثرت پیدا ہوتے ہین اور مواشی جیّد التغذیہ جنکی جلد اور صوف سے
ملابس فاخرہ تیار ہوسکتے ہین پیدا ہوتے ہین بعض زمین مین رملیت اور حجریت ہے جسپر آب شیرین اور صاف
جاری ہے یا وہان کثرت بحار اور چشمہ سار کی ہے جنکے بخارات سے ہواے حار محرق کی تعدیل ہوجاتی ہے
بعض زمینون مین جنگل اور تالاب اور انہار ایسے واقع ہوے ہین کہ میاہ آجام وغیرہ بخارات ردیہ سے
ہوا وہان کی فاسد رہتی ہے اور امراض ردیہ لاحق ہوتے ہین یا جبال شاہقہ مغرب یا مشرق یا جنوب یا شمال
بلد کے واقع ہین جسکے سبب سے زیادتی یا کمی ضو یا انعکاس خطوط شعاعیہ یا امتناع ہبوب ریاح مشرقیہ
یا مغربیہ وغیرہ کا ہوجاتا ہے اسوجہ سے بھی مزاج بلد مین تغیّر واقع ہوتا ہے اور فلاحت اور زراعت اور
تبدیل بدل زراعت اور لَوٹ پوٹ اور تقلیب زمین سے جو جوتنے بونے کے واسطے کیجاتی ہے یا باغات کی
کثرت و قلت سے ہوا مین تغیر آجاتا ہے مثلاً پاریز یعنی مملکت فرانس بزمان سابق بہت بارد تھی اور
اکثر نباتات اور میوہ جات وہان پہلے نہین پیدا ہوتے تھے اب وہان بنور فطانت اور تخیلات کے سب قسم کا
میوہ پیدا ہوتا ہے اور غابات اور بحیرات اور بساتین وغیرہ مین تفاوت ہوگیا ہے اب وہان وہ شدت برو

نہین ہے پس مدار مزاج اقلیم کا منحصر فقط درجات طول وعرض خط استوا پر نہین ہے بلکہ مزاج بلد اور مزاج
اقلیم تغیرات عالم سے بدلتا رہتا ہے فرخ آباد اور اُسکے دیہات مین ہمنے اپنے شباب مین دیکھا کہ وجع مفاصل
اور امراض باردہ کی شکایت کم تھی جب سے نہر گنگ وہان کے دیہات مین لائی گئی آب وہوا اور مزاج
علی الخصوص اُن دیہات کا جو کنارۂ نہر گنگ پر واقع ہین بالکل متغیر ہوگیا اور امراض باردہ کثیر الوقوع ہوگئے
مگر خلاق عالم نے حضرت انسان کا مزاج ایسا مناسب پیدا کیا ہے کہ ہر اقلیم مین سکونت کر سکتے ہین بخلاف
اُن حیوانات کے جو مخصوص اقلیم خاص سے ہین اگر وہ حیوانات دوسرے اقلیم مین جسکا مزاج اُنکی اقلیم سے
خلاف ہے لائے جاوین تو بہت جلد مرجاتے ہین خصوصاً اقلیم معتدلہ کے رہنے والون مین یہ قوت
واستعداد ہے کہ ہر ملک مین رہ سکتے ہین بخلاف ساکنین جنوب وشمال کے کہ وہ لوگ اپنی ولایت کے سوا
دوسری ولایت مین رہنے سے عُرضہ اسقام ہوجاتے ہین اور اسی اقلیم کی تاثیر سے رنگ اور حلیہ اور قوے
اور اغذیہ اور طرز تعیش ہر ایک اقلیم کا جداگانہ موافق اپنی اپنی اقلیم کے ہے اور تفاوت اخلاق اور ذہن
اور طبیعت کا بھی خواص اقلیم سے ہے اور طریقۂ تربیت اور تمدن بھی ہر اقلیم کا جدا ہوتا ہے اور عادات اور
امزجہ بھی متفاوت ہوتے ہین اور امراض مین بھی خصوصیت اقلیم کو ہوتی ہے اسیوجہ سے طرز مداوات مین
ہر اقلیم کے تفاوت ضرور ہوتا ہے چنانچہ تصدیق اسکے حالات کی جزائر امریکاے شمالی اور مصر اور یورپ شرقی
وجنوبی اور ہندوستان وغیرہ سے واضح ہے اور اسیواسطے کمال طبیب کا یہی ہے کہ بقدر امکان طب سے
ہر اقلیم کے آگاہ رہے اور ہر شہر نامی کی آب وہوا سے آگاہ ہو ایک شہر سے دوسرے شہر مین مریض کو منتقل کرنا
یا ایک اقلیم سے دوسرے اقلیم بھیجنا بھی منجملہ طریق علاج کے ہے اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ بعد ہوا کے مرتبہ
پانی کا ہے کیونکہ جس قدر ہوا محیط کُرۂ ارض کو ہے اُس سے کُچھ ہی کم احاطہ پانی کا ہے بلکہ پانی بصورت بخار کے
ہواے جو مین مخلوط ہے اور مقدار مخلوط ہونے پانی کا ہوا مین مختلف ہے کہین زیادہ ہے اور کہین کم ہے بحسب
تفاوت درجات اور اماکن اور جبال اور بحار وغیرہ کے کمی بیشی امتزاج کی ہوتی ہے اور ابر کا ہونا اور برف کا
گرنا اور اولون کا پڑنا اور مینھ کا برسنا دلیل صریح امتزاج اجزاے آبی کی اجزاے ہوائی مین موجود ہے
پس پانی بھی جزو اعظم حیات حیوانات کا ہے اور تمام نباتات وغیرہ کی پیدایش مدد پانی سے ہے اور جس قدر
میاہ واقفہ یعنی رُکا ہوا پانی جو جاری نہو وہ سطح زمین پر بسبب اسکے کہ سطح زمین مستوی نہین ہے
گڑھون مین تالابون مین جھیلون مین رُک رہتا ہے اور کچھ پانی دریا اور انہار کا بھی حسب موقع ان گڑھون مین
آجاتا ہے کہین زمین سے یا پہاڑون سے پانی جھرنے لگتا ہے یا مدوجزر کی وجہ سے پانی رُک جاتا ہے یا تالاب
کھودے جاتے ہین یا باندھ باندھا جاتا ہے یا زمین سینچی جاتی ہے یا فضلات حیوانات کے یا لاشیں جُہدون کی

پانی مین ڈالی جاتی ہین ان اسباب سے تغیر ہوا و بلد مین اور پانی مین آجاتا ہے اِن سب امور کا لحاظ معالج کو واجب ہے فصل سوم بیان مین تاثیر فصول کے سال بھر مین چار فصلین یعنی موسم ہوتے ہین گرمی جاڑا ربیع خریف پہلی فصل ربیع کی ہے اُسکے بعد گرمی اُسکے بعد فصل خریف اُسکے بعد چوتھی فصل جاڑے کی ہے پس فصل ربیع کا آغاز اُسوقت سے ہوتا ہے کہ تحویل آفتاب کی برج حمل یعنی میکھ مین ہو اور یہ تقریباً (۲۱) مارچ یا ماہ آذار کہ جسکو فارسی مین فروردین اور ہندی مین چیت کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور تین مہینے یہ فصل رہتی ہے یعنی (۲۱) مارچ سے (۲۱) اپریل یا نیسان تک ایک مہینہ اور (۲۲) اپریل یا نیسان سے (۲۱) مئی یا آیار تک دو مہینہ اور (۲۱) جون یا خزیران تک تین مہینے اور مزاج اِس فصل کا حار معتدل ہے پھر (۲۲) جون یا خزیران سے تحویل آفتاب کی بُرج سرطان مین اور آغاز موسم گرمی کا شروع ہوتا ہے (۲۱) ستمبر یا ایلول تک اور مزاج اس فصل کا حار یابس ہے پھر (۲۲) ستمبر یا ایلول کو آفتاب بُرج میزان یعنی تُلا مین آتا ہے اور آغاز فصل خریف کا ہوتا ہے اور یہ فصل بارد یابس ہوتی ہے پھر (۲۱) دسمبر یا کانون اول سے جب آفتاب برج جدی مین آتا ہے شتا یعنی موسم سرما شروع ہوتا ہے جب آفتاب بُرج حوت مین آتا ہے تب سال کا اختتام ہوتا ہے اور مزاج اسکا بارد رطب ہے لیکن اسمین بھی اختلافات ہین کیونکہ تبدیل موسم بباعث تاثیر آفتاب کے ہے یعنی آفتاب کی سیر نصف کُرہ فوقانی زمین پر جو ہوتی ہے تو آفتاب خط استوا پر دو مرتبہ گذرکرتا ہے اس سبب سے دو اعتدال ہوتے ہین ایک اعتدال ربیعی جو (۲۱) شہر آذار یا مارچ کو ہوتا ہے دوسرا اعتدال خریفی جو (۲۱) شہر ایلول یا ستمبر کو ہوتا ہے اسوقت مین جو بلاد خط استوا کے ہین اُنمین اشعہ شمسیہ بطور استقامت پڑتی ہین اور زمانہ لیل و نہار کا برابر ہوتا ہے اور (۲۱) مارچ سے (۲۱) جون تک شمس مائل ہوتا ہے نصف کُرہ شمالی جانب جہان آبادی ہم لوگون کی ہے پھر (۲۱) ستمبر سے (۲۱) مارچ تک نصف کُرہ جنوبی زمین مین جاتا ہے پس دونون دوائر رجوع پر بھی سال بھر مین دو دفعہ گذرکرتا ہے چنانچہ نقطۂ انقلاب صیفی پر (۲۲) جون کو ہوتا ہے اُس روز نہایت میلان شمس کا نصف کرہ شمالی کی جانب ہوتا ہے اور اشعہ خطوط شعاعی کی ہمارے ملکون مین بر سبیل استقامت واقع ہوتی ہین اور وہ دن ہمارا نہایت طول پر ہوتا ہے اور (۲۲) دسمبر کو نہایت میل شمس کا نصف کرہ جنوبی کے طرف ہوتا ہے اور ہم سے بعید ہو جاتا ہے اُس روز ہمارا دن اقصر ایام ہوتا ہے تو اب جاننا چاہیے کہ یہ تقسیم سال کی باعتبار فصول اربعہ کے نسبت اُن بلاد کے ہے جنمین ہم لوگ رہتے ہین اور نسبت ساکنین دوائر قطبین کے یہ بات نہین ہوسکتی ہے وہان فقط دو فصلین ہوتی ہین آٹھ مہینے سے نو مہینے تک سرما کی فصل اور تین مہینے گرمی کی فصل اسی طرح خط استوا کے مناطق کے

رہنے والون کے یہان دو فصلین ہوتی ہین ایک فصل مرطوب یعنی بارش کی دوسری فصل یابس پھر ہمارے
بھی یہان کی فصلین ہر سال ایک ہی نسق پر نہین ہوتی ہین یعنی یہ ضرور نہین کہ ہر سال ربیع کی فصل لطیف
اور معتدل ہووے بلکہ کبھی بارد اور ممطر ہوتی ہے اسی طرح گرمی بارش اور خشکی ہوتی ہے علیٰ ہذا القیاس کبھی
خریف بارد یابس ہوتی ہے اور اکثر مرطوب اور معتدل ہوتی ہے اسی طرح جاڑا کبھی شدید البرد والیبوستہ اور
کبھی بارد رطب اور کبھی معتدل ہوتا ہے اس بحث مین بھی ایک رسالہ بقراط کا بہت عمدہ ہے اُسمین بقراط نے
لکھا ہے کہ فصول مرتبہ کو فصول غیر مرتبہ سے تمیز کرنا ضرور ہے اُسنے لکھا ہے کہ جب ربیع حار معتدل ہووے
اور باران لطیف برسے اور صیف حار یابس ہووے اور خریف بارد یابس ہووے اور شتا بارد رطب ہووے
تو جسم انسانی پر مطابق ان حالات کے تغیّرات مختلف ہوتے ہین اور انتظام کے ساتھ ہوتے ہین اور جب
فصول اپنے مزاج پر نہین ہوتی ہین تو تغیّرات طرح طرح کے جسم انسانی مین ہو جاتے ہین ایک دن کچھ کیفیت
مزاج انسانی کی ہوتی ہے دوسرے دن اور کیفیت ہو جاتی ہے یا دن مین کچھ کیفیت ہوتی ہے اور شب مین
کچھ اور ہو جاتی ہے پس بحالت انتظام فصول کے جاڑون کے آخر مین جو فصل ربیع ہوتی ہے اس فصل مین
حیوانات اور نباتات مین حرکت ہوتی ہے درختون مین پتّے نکلتے ہین کلیان پھولتی ہین آگ سے تاپنا
یا دھوپ مین بیٹھنا ناگوار ہوتا ہے لباس سرما گوارا نہین ہوتا ابتداے فصل مین خفیف سردی اور آخر فصل مین
خفیف گرمی اور اوسط مین اعتدال ہوا ہوتا ہے اکثر حیوانات بچے جنتے ہین دودھ بہت پیدا ہوتا ہے فواکہ
عمدہ ہوتے ہین زراعت کو بالیدگی ہوتی ہے جسم انسانی امراض التہابی کے واسطے مہیا ہو جاتا ہے بسبب
زیادتی تولید خون کے اور تپ دائمی یا منقطعہ یا جدری یا حصبہ لاحق ہوتے ہین اسکے بعد فصل گرمی کی آتی ہے
اس موسم مین گرمی کی شدت ہوتی ہے زراعت کاٹی جاتی ہے فواکہ پک جاتے ہین یہ بہتر فصل ہے اِس مین
امراض کی کمی رہتی ہے لیکن جسم کو واسطے امراض قناۃ ہضمی کے مہیا کرتی ہے اور سر پر دھوپ لگنے سے امراض
دماغیہ کے واسطے سر کو مہیا کر دیتی ہے اگر اس موسم مین پسینہ نہ نکالا جاوے تو نزلات صدر پر گرتے ہین پھر
گرمیون کے آخر مین فصل خریف آتی ہے اسمین بسبب بارش کے نزلات کی کثرت ہوتی ہے اور
امراض صدر اور امراض عین اور امراض قناۃ ہضمیہ لاحق ہوتے ہین یہ اردا الفصول ہے تغیّرات جو ہے
بہت احتیاط کرنا چاہیے اسکے بعد جاڑون کی فصل آتی ہے اسمین حرکت رطوبات سائلہ کو سکون آجاتا ہے
حیوانات مین بھی اور نباتات مین بھی اسیواسطے نباتات کا عصارہ کم نکلتا ہے اور پتّے درختون کے خشک
ہو جاتے ہین اور ہوام اور حشرات الارض چھپ رہتے ہین یہ اجود الفصول ہے اور ہوا اسکی سرد و خشک
ہوتی ہے اور تغیّر جو مین بہت کم ہوتا ہے اگر احتیاط ہوا کی نہ کی جاوے تو نزلات صدر اور امراض التہاب پیدا ہوتے ہین

فصل چہارم بیان مین مساکن کے یعنی انسان جو اپنی حفاظت جسم اور مال اور آسایش کے واسطے
اور جانوران موذی وغیرہ سے بچنے کے واسطے مکان سکونت بناتا ہے یہ بھی ایک سبب قوی اسباب
مؤثرہ صحت مین سے ہے اسکا بھی نفع و ضرر شدید ہوتا ہے پس طبیب پر واجب ہے کہ وضع مکان اور
طریقہ بنا وغیرہ امور کا لحاظ تشخیص مرض مین کرے کسواسطے کہ بعض آدمی مثل اعراب بوادی بالون وغیرہ کے
خیمون مین رہتے ہین بعض درختون کی ڈالیون اور پتون سے گھر بناکر مٹی سے لیس کر کے رہتے ہین
بعض گارے یا کچی اینٹ کا مکان بناتے ہین بعض خشت پختہ یا چونہ پتھر کا مکان بناتے ہین پھر وضع
اماکن اور وسعت اور تنگی مین اور رخ مین مکان کے اختلاف ہوتا ہے جسقدر مکان زمین بلند پر اور وسیع
متجدد الہوا ہونگے معین صحت ہونگے اگر ایک تنگ اور چھوٹے سے مکان مین زیادہ آدمی رہتے ہونگے
اور ہوا متجدد اُسمین نہ آتی ہوگی بسبب کثرت دخانیت ہوائے تنفس کے ہمیشہ امراض مین مبتلا رہینگے
یا مکان سکونت مین بھیڑ بکری گاے گھوڑا وغیرہ جانور باندھتے ہونگے ضرور انمین استعداد قبول امراض ردیہ
کی آجاویگی اسیواسطے دیہات قلیل آبادی مین رہنا بہتر ہے بہ نسبت شہر گنجان اور آبادان کے دریاؤن کے
کنارے پر یا نشیب کی زمینون مین یا بخارات آجامیہ کے قریب یا جبال ناریہ کے قریب رہنا بڑی بڑی
بلند دیوارون مین رہنا جہان ہوائے متجدد نہ آسکے یا تنگ گلیون مین جہان دھوپ اور ہوا نہ آتی ہو
یا خندقون مین رہنا نہایت مضر صحت ہے یا تنگ مکان مین درخت عظیم الشان لگا لیا جسکے سایہ سے
دھوپ کی صورت نہ دکھائی دے یا مکان کی دیوارین بلند ہون اور اُسکے صحن مین بقول بوئے ہون
اُسمین پانی سینچنے سے نہایت ہوا خراب ہو جاتی ہے اور دیوارون مین اور زمین مین لونی پیدا ہو جاتی ہے
اور مکان مین کیچڑ کا ہونا اور مزابل کا قریب ہونا یا مذابح یا نیل کی کوٹھی کا ہونا مضر صحت ہے یا بارود بنانے کا
یا اُپلا خون کے بنانے کا کارخانہ یا تیزاب گوگرد کھینچنے کا یا نوشادر یا سجی یا دہن الارکاع یا قرون البہائم کا کارخانہ
ہو وہان بھی سکونت نہ چاہیے بلکہ مکان صاف اور ہوا دار اور کشادہ ہو پس طبیب کی نظر سبب اسباب صحتیہ
اور متممہ پر رہنا واجب ہے **فصل پنجم بیان مین ملابس کے** مؤثرات خارجیہ سے محفوظ رہنے کے واسطے
انسان کو لباس پہننا واجب ہے اور لباس باعتبار فصول سال اور رواج ملک اور تمول اور غربت کے
مختلف ہوتے ہین اور لباس کی تاثیر بدن انسان مین کئی طرح سے ہوتی ہے ایک یہ کہ حرارت اور برودت
اور رطوبت خارجیہ کو جلد مین اثر کرنے نہین دیتا ہے اسوجہ سے وظائف جلد مین ہرج نہین واقع ہوتا ہے
دوسرے لباس کی سطح جلد پر موجود رہنے سے ایک حرارت پیدا ہوتی جسکی وجہ سے پسینہ آجاتا ہے تیسرے
جس مادہ حیوانی یا نباتی سے لباس بنایا گیا ہے اُسکا اثر ہوتا ہے چوتھے رنگ لباس کا اثر ہوتا ہے

پانچوین ہیئت لباس کا اثر ہوتا ہے پس مادہ حیوانیہ صوف اور حریر اور بال اور جلد بعض حیوانات کی ہے اور مادہ نباتیہ کتان اور روئی اور قش یعنی گھانس ہے اور ان مین حرارت کہربائیہ بلحاظ قلت و کثرت کے ہوتی ہے پس صوف کے لباس مین یہ خوبی ہے کہ حرارت جو اعضاء باطن سے براہ مسامات خارج ہوتی ہے اُسکو منتشر نہین ہونے دیتا ہے جلد پر ٹھہرا رہنے دیتا ہے دوسرے اپنی طرف سے جذب حرارت جسم کا نہین کرتا ہے تیسرے جب حرارت ہوا جو کی ہوا ہے جسم کی حرارت سے زیادہ ہو جاتی ہے یعنی گرمی کا موسم ہوتا ہے تو اُس حرارت زائدہ کو ہمارے جسم کے اندر داخل نہین ہونے دیتا ہے۔ اور جو کپڑے کتان اور قنب سے بنائے جاتے ہین وہ موصل حرارت او بھی آتش کہربائی کے ہین خصوصاً جبکہ صفیق بنے ہوئے ہون اور پسینہ کو جذب کر دیتے ہین اسیواسطے انمین برد محسوس ہوتا ہے اور جلد مین برودت اور رطوبت پیدا کرتے ہین اور روئی حرارت جسم کا طرد کرتی ہے اور اجزاء عرق غیر محسوس کو تشرب کر لیتی ہے اور موصل جید آتش کہربائیہ کی ہے فصول اور اقالیم بارد رطب کے مناسب ہے اور حریر موصل قوی حرارت کا نہین ہے اور لطیف ہے ثقیل نہین ہے اور صوف کی خشونت کے سبب سے کبھی باعث تہیج جلدی کا ہو جاتا ہے کبھی اس سے خراز اور پھنسیان جلد پر پیدا ہو جاتی ہین البتہ فربہ اندام اشخاص یا جنکے اعضا مین ضعف ہو یا اُنکے احشا یا اعضائے تنفس مین فساد ہو اُنکو استعمال اسکا ضروری ہے۔ اور رنگین پارچہ مین بہ نسبت سپید کے حرارت ہوتی ہے استعمال پارچۂ رنگین کا موجب حفظ حرارت غریزی کا ہے پس بلاد باردہ مین خوب گہرے رنگ کے کپڑے اور بلاد حارّہ مین ہلکے رنگ کے اور امراض چشم مین سبز یا نیلے رنگ کے یا ہلدی رنگے ہوئے پہننا چاہیئے اسی طرح کپڑے کی بناوٹ کو بھی صحت و مرض مین دخل ہے پس جو کپڑہ صفیق یعنی غفص بنا ہو گا یا غفص نہو مگر اُسمین خمول یا چنت ہو وہ حفظ حرارت غریزی کا بہ نسبت ململ بناوٹ کے زیادہ کرتا ہے اسی طرح ہیئت اور تفصیل ملابس کو بھی حفظ صحت اور مرض مین دخل ہے پس اقالیم حارّہ مین کپڑا ڈھیلا ڈھالا چاہیے بہت تنگ و چُست نہو اور اقالیم اور فصول باردہ مین کپڑا تنگ و چست چاہیے تاکہ بدن مین کسیقدر انضغاط کرے مگر اسقدر انضغاط نہو کہ جریان خون کو روکے اور لفافا یعنی رطوبات لعابیہ کو سیر و سیلان سے باز رکھے گلوبند خصوصاً کس کے باندھنا یا ہر موسم مین باندھنا مضر صحت ہے صدریہ بھی بہت تنگ و چُست مضر صحت ہے اور پیٹی باندھنا مفید عضلات ہے اور قمیص چاہیے کہ سوتی یا کتان ہو اور صدریہ کا استعمال صاحب خفقان کو نہایت مضر ہے اور شرابات یعنی لمبے پاتابون کا ہمیشہ پہنے رہنا مورث تو دوالی اور داء دیا کا ہے اور سراویل قصیرہ یعنی گھٹنا مانع دوران خون ہے اور سراویل طویلہ مین ضرر مین کم ہے اور حمائل السراویل یعنی فیتہ جو بجائے ازاربند یا کمربند کے کندھون پر ڈالا جاتا ہے نافع ہے

اور آستین عبا اور قبا وغیرہ کی ڈھیلی ہونی چاہیے اور بھاری عمامہ سر اور دماغ کے واسطے مضر ہے
اور قلنسوہ یعنی ٹوپی سب مین بہتر اور حافظ صحت طربوش ہے یعنی ترکی ٹوپی جسمین پھندنا ہوتا ہے
اسی طرح عورت و مرد کے لباس اور سن کے لباس یعنی طفل نوزائیدہ اور فطیم اور شبان اور کہول اور
شیوخ کے لباسون مین فرق ہے بخوف تطویل فروگذاشت کیا گیا بہرکیف لباس موسم اور فصول کے
جداگانہ ہین پس اگر جاڑے کا لباس گرمی مین پہنا جاوے تو اُس سے ضعف کے امراض پیدا ہوتے ہین
اور اگر گرمی کا لباس جاڑے مین پہنا جاوے تو اُس سے مؤثرات جوّ کا اثر قوی بدن مین پہونچتا ہے
اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہین اگر ایک لباس مدت تک بدن پر رہے اور تبدیل نہ کیا جاوے تو
امراض جلدیہ لاحق ہوتے ہین اور تسدید مسامات ہوجاتی ہے اور ہوام موذیہ مثل جون وغیرہ کے پیدا
ہوجاتی ہین غرضکہ تبدیل لباس اور غسل اور نظافت جسم کو حفظ صحت مین دخل عظیم ہے اور گیلا کپڑہ
پہننا سخت مضر ہے اِس سے امراض اعضاء تنفس اور اعضاء ہضم اور دورہ کے لاحق ہوجاتے ہین اور
تبدیل فرش اور بساط پلنگ کی جسپر آدمی سوتا ہے ضروری ہے اور حالت نوم مین کپڑا اوڑھنا واجب ہے
کسواسطے کہ بحالت نوم موثرات جوّ کا اثر زیادہ ہوتا ہے اور غطا اور فرش کا تبدیل کرنا موافق موسم بھی
واجبات سے ہے لیکن عادت کو بھی اسمین دخل ہے گنوار اکثر برہنہ رہتے ہین بسبب عادت کے اُنکو
ضرر نہین پہونچتا ہے فصل ششم بیان مین استحمامات کے بدن پر جو مَیل داخل یا خارج سے پیدا ہوتا ہے
اُسکی نظافت کے واسطے غسل کرنا ضروری امر ہے اور غسل تین طرح پر ہوتا ہے ایک پانی جسم پر بہانا
دوسرے دریا مین یا نہر مین یا حوض مین غسل کرنا غوطہ لگانا تیسرے حمام مین نہانا پس تینون طرح کے
غسل مین تھوڑی دیر کے واسطے حس حرارت و برودت کی بڑھجاتی ہے کسواسطے کہ نہانے مین بجائے
ہوائے محیط کے احاطہ پانی کا بدن پر ہوجاتا ہے اور جلد کو مماست ہوا سے باز رکھتا ہے دوسرے جلد مین
ترطیب کسیقدر آجاتی ہے کیونکہ جلد اجزائے رشیہ کو مسامات کی راہ سے ممتص کرلیتی ہے اِسوجہ سے
جلد نرم اور کثیر الحس ہوجاتی ہے پس اگر گرمیون مین بوقت مناسب ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جاوے
تو حرارت دور ہوجاتی ہے قلب کو فرحت ہوتی ہے پسینہ کا نکلنا کم ہوجاتا ہے تغیرات ہوائیہ کو مفید
ہوتا ہے سستی و کاہلی دفع ہوتی ہے اور دریا مین نہانا اس سے قوی الاثر ہے اور امزجۂ حارہ مین زیادہ
مفید ہے اور شیوخ کو مضر ہے کیونکہ اُنمین حرارت غریزی کم ہوتی ہے اور جن اشخاص کو آب سرد سے
انزعاج حاصل ہوتا ہے آب سرد مفید نہین ہے اور جسوقت مین کہ پسینہ نکل رہا ہو بدن پسینہ سے تر ہو
یا ضعف و نقاہت ہو یا اور ارتعاش ہو یا خون بواسیر جاری ہو یا امراض صدر یا عضلات مین مبتلا ہون

یا معدہ مین غذا ہضم ہو رہی ہو یا انحدار نہوا ہو ایسی حالتون مین غسل کرنا نہ چاہیے اور جاڑون مین آب گرم سے
غسل کرنا چاہیے (۲۰) درجہ سے (۳۰) درجہ تک حسب برداشت جلد کے پانی گرم ہووے آب گرم جب
بدن پر پڑتا ہے تو بھلا معلوم ہوتا ہے احشا کو مفید ہے جلد کو نرم کرتا ہے امتصاص مسامات مین ترقی ہوتی ہے
اور کلال اور تعب کو دور کرتا ہے اور شیوخ اور عورات اور اطفال سب کے امزجہ کے موافق ہے حوامل
اور مرضعات کو بھی جائز ہے اور بہت گرم پانی سے نہانا موجب حدوث امراض التہابیہ کا ہے اور حمام کے
چار کمرے دو طرح کے ہوتے ہین ایک بیوت جافّ یعنی خشک درجہ اور ایک رطب یعنی ترکمرہ جو پانی کے
بخارات سے گرم کیا جاوے اور ایسے حمامون مین علاجا اور دوائی نہانے کی یا بیٹھنے کی یا تمریخ وغیرہ کی
ضرورت ہوتی ہے فائدہ حمام مین اصحا کو غسل کرنے کا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا مگر حمام کے غسل مین
قوت اثر ہے اور تعب اور تکان بہت جلد جاتا رہتا ہے اور بلغمی مزاجون کو بھی نافع ہوتا ہے اور بدن کا
ملوانا غسل مین انفع اور موجب نظافت ہے اور تمریخ یعنی اُبٹنا ملوانا بھی بہت مفید ہے اور صابون سے
بدن ملوانا اکثر امزجہ مین مفید ہے اور جنکا خون بہت حاد ہے اُنکے خون مین کبھی صابون سے غلیان ہو جاتا ہے
خصوصاً جب صابون مین صوڈا کا جز زیادہ ہووے بہرحال ہمیشہ استحمام حار سے امراض مؤثرات جو کے
پیدا ہوتے ہین یعنی مداومت اسکی ہر موسم مین بدن کو مستعد کر دیتی ہے واسطے قبول اثر موثرات جو کے
اور مداومت استحمام بارد کی بدن کو مہیا کر دیتی ہے واسطے قبول امراض باردہ کے اور ترک استحمام بھی موجب
حدوث امراض ہے **فصل ہفتم بیان مین دہانات کے یعنی خوشبودار عطر یا تیل ملنا**۔ فرحت
اور خوشبو کے واسطے استعمال عطر کا کیا جاتا ہے اور بالون کی حفاظت کے واسطے یا بدن کی خشکی دفع
کرنے کے واسطے پھلیل وغیرہ کا استعمال کرتے ہین مگر بعض بلاد ہند مین مثل بنگالہ کے اور بھی اور بلاد مین
اقالیم حارّہ مین واسطے تقویت بدن اور حفظ صحت کے ابتدائے عمر سے تیل جسم پر ملتے ہین اگر استعمال اسکا
چھوڑ دین تو مبتلائے امراض ہو جاتے ہین امراض جلدیہ اور کبھی تپ بھی لاحق ہو جاتی ہے یہان تک
کہ بعض اشخاص بلاد غیر کے سوڈان مین بتقاضائے آب و ہوا اور رواج ملک کے معتاد تدہین کے
ہو گئے پھر جب وہ اپنے وطن کو بعد مدت مدید آئے تو تپ وغیرہ امراض اُنکو لاحق ہوئے اور تدہین سے
اُنھون نے صحت پائی اور ساکنین بلاد متمدنہ فقط بنظر تعطیر و تفریح کے استعمال عطر کا یا پھلیل کا کرتے ہین
اور اس جہت سے کہ بعض عطر مشک مین دم دیے جاتے ہین ایسے عطرون کی مداومت سے
امراض عصبانی پیدا ہوتے ہین اور بعض امزجہ ایسے ہین کہ عطر گلاب سے اُنکو تحریک نوازل ہو جاتی ہے
ایسے اشخاص کو اسکے استعمال سے احتیاط چاہیے اور بعض ادہان اسیواسطے ملے جاتے ہین کہ رنگ و رونق

بدن مین پیدا ہووے اِس قسم کے ادہان مین جواہر معدنیہ مثل سیاب اور رصاص اور مارقشیشا ملایا جاتا ہے
اسکے استعمال سے بدن مستعد قبول امراض کا ہو جاتا ہے اور بعضے واسطے رنگ بالون کے جواہر نباتیہ
اور معدنیہ کا مثل مازو اور پوست انار اور برادہ مِسّ یا حدید وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا نیل اور
برگ حنا لگاتے ہین اِس سے بالون کو بھی ضرر پہونچتا ہے اور امراض جلدی اور عصبانی لاحق ہوجاتے ہین
اور کبھی اِن ادہان کے جواہر ممترجہ کو معدہ تک پہونچاتے ہین جس سے عوارض قنات ہضمی کے لاحق ہوجاتے ہین
مثل پیچش یا قبض کے مؤلف ہیچمدان کو یہ تجربہ ہوا ہے کہ برکت اللہ خان نامے ایک پٹھان شاہجہانپور
رہنے والے تھے اُنکو عارضہ جذام کا آغاز ہوا مین نے علاج اُنکا کیا بعنایت شافی حقیقی کے آرام ہوگیا
دوسرے سال ایام ربیع مین پھر آغاز مرض ہوا پھر علاج کیا آرام ہوگیا اسی طرح چار برس تک یہی کیفیت
رہی پانچوین برس ایک فقیر اُنکے پاس آیا اور کہا کہ مین سنکھیا کا تیل نکال دونگا اُسکی مالش سے پھر یہ مرض
عود نہ کریگا چنانچہ اُسنے سنکھیا کا تیل نکال دیا اور کہا کہ اسکی مالش کیا کرو اور وہ فقیر چلا گیا اُنھون نے براہ
حُسن عقیدت وہ تیل دھوپ مین بیٹھکر خوب بدن مین ملوایا اور حسب معمول سو رہے آخر کار مصرع
گیو ایسے سوے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم اُنکو جگا جگا کر ¤ سوتے ہی مین روح نکل گئی کسی طرح کی تکلیف تہوع
یا قَے یا درد وغیرہ کی کچھ نہوئی اُس فقیر نے سوائے سنکھیا کے اور کچھ اجزا بھی ملاکر تیل کھینچا تھا اسیواسطے
بیعلم کی دوا سے احتیاط چاہیے فصل ہشتم صنائع کے بیان مین پیشہ اور حرفت کو بھی صحت
و مرض کے معاملہ مین دخل عظیم ہے اور بضرورت معاش کے کوئی صنعت یا حرفت اختیار کی جاتی ہے
اور صنعت یا حرفت کے اقسام بکثرت اور بہت مختلف ہین پس بعض صنائع ایسے ہین جو متعلق آنکھ کی
محنت سے ہین جیسے شغل تحریر یا گھڑی سازی یا خیاطت اِس سے بیشتر امراض بصر پیدا ہوتے ہین اور
بعض حرفے ایسے ہین کہ جنکو تعلق حرکت سے ہے جیسے قاصدی یا ہرکارہ کا پیشہ یا حراثی یعنی کشتکاری
یا دقاقی یعنی آٹا بنانا اور پیسنا یا حمالی وغیرہ یہ پیشے امراض مُخ کے واسطے جسم کو مُہیا کرتے ہین اور بعضے پیشے اور
اشغال خوض و فکر سے متعلق ہین جیسے صنعت اختراع و ایجاد یا علم یا شعر گوئی وغیر ذالک یہ امور دماغ کو
واسطے قبول امراض مختلفہ کے آمادہ کرتے ہین بعض پیشے ایسے ہین جن مین استنشاق اہویہ فاسدہ سے
گزیر نہین ہے جیسے بتار یعنی چونہ پز یا طحان یعنی چکّی پیسنے والا وغیرہ اِن حرفون سے امراض صدر اکثر
عارض ہوتے ہین اور بعض پیشے ایسے ہین کہ جنہین حرارت سے برودت کی طرف یا برودت سے
حرارت کی طرف منتقل ہونا پڑتا ہے جیسے نان بائی طباخ حمامی وغیرہ اِس سے امراض نوازل پیدا ہوتے ہین
بعضے پیشے ایسے ہوتے ہین جنہین موثرات جو کا اثر زیادہ ہوتا ہے جیسے صیاد ملاح ان لوگون کو امراض مختلف

جیسے امراض صدر وامراض بطن وغیرہ لاحق ہوتے ہین اور بعض پیشے متعلق بآواز ہین جیسے گا نا بجانا وعظ کہنا
وغیرہ ان لوگون کو امراض اعضاے صوت اور صدر کے عارض ہوجاتے ہین پس ان اشخاص کو چاہیے
کہ مراعات اپنے امراض کی ہمیشہ ملحوظ رکھین **فصل نہم بیان مین اسباب میخانکیہ کے** - میخانک
معرب ہے میکانک کا اور طب جدید مین میخانک کی جگہ میکانک کا بھی استعمال کرتے ہین میکانک اُس
علم کو کہتے ہین جس سے کلین مثل قفل کنجی گھڑی وغیرہ آلات جرثقیل کے بنا سکتے ہین اور بدن انسانی
دو قسم کی چیزون سے مرکب ہے ایک ترکیب کیمیاوی یعنی عناصر بسیطہ سے دوسرے ترکیب میکانکی جیسے
مفاصل اعضا اس ترکیب سے واقع ہین کہ انسان جب چاہے بیٹھ جاوے جب چاہے لیٹ جاوے
مٹھی چاہے بند کرلے چاہے کھول دیوے رباطات کی طنابین لگائی گئی ہین کہ دل اپنے مقام پر معدہ
اپنی جگہ پر کبد اپنی جگہ پر معلق ہے سلسلہ ہڈیون کا اس حکمت سے بنایا گیا ہے کہ جسکے بوجہ سے مستقیم القامت
چل پھر سکتا ہے ساعد عضد سے جانب وحشی نہین مل سکتا ہے جانب انسی مل جاتا ہے اسیطرح صدہا کلین
جسم انسانی مین ہین انھین کلون کی مشاقی سے نٹ لوگ بعض بعض کرتب عجیب وغریب تعجب خیز
دکھاتے ہین بہرکیف ان کلون مین جو کسی سبب خارجی سے فتور پڑجاتا ہے اُسکو اسباب میخانکی کہتے ہین
پس یہ اسباب ہیئت وبنیہ انسانی مین خلل انداز ہوتے ہین ازانجملہ آلات راضہ ہین جو گوشت کو
کچل ڈالتے ہین جیسے لاٹھی سونٹا وغیرہ دوسرے آلات ناریہ ہین جیسے بندوق تیسرے آلات حادہ ہین
جیسے تلوار چوتھے آلات واخزہ ہین جیسے نیزہ وتیر وغیرہ یا آگ یا جواہر کاویہ یعنی جلانے اور زخم ڈالنے والے
جیسے تیزاب شورہ اور راور بہت سے موثرات خارجیہ ہین اور انکو اسباب بادیہ بھی کہتے ہین اور اسمین
ضربہ اور سقطہ بھی داخل ہے ضربہ اُسکو کہتے ہین کہ کوئی شے انسان پر آگرے مثل پتھر یا لٹھ کے اور سقطہ
اُسکو کہتے ہین کہ انسان کسی پر گرے مثلاً انسان کوٹھے پر سے گر پڑا اور حرق النار اور حرق الماء اور حرق البرد
اور حرق الصاعقہ بھی انھین کے ذیل مین ہے اور جراحت یعنی تفرق اتصال جلد مین یا گوشت مین
ہوجاتا ہے جب تک اُسمین ریم نہ پڑے تب تک اُسکو جراحت کہتے ہین اور زخمون کے بھی اقسام ہین
ایک جراحت بطن جسمین آنتین نکل پڑتی ہین اسکو جائفہ کہتے ہین دوسرے قاشرہ کہ جلد سے زخم متجاوز
ہوا ہو تیسرے لحمہ کہ گوشت بھی کٹ جاوے چوتھے موضحہ کہ جھلی کٹ کر ہڈی تک پہونچے پانچوین ہاشمہ کہ
جسمین ہڈی ٹوٹ جاوے چھٹے ناقلہ کہ ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ کر نکل آوے ساتوین ماموصہ کہ جراحت
سر غشاء ام الدماغ تک پہونچ جاوے غرض کہ ان سب کا بیان تفصیلی اپنے مقام پر آویگا —
فصل دہم بیان مین اسباب معدیہ خارجیہ کے - یہ وہ اسباب ہین کہ اپنی قسم کا مرض

دوسرے شخص مین بھی پیدا کر دیتے ہین اور انکو امراض مُتعَدّیہ بھی کہتے ہین جسطرح حصبہ اور جدری
جب چیچک ایک گھر مین کسی لڑکے کو نکلتی ہے تو بالضرور اَوروں کو بھی نکلتی ہے اسکی تعدیہ کی نوبت
یہان تک پہونچی ہے کہ اس سے عمل تلقیح یعنی ٹیکا لگانا جاری کیا گیا ہے اسکو تعطیم بھی کہتے ہین طریق
اُسکا یہ ہے کہ تھوڑا سا مادّہ چیچک کا لیکر بازو پر بچہ صحیح کے اندک خراش کر کے یہ مادّہ لگا دیتے ہین اُس سے
بخار اُسی طرح کا بچہ کو عارض ہو جاتا ہے جس طرح چیچک کے نکلنے کے قبل آتا ہے اور اُس موضع مخدوش پر
آبلہ پڑ جاتا ہے جسمین تمام مادّہ چیچک کا بھرا ہوتا ہے اُس آبلہ کو تراش کر مادّہ نکال ڈالتے ہین یا دا افرنجی
کہ جسکو دا زہری بھی کہتے ہین یعنی آتشک اگر کسی عورت کو ہووے تو اُس سے صحبت کرنے سے مادّہ آتشک
جانب ثانی کے جسم مین بھی اثر کر کے آتشک ہو جاتی ہے یا بعض اشخاص مین ایسا مادّہ قابل ہوتا ہے کہ
اگر درد کرتی ہوئی سُرخ آنکھ کو دیکھ لیوین تو اُنکی آنکھ مین بھی اُسکا اثر پہونچ جاتا ہے یا مرض جرب یعنی خارش مین
باریک اور نہایت چھوٹے کیڑے ہوتے ہین اور وہ کیڑے میکرسکوب سے دکھائی دیتے ہین یہ کیڑے
نہایت سریع الانتقال اور سریع النفوذ جلد مین ہوتے ہین جو شخص دوسرا اُسکی جلد سے مُلامَست کرے
فی الفور خارش کا کیڑا دوسرے کے جسم مین نفوذ کر کے خارش پیدا کر دیتا ہے اور بعض حکمانے ہوا وغیرہ
بھی اسباب مُعدّیہ مین شامل کیا ہے وہ کہتے ہین کہ اسباب معدیہ کبھی ہوا جو مین منتشر ہو جاتے ہین
وہ اشخاص متعدد مین نوع واحد کا مرض پیدا کر دیتے ہین اسی کو وبا کہتے ہین مثلاً مادّہ طاعونی ہوا ارض مین
مل گیا اُس سے ایک جماعت مرض طاعون مین مبتلا ہو گئی یا حمیات دائمہ یا حمّاے تیفوس یا حمیات منقطعہ
یا ذوسنطاریا وغیرہ امراض کا مادّہ ہوا جو مین منتشر ہو گیا اُسکے سبب سے یہ امراض پھیل جاتے ہین
لیکن مُحقّقین اسکو قسم جداگانہ قرار دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہوا جو بسبب عفونت مادّہ حیوانی یا نباتی
کے فاسد ہو جاتی ہے اُس ہوا کے استنشاق سے یہ امراض لاحق ہوتے ہین فی نفسہ اِس مرض مین مادّہ
متعدی نہین ہے تعدیہ بجہت ہوا کے ہوا ہے۔

باب دوم بیان مین اسباب داخلیہ کے مشتمل اوپر آٹھ فصلون کے

فصل اول بیان مین اغذیہ کے ۔ ظاہر ہے کہ واسطے قائم رہنے بنیہ انسانی اور حصول طاقت اور
اصلاح بدن اور عوض ما یتحلل کے استعمال غذا کا ضروری ہے اور تمام چیزین دنیا کی تین ۳ قسم پر ہین جنکو
موالید ثلثہ کہتے ہین یعنی نباتات اور جمادات اور حیوانات اور انسان کی غذا مین منجملہ جمادات کے فقط نمک
داخل ہوتا ہے یہ جزو ضروری حیات کا ہے باقی کوئی چیز داخل غذا نہین البتہ نباتات اور حیوانات داخل
غذاے انسان کے ہین حبوب مین اکثر حبوب کا مثل گیہون وغیرہ کے آٹا پیس کر روٹی پکا کر کھاتے ہین

دالین اسکی کھاتے ہین چاول پکاکر کھاتے ہین خامی کی حالت مین مثل چنے وغیرہ کے کھاتے ہین اور
میوون مین اکثر بغیر طبخ یا طبخ کے ساتھ کھائے جاتے ہین جیسے سیب ناشپاتی اناناس وغیرہ اور طرح طرح کے
بقولات استعمال مین ہین اسی طرح گوشت انڈا دودھ وغیرہ کھانے مین آتے ہین گرم مصالحون مین لونگ
الاچی کالی مرچ وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے اور ان سب چیزون کے مزاج اور خواص مختلف ہوتے ہین اور
اجزاے جوہریہ انکے بھی مختلف ہین اور جانوران وحشی اور انسی دونون طرح کے ماکولات مین داخل ہین
اور اسنان کے لحاظ سے بھی بچے اور جوان اور بوڑھے کھائے جاتے ہین پھر ہر جانور کا مزاج بھی مختلف ہے
گوشت بھی کسی کا ثقیل کسی کا سریع الہضم ہے کوئی جانور بحری ہے مثل مچھلی وغیرہ کے کوئی بری ہے گوشت کہ
یعنی نمک سود یا بُرا یا متعفن یا جلا ہوا یا قدید کھانے مین آجاتا ہے یہ سب ردی الجوہر ہوتے ہین اکثر
انسے امراض پیدا ہوتے ہین اور یون بھی غذا کا اثر جسم انسان مین پیدا ہوتا ہے یا ترکیب غذا کی یا طریقہ
پکانے کا خراب ہوتا ہے وہ بھی مورث امراض ہے یا مقدار غذا مین تکثیر ہوجاتی ہے اُس سے تخمہ وغیرہ
لاحق ہوجاتا ہے آٹے مین اکثر غش ہوتا ہے یا گیہون خراب قسم کے ہوتے ہین وہ باعث بیماری کا پڑتے ہین
یا چاولون مین کنی رہ جاتی ہے یا گرم مصالحہ زیادہ پڑجاتا ہے اُس سے خون مین فساد آجاتا ہے ہندوستان مین
مرچ سُرخ اور ہلدی کا زیادہ رواج ہے اِس سے بھی صحت مین فتور ہوتا ہے خون مین احتراق ہوجاتا ہے
اسی طرح فواکہ کی تاثیرات اور امزجہ مختلف ہین اور بھی باسی اور تازہ کا نضیج اور غیر نضیج کا فرق ہوتا ہے
خشک وتر مین بھی فرق ہے نمک باوجودیکہ حافظ صحت ہے مگر اسکی بھی کمی وزیادتی مقدار سے امراض
پیدا ہوتے ہین اور بعض اوقات اسکے جوہر مین اختلاط بعض اور جواہر مضرہ کا ہوجاتا ہے بہرحال بیشتر
غذا سے امراض پیدا ہوتے ہین پس مناسب ہے کہ ہمیشہ غذاے لطیف سریع الہضم صالح الکیموس
جید الجوہر کھائی جاوے روٹی اگرچہ اکثر حبوب کی پکائی جاتی ہے مگر سب سے بہتر نان گندم ہے جسکے
گیہون خوب صاف کیے جاوین مثمنہ چنا وغیرہ شوائب کی آمیزش سے پاک ہو اور عمدہ پانی مین
آٹا گوندھا جاوے اور عیش رومی جو ایک قسم نان پاؤ کی ہے سب اقسام مین عمدہ ہوتی ہے اور
ترکاریون مین شلغم کدو توری اور سویا میتھی کا ساگ اور پالک کا ساگ اور خرفہ کا ساگ اور گاجر
مناسب اکثر امزجہ کے ہین اور بطاطیس یعنی آلو تو بشرط ہضم نہایت عمدہ غذا ہے اسی طرح بھنڈی بھی
اچھی ہے اور اثمار مین انجیر اور انگور اور سیب اور بہی اور پرتقال یعنی ولایتی نارنگی اور توت اور موز
یعنی کیلہ مفید ہین مگر سب میوے اُسوقت کھائے جاوین جب خوب پکجاوین اور غذاؤن مین بعض بہشت
دودھ اور گوشت حلوان عمدہ غذا ہے لیکن انڈا اگر زیادہ پک جاوے خصوصاً سپیدی انڈے کی

رسالہ اول

جو گرم پانی مین پکائی جاوے عسیر الہضم ہوتی ہے اور دودھ جن لوگون کے موافق مزاج ہے بہت اعلیٰ غذا ہے اور جنکو دست لاتا ہے یا نفخ کرتا ہے یا بلغم بکثرت پیدا کرتا ہے اُنکو استعمال اسکا نہ چاہیے او رقشطہ یعنی بالائی مقوی غذا ہے جنکے معدون مین اُسکے ہضم کی طاقت نہین ہے اُنکو کھانا نہ چاہیے اور گھی تازہ خوشبو ہووے بدبو گھی نہایت مضر ہے اور بٹیر اور لوا وغیرہ طیور کا گوشت سبک اور خفیف ہوتا ہے اور چوزہ مرغ سے بہتر کوئی گوشت نہین ہے اور روہو مچھلی کا گوشت بھی بہت مقوی ہے اور مصالحہ مین بعض نباتات ہین جیسے پیاز لہسن دھنیا لونگ الاچی دارچینی تیزپات آدرک وغیرہ انکا مقدار نہایت قلیل ہونا چاہیے اور حموضات مین سرکہ و لیمو و حصرم یعنی انگور ترش و خام و دہی و انبہ خام بھی قلیل المقدار چاہئیں اور بلاد باردہ مین اور موسم شتا مین استعمال لحوم کا اور بلاد حارّہ اور موسم حار مین استعمال اغذیہ نباتی کا ضروری ہے مگر مداومت اغذیہ نباتیہ کی معدہ کو ضعیف کر دیتی ہے اور مقدار غذا اُتنا ہی چاہیے جسقدر ہضم ہو سکے جب تھوڑی بھوک باقی رہے تب کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا چاہیے اور مقدار ہضم سے زیادہ کھانا قطع نظر تولید امراض کے عمر کو کوتاہ کرتی ہے اور جس روز انسان کو ثقل غذا معلوم ہو اُس روز فاقہ کرنا واجب ہے اور تداخل یعنی ایک غذا ہضم نہ ہونے پاوے اُسپر دوسری غذا کھا لینا نہایت مضر ہے اور بمجرد خلو معدہ کے فی الفور غذا کھانا مناسب نہین ہے کیونکہ معدہ کو تھوڑی دیر راحت دینا واجبات سے ہے اور بہترین اوقات طعام اہل ہند کے واسطے زمانہ شتا مین مابین نو اور دس بجے دن کے اور مابین آٹھ نو بجے شب کے اور گرمیون مین مابین دس اور گیارہ بجے دن کے اور قبل از مغرب شب کے واسطے مناسب ہے مگر ترتیب اوقات انضباط کے ساتھ ضروری ہے اور شب مین کھانا کھانے کے تین چار گھنٹہ کے بعد سونا چاہیے اور ایک وقت کھانے کی عادت ڈالنا مضر اور مضعف ہے اور غذا کو جسقدر چبا کر باریک کیا جاویگا اور لعاب دہن خوب اُسمین ممزوج ہوگا اُسی قدر ہضم غذا اچھا ہوگا مگر ایک گھنٹہ سے زیادہ دیر کھانے مین نہ لگانا چاہیے اور جب انفعالات نفسانی مثل غصہ اور رنج وغیرہ کے لاحق ہون اُسوقت نہ کھانا چاہیے اور بھی کھانا کھانے کے وقت ذکر یا خیال رنج کے امور کا یا کثیف باتون کا نہ کیا جاوے بلکہ فرحت اور سرور کی باتین ہووین اور پھول وغیرہ مفرحات پیش نظر ہووین اور کھانے کے درمیان مین ایک بار سے زیادہ پانی نہ پیا جاوے وہ بھی قلیل المقدار ہووے اور بعد غذا کے دو گھنٹہ یا تین گھنٹہ کے فاصلہ سے پانی پینا چاہیے **فصل دوم بیان مین اشربہ اعتیادیہ کے** یعنی معمولی پانی جو بطور عادت پیا جاتا ہے بنا بر اعانت ہضم غذا کے اور واسطے بدل ما یتحلل سائلات بدن کے پانی پینا ضروری ہے اور یہی پانی خون کو رقیق کرکے مجاری خفیہ مین پہونچاتا ہے اور بھی مواد سائلہ کے

فضلات پانی کے ذریعہ سے خارج ہوتے ہین جیسے بول اور پسینہ اور جس طرح ہوا مین اور اشیاء مضرہ
ممزوج ہو جاتی ہین اسی طرح پانی مین بھی مواد مضر ممزوج ہو جاتا ہے جیسے چونا - مگنیشیا - سلفیورک ایسڈ
یعنی تیزاب گوگرد - اور کلورین - اور سوڈا - اور نوشادر - اور شورہ وغیرہا اور طب جدید مین مشروبات کی
تین قسم کی ہین ایک مشروب مُبرِّد اسکی دو قسمین ہین ایک پانی دوسرا مشروب مائیہ مُبرِّدہ جیسے افشرہ لیمون
جسمین پانی اور قند اور عرق لیمو ملایا جاوے یا آب زلال آلو یا آب زلال تمر ہندی یا شیرۂ بادیان یا شیرۂ
تخم خیارین وغیرہما دوسرا مشروب مُخمّر بسیط جیسے خمر و نبیذ وغیرہ تیسرا مشروب مخمر مستقطر یا سکور و حیات
کہتے ہین پس مشروبات مبردہ مین افضل پانی ہے اور اسی کا استعمال ہوتا ہے اور یہی معین حیات ہے
لیکن اسکو زیادہ مقدار مین پینا ہضم مین فتور ڈالتا ہے اور قطعاً نہ پینا بھی مضر ہے اور امزجہ عصبیہ مین
یا جنکے مزاج مین یبوست ہے یا گرم مزاج ہین اُنکے واسطے شربت یا پانی ضروری اور اوفق ہے اور پانی
پینے کے واسطے ایسا چاہیے کہ ٹھنڈا اور صاف اور شفاف اور بے بُو اور عدیم الطعم یعنی نہ سیٹھا ہو اور
نہ نمکین ہو اگر صابون کو اسمین حل کیا جاوے تو خوب حل ہو جاوے اور اسمین جھاگ یا بلبلے نہ ہوین
اور دال اور بقول جو اسمین پکائی جاوین جلد گل جاوین اور پانی کو خوب جوش دینے سے بخارات بنکر
اُڑ جاوین اور کوئی چیز اسمین باقی نہ رہے اور آب باران سب سے بہتر ہے مگر اسکے لینے کی بہت سی
شرائط ہین ایک یہ کہ اول باران کا نہ لیا جاوے دوسری پارچہ صاف مین لیا جاوے تیسری یہ کہ
قبل اُس بارش کے آندھی نہ آئے گرد و غبار نہ چھایا ہو چوتھی بہت بجلی نہ کڑکی ہو پھر رکھنے مین اسکے
بہت احتیاط و نظافت چاہیے تاکہ کیڑے نہ پڑ جاوین اور برف گل کر جو پانی ہوا ہو وہ بھی ثقیل ہے
اور چشمون کے پانی مین اکثر جواہر مختلفہ ارضیہ ملجاتے ہین اور بہت گہرے کنوئین کا پانی اوفق ہے اور
آب راکد اور نالون کا پانی یا جس پانی مین مواد حیوانی یا نباتی یا ترابی ہووے اُسکا استعمال نامناسب ہے
اور پانی کے صاف کرنے کے کئی طریق ہین ایک یہ کہ بطور عرق کے کشید کر لین دوسرے یہ کہ کوئلے
اور کنکر اور بالو سے تین گھڑون مین ٹپکا لین جیسا کہ یہ طریقہ بالفعل اشہر اور مُروّج ہے تیسرے یہ کہ فلٹر مین
اسکی بوتلون اور ظروف کا بھی رواج ہو گیا ہے اور پھٹکری یا نرملی وغیرہ ادویہ سے صاف کرنا مناسب
نہین ہے اور ظرف رصاص مین پانی کا رکھنا بہت مضر ہے اور مشروبات مائیہ مبردہ کا استعمال موسم
گرما مین امزجہ حارہ کو مفید ہوتا ہے کوئی شربت لیمو کوئی شربت انارین کوئی لعاب بہیدانہ کوئی خالص پانی
اور قند کا شربت پیتا ہے اسکا استعمال موافق عادت اور مزاج کے چاہیے اور امزجہ بلغمیہ مین شہد خالص
اور پانی ملا کر شربت پینا نافع ہے **فصل سوم** بیان مین اشربہ روحیہ اور مخمرہ و بسیطہ کے - شراب کی

دو قسمین ہین ایک وہ کہ سڑا کر چھان لی جاتی ہے اُسکو مخمرہ بسیطہ کہتے ہین دوسری وہ کہ سڑا کر تقطیر کر لی جاتی ہے اُسکو مشروب روحیہ کہتے ہین مُخمرہ بسیطہ کی نسبت مشروب روحی قوی اور اظہر النتائج ہوتی ہے اسکے کثرت استعمال سے ضعف معدہ اور غلیظ غشاء مخاطی معدہ اور فقدان اشتہا ہوجاتا ہے پھر بتدریج ضرر اسکا بقیۂ اعضا تک پہونچتا ہے بڑھاپا قبل از وقت آجاتا ہے حس تمام اعضا کی کم ہوجاتی ہے فالج ہوجاتا ہے اور اور امراض اسی قبیل کے ہوجاتے ہین اگر کمیت قلیلہ کے ساتھ اماکن باردہ مین استعمال کیا جاوے تو نافع ہے بشرطیکہ پانی سرد ملا کر پی جاوے اور خلاء معدہ مین سخت مضر ہے اور مخمر بسیط جیسے نبیذ ہے اسکو بہت طرح پر بناتے ہین اور جس چیز سے انتزاع اسکا کرتے ہین اُسکی رائحہ محسوس ہوتی ہے اور نبیذ الشعیر اور نبیذ التفاح اور نبیذ الکمثری وغیرہ اسکے اقسام ہین امزجہ لنیفاوی کو اور جن شخصون کو اشتغال تعب عضلات درپیش ہین موسم برد مین استعمال اسکا نفع دیتا ہے اور امزجہ صفراویہ اور دمویہ کو اس سے اجتناب واجب ہے۔ اگرچہ طب جدید مین کسیقدر اسکو نافع بیان کیا ہے مگر ہمکو بڑا افسوس اور تعجب شیخ الرئیس پر آتا ہے کہ اُنھون نے اسکے مدائح قانون ہین بمبالغہ تمام بیان کیے ہین حالانکہ ہم بلا لحاظ مذہب فقط اپنے تجربۂ چہل سالہ کے روسے بیان کرتے ہین کہ ہم نے کبھی کسی شخص کو اس سے منتفع ہوتے نہین دیکھا بلکہ صدہا اشخاص کو اس سے ضرر اُٹھاتے دیکھا البتہ موسم بارد مین بلغمی مزاجون کو صرف اسقدر نفع فوری ہوتا ہے کہ نکابت برد جاتی رہتی ہے اور کسل و کاہلی دفع ہوجاتی ہے تھوڑی دیر کے واسطے پھر جب خمار کے وقت غلبۂ تشنگی ہوا اور اُنھون نے آب سرد پیا اُس نفع سے زیادہ ضرر لاحق ہوجاتا ہے ہمنے صدہا آدمیون کو طرح طرح پر اس سے متضرر ہوتے دیکھا ہے ہر ایک قسم کے ضرر کی ایک ایک حکایت لکھتے ہین ——

ایک وکیل کایتھ تھے فی الجملہ طب مین بھی مداخلت رکھتے تھے مگر میخواری کی عادت اُنسے نہین چھوٹتی تھی بتدریج اُنکو ضعف بصارت نے یہان تک ترقی کی کہ آخر کار نابینا ہوگئے اور ابتداءً جب اُنکو ضعف بصر شروع ہوا اُسوقت یہ کیفیت تھی کہ اُنکی آنکھون کے آگے غبار اُسوقت معلوم ہوتا تھا کہ جس وقت وہ شراب پیتے تھے اور جس روز وہ اپنے اوپر جبر کرکے کم پیتے تھے تو ضعف بصر مین بھی کمی ہوجاتی تھی لیکن مآل کو یہ بھی جاتی رہی اور بالکل نابینا ہوگئے۔ دوسری ایک کایتھ داروغۂ افیون تھے اُنکو میخواری سے عارضۂ اسہال لاحق ہوا مطب مین آئے اُنسے کہا گیا کہ خمر سے اجتناب کرو بعنایت ایزدی اُنکو صحت ہوئی اُنھون نے استعمال مے جاری کردیا پھر اسہال لاحق ہوا پھر معالجہ اور ترک شراب سے صحت ہوئی اسیطرح تین بار دورہ ہوا چوتھے مرتبہ کے دورہ مین مرگئے۔ تیسری ایک مسلمان حلوائی کو دیکھا کہ کثرت مے نوشی سے سکتہ ہوکر مرگیا۔ چوتھی ایک نواب صاحب فرخ آباد کے بادہ نوشی کے سبب سے مبتلائے استسقا ہوکر

عالم بالا کو سدھارے۔ پانچوین ایک نواب زادے بعارضۂ تپ محرق علیل ہوے معتاد شراب کے بہت تھے انکو ممانعت شدید کردی گئی جب استعمال مُبرّدات و مُطفیات سے افاقہ ہوا اُسی روز بمجرد پینے شراب کے اشتداد اور اشتعال حرارت کا یہان تک ہوا کہ سرسام ہوکر مر گئے۔ چھٹی ایک ستم کو دیکھا کہ بسبب کثرت میخواری کے بعارضۂ فالج وسکتہ راہی فنا ہوا۔ ساتوین بہت سے یورپین کو بحالت نشۂ شراب کے خودکشی کرتے ہوے سُنا اور ایک کو بچشم خود دیکھا۔ آٹھوین ایک کرانی کو اسی شراب سے مجنون ہوجاتے دیکھا۔ نوین ایک رئیس کو دیکھا کہ جسوقت استعمال خمر کا کرتے تھے اختلاج قلب اِس شدت سے تکلیف دیتا تھا کہ موت کا سامنا ہوجاتا تھا مگر اُنسے ترک اِسکا نہو سکا آخرکار اسی مین جان دی۔ غرضکہ ایسے واقعات صدہا مطب مین پیش آئے اور کتب جدید مین بھی ایک جنون کی قسم جنون خمری لکھی ہے کہ ادمان خمر کی وجہ سے ہوجاتا ہے اسکے علاوہ مشاہدہ اور بداہت شاہد ہے کہ جسوقت شراب حلق سے اُتری دماغ مین فتور آیا پاؤن مین لغزش ہوئی اعصاب کا اقلال جاتا رہا عقل وحواس رخصت ہوے پس ضرر دماغی تو پہلا مرتبہ اسکا ہے اور جو کثرت ہوئی تو غثیان اور قے لاحق ہوئی جو دلیل قوی فساد معدہ کی ہے جب اِسکا اثر پورا ہوچکا تو اب جگر مین اسکے اثر نے سرایت کی تشنگی کا غلبہ ہوا حیف ہے کہ جس مُضر چیز کا ضرر ایسا بدیہی ہو اُس سے اجتناب نہ کیا جاوے بلکہ کہا جاوے شعر جیست دانی بادۂ گلگون مصفی جوہرے ٭ حسن را پروردگارے عشق را پیغمبرے ٭ افسوس ہے ایسی سمجھ پر۔ اسیواسطے بالفعل اکثر عقلاء فرنگ نے اسکے انسداد اور رد و رج کے واسطے مجلس شوریٰ قائم کی ہے اور اسکے انسداد کی تدابیر سوچی جاتی ہین خدا اُنکی سعی کو مشکور کرے ہزار نفرین اُس قوم پر جسکے یہان یہ اُمّ الخبایث بحکم معبود منہی ہو اور وہ اُسکا استعمال کرین اور خسر الدنیا والآخرۃ قرار پاوین

فصل چہارم

بیان مین مُخدّرات کے۔ ایک قہر الٰہی بنی آدم پر یہ نازل ہے کہ اکثر بندگان خدا کو عادت کسی نہ کسی چیز کے استعمال کی ہوتی ہے اور اُس شے کا استعمال کرنا موجب حفظ صحت یا سرور و فرحت کا اپنے ذہن مین یقین کرتے ہین یہ اشیا دو قسم کی ہوتی ہین یا مُنشّی اور مُخدّر یا منبہ یعنی منعش حرارت غریزی کی پس مُنشّیات معتادہ مین ایک شراب ہے جسکا بیان اوپر ہوچکا دوسری بھنگ ہے طب جدید مین اسکو حشیشہ لکھا ہے اسیکو حشیشۃ الفقرا اور بنگ اور فلک سیر اور فلک تاز اور سبزپری وغیرہ کہتے ہین اسکے استعمال سے بھی دماغ مین فتور آتا ہے جُبن و نامردی نہایت درجہ کی ہوجاتی ہے معدہ مین ایسی تجذیر پیدا کرتی ہے کہ گو مقدار ہضم سے زیادہ غذا کھائی جاوے مگر امتیاز سیری شکم کا نہین ہوتا ہے اسیواسطے آلات غذا مین فتور آجاتا ہے اور قابض اور ممسک ہے بعض

اسکی برفیان بنا کر کھاتے ہین اسکو معجون کہتے ہین استعمال اسکا بھی مضر صحت اور مورث امراض دماغی
اور قنات ہضمی کا ہے اکثر اشخاص معتاد افیون کے ہوتے ہین اسکا ضرر شراب سے بھی بڑھکر ہے کسی قسم کا
نفع اسمین نہین ہے بجز اسکے کہ دوا نزلہ کو اسہال کو روکتی ہے اور کسیقدر ممسک ہے لیکن اسکی
(امساک کرتی ہے ۱۲)
عادت کرنا متلف صحت اور ممیت ارواح اور مخدر دماغ ہے عمر کو تاہ ہوتی ہے اور بدن مین خارش
(تلف کرنیوالی اور ضائع کرنے والی صحت کی ۱۲ سُن کرنیوالی دماغ کی ۱۲)
پیدا کرتی ہے نیند جاتی رہتی ہے جسم لاغر ہو جاتا ہے قبض شدید لاحق ہوتا ہے اشتہا کم ہو جاتی ہے قلب کو
سخت مضر ہے ہم نے مطب مین دیکھا کہ ایک شخص شاکی اختلاج قلب اور خفقان شدید کا آیا ہرچند
مُفَرِّحات اور مُسَکِّنات قویّہ کا استعمال کرایا کچھ سود مند نہوا اور وہ شخص تین ماشہ افیون صبح کو اور
تین ماشہ شام کو کھاتا تھا اُس سے کہا گیا کہ معجون مُبَدِّل المزاج کا استعمال کرا کے افیون ترک
کرادی جاویگی اُسوقت یہ عارضہ قلب کا جاتا رہیگا اُسنے کہا کہ مجھ سے ترک اِسکا ہرگز ممکن نہین ہے پھر
چند مہینے بعد وہ شخص پھر آیا اور وہی شکایت خفقان و اختلاج اور اضطراب قلب اور گھبراہٹ کی
بیان کی پھر اُس سے کہا گیا اُسنے انکار کیا آخر کار جب چوتھے مرتبہ وہ پھر آیا تو اُسکو زجراً اور بداخلاقی کے
طور پر کہا گیا کہ ہمارے پاس مت آؤ ہم کبھی تمہارا علاج نہ کرینگے اُسوقت سے اُس شخص کو کچھ ایسی
غیرت آئی کہ چپ چاپ اپنے گانون کو جہان کا زمیندار تھا چلا گیا اور اپنے دل مین عہد کر لیا کہ
اب قطعاً افیون نہ کھاؤنگا آٹھ روز تک برابر اعضا شکنی اور بیچینی کے شدائد اُسنے جھیلے اور ایک دانہ
اُسکے منہ مین نہ گیا بیخود پڑا رہتا تھا نوین روز اُسنے غذاے قلیل کھائی غرض کہ ایک مہینہ کامل تک
ترک افیون کی اذیتین جھیلین بعد اُسکے مطب مین آکر سرگذشت بیان کی اُسکو مُقَوِّیات قلب اور
مفرحات کا استعمال کرایا عارضۂ خفقان دفع ہو گیا اسی طرح ایک پنساری معتاد بافیون تھا اُسکے
معدہ مین فتور آگیا تھا قبض شدید اور درد معدہ رہتا تھا معجون ازاراقی کے استعمال سے بتدریج
(کچلے کی معجون ۱۲)
افیون ترک کرا کے علاج معدہ کا کیا تندرست ہو گیا۔ اِسی طرح ایک رئیس کا معالجہ کیا گیا اکثر آدمی
ٹھیکرے پھانکتے ہین اُس سے بیشتر عارضہ استسقاء لحمی کا ہو جاتا ہے اور مدک باز دن اور چنڈو باز دن مین
صدہا ایسے دیکھے کہ نوبادۂ جوانی سرسبزی و کامرانی کے ساتھ لہلہاتا چلا آتا ہے کہ اُنھون نے مدک
یا چنڈو کا استعمال شروع کر دیا چندہی روز مین مُرجھا کر افسردہ و پژمردہ بلکہ بدتر از مردہ ہو گئے دنیا مین
کسی کام کے نہ رہے چند معززین کی اولاد کو دیکھا کہ بحالت فارغ البالی اُنھون نے یہ شغل جاری کیا
مدت قلیل مین ارکار رفتہ ہو گئے نان شبینہ کو محتاج ہو گئے کسی طرح کا اپنا قوت لایموت پیدا نہین کر سکتے تھے
اور عین شباب مین طائر روح اُنکا پرواز کر گیا پس استعمال سے ایسی چیزون کے اجتناب کلی کرنا چاہیے

اور اسکو ایک طرح کا قہر الٰہی جاننا چاہیے مصرع خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ٭ اور بعض چیزین عادت کی
ایسی ہین کہ وہ نشی اور مخدر اور علی العموم مضر صحت نہین ہین مگر عام طور سے عادتاً رائج ہین جیسے چار
اور قہوہ کہ بلاد عرب مین قہوہ بکثرت اور چار کم مستعمل ہے اور اور بلاد مین چار بکثرت اور قہوہ کم مستعمل ہے
انکے استعمال سے نہ نشہ ہوتا ہے اور نہ مخ اور دماغ کو ضرر شدید پہونچتا ہے البتہ تھوڑی دیر کے واسطے
انعاش حرارت غریزی کا ہو جاتا ہے اگر صفراوی جوان عمر اسکا استعمال کرین تو نیند جاتی رہتی ہے مزاج مین
یبوست آجاتی ہے قلب مین حرارت پیدا ہوتی ہے منی رقیق ہو جاتی ہے خلا معدہ کے واسطے مضر ہے
البتہ بلاد باردہ مین اور کہول اور شیوخ کو اور موسم سرد مین نافع ہے ہندوستان مین پان کھانے کا بہت
رواج ہے یہ بھی انعاش حرارت غریزی کا کرتا ہے بوے دہن اور ذائقہ زبان کو خوش آیند کرتا ہے مقوی دماغ
اور قلب ہے لیکن افراط اسکی بھی مضر ہے بباعث چونہ کے مسوڑے خراب ہو جاتے ہین دانت کم زور
ہو جاتے ہین اکثر پان کے ساتھ تماکو کھائی جاتی ہے اگرچہ ریاح معدہ اور تفتیح اور رفع قبض کو مفید ہے
اور رطوبات معدہ کا اخراج کرتی ہے مگر بشدت مضعف قلب ہے اسی طرح تماکو حقہ مین پینا تحلیل ریاح
اور رفع قبض کرتا ہے دانتون کو صدمہ نوازل سے بچاتا ہے مگر قلب اور ریہ کے واسطے مضر ہے علی ہذا
ناس کا سونگھنا نزلہ کو ناک کی طرف رجوع کرتا ہے آنکھون کے واسطے مفید ہے مگر قوت شامہ اور دماغ کو
ضرر کرتا ہے بہتر یہی ہے کہ انسان جس فطرت پر مجبول ہوا ہے اُسی طرح رہے کسی چیز کی عادت نہ ڈالے
صدہا بندگان خدا ایسے بھی ہین کہ وہ اِن چیزون کا استعمال نہین کرتے ہین اور تنومند اور صحیح البنیہ اور
قوی المزاج ہین اور ان اشیاء معتادہ سے اگرچہ چندروز کے واسطے موجب تفریح یا تسکین عوارض کے
ہوتے ہین لیکن وہ فرحت چندروزہ منجر بملال مدت العمر کے ہو جاتی ہے مصرع ساعتے عیش و غصہ سال چند ٭
کا مضمون صادق آتا ہے اور جسم آمادہ قبول امراض متنوعہ کا ہو جاتا ہے اور امراض اعصاب اور امراض ضعف
گھیر لیتے ہین اپنے ہاتھ سے اپنی عمر کا تلف کرنا ہے **فصل پنجم بیان مین ادویہ کے** ظاہر ہے کہ دوا مین
ایک جوہر ایسا ہوتا ہے کہ وہ بدن مین اثر کرتا ہے اور کیفیت زائدہ پیدا کرتا ہے اور ڈاکٹری مین اکثر
دواؤن کی روح اور وہی جوہر موثر کا استخراج کرتے ہین اسی واسطے دوا انگریزی کی تاثیر جلد اور قوی
ہوتی ہے اور مقدار مین بھی نہایت قلیل دی جاتی ہین اگر وزن معینہ سے اندک زائد دی جاوے
تو ضرر عظیم پہونچتا ہے اور امراض مہلکہ پیدا ہوتے ہین اور بھی اکثر سموم کا استعمال دوا کیا جاتا ہے
اس صورت مین بڑی احتیاط اور ہوشیاری استعمال دوا مین واجب ہے اور طب قدیم مین بھی کوئی دوا
ایسی نہین ہے کہ کسی نہ کسی عضو کے واسطے ضرر نہ کرتی ہو اور ظاہر ہے کہ مرض بغیر استعمال دوا کے دفع

نہین ہوتا ہے پس استعمال دوا کا وجب ہوا اس صورت مین اگر بجہت بے احتیاطی اور غفلت کے
یا بباعث غلطی تشخیص کے کوئی دوا مضر استعمال مین آگئی تو بیشک اُس سے کوئی مرض پیدا ہوگا مثلاً
کلومل کہ سیماب مکلس ہے اکثر رفع قبض اور نضج مادہ اور امراض زہریہ یعنی آتشکی مرضون کے واسطے
دیا جاتا ہے اور یہ احتیاط رہتی ہے کہ قدر معین سے زاید نہوا اور بھی زمانہ مقررہ سے زیادہ دنون تک
نہ استعمال کیا جائے اور دانتون اور مسوڑون کو نہ لگنے پاوے اگر ان شرائط مین فرق آویگا ضرور مسوڑے
ورم کر جاوینگے رال بہیگی منہ آجاویگا گلے مین غدد ورم کر آوینگے کیفیت استسقاء لحمی کی عارض ہوجائیگی
یا تیزاب گندک یا تیزاب شورہ یا تیزاب نمک دفع امراض کے واسطے دیا جاتا ہے اگر قدر شربت سے زیادہ
بدن مین پہونچیگا بسبب اسکے کہ اکال ہے معدہ مین خراش کریگا درد پیدا ہوگا برد اطراف ہوجاویگا
اسی طرح لیکیور امونیا یعنی نوشادر محلول کے زیادہ پی جانے سے گلے مین سوزش پیدا ہوجاتی ہے
عسر البلع کا عارضہ ہوجاتا ہے خون کی قے آتی ہے معدہ مین درد ہونے لگتا ہے اسہال الدم ہوجاتا ہے
یا جتنے مسہلات حادہ ہین اگر قدر شربت سے زیادہ دیے جاوین تو قنات ہضمی مین تہیج پیدا کرتے ہین
پیچش اور مغص ہوجاتی ہے اور دست زیادہ آتے ہین مریض ضعیف ہوجاتا ہے یا مقدار معین سے
کم دی جاوین تو تعب و بیچینی اور کرب اور اضطراب قلب لاحق ہوتا ہے بدانست مؤلف اکثر
ادویہ انگریزیہ مین اس قسم کا ضرر شدید ہے اور طب جدید کی ادویہ مستعملہ مین اس سے کم ضرر ہے
اور ادویہ مستعملۂ طب قدیم اس سے بھی زیادہ اخف الضرر ہین لیکن ویسی ہی انفع بھی ہین
درحقیقت مسلک طب جدید کا بہتر ہے بہرکیف دوا کے استعمال مین خوب جودت اور ردائت اور کہنگی
اور تازگی اور کیفیت اور کیفیت استحضار دوا کا لحاظ اور سن اور قوت مریض اور فصل اور ہوا اور اقلیم
اور پیشہ وغیرہ کی مراعات واجب و اقدم ہے۔ **فصل ششم بیان مین اسباب معدیہ دخلیہ کے**
یعنی اکثر امراض متوارثہ ہوتے ہین کہ اگر والدین مین کسی کو کوئی بیماری ہے تو اولاد کو بھی ہوویگی چنانچہ
آتشک یا جنون یا برص یا نزلہ یا ضعف کسی عضو کا اگر مان یا باپ مین ہوگا تو اولاد کو بھی خوف اسکا ہے
مگر یہ امر ضروری نہین ہے کہ خواہ مخواہ والدین کے امراض اولاد کو بھی ہوا کرین اگر ایسا ہوتا تو بعض
امراض بھی جو متوارثہ ہین مخصوص بقبائل و شعب اور خاندان کے ہوجاتے ہان ایسا اتفاق ہوتا ہے
کہ اگر باپ کو آتشک کا مادہ موجود ہے اُسوقت مین جو نطفہ استقرار پاویگا تو بیشتر اُس بچے کو بھی
یہ مادہ ستاویگا یا اُس بچے مین استعداد قبول اُس مرض کی حاصل ہوگی یا اگر باپ کا دماغ
ضعیف ہے اور اُسکو نزلہ کا خلل رہتا ہے تو بیٹے کو بھی نزلہ ہوگا یا استعداد حدوث نزلات کی اسمین ہوگی

فصل ہفتم بیان مین اسباب بِنۂ انسانی کے۔ یہ اسباب وہ ہین کہ بنیۂ انسانی مین موجود ہون
جیسے مزاج اور سن اور استعداد شخصی مثلاً ایک شخص کا مزاج دموی ہے اُسکی جہت سے امراض خون کے
لاحق ہوا کرتے ہین یا سن شیخوخت ہے اسکی وجہ سے ضعف یا فتور ہضم یا درد آنتون مین ہوتا ہے یا
سپید ہو جانا بالون کا لاحق ہووے یا مرض موروثی لاحق ہو جاوے اگرچہ اسکا بیان ضمن مین اسباب معدیہ
کے کیا گیا ہے لیکن یہ اسباب معدّیہ اور بنیہ دونون مین شامل ہین معدّیہ مین باعتبار عدوی ہے
اور اسباب بنیہ مین باعتبار داخل بنیہ ہونے کے یا ارتداد عرق کی جہت سے کوئی بیماری ہو یعنی ہمیشہ
پسینہ نکلتا تھا پھر اُسکا نکلنا موقوف ہوا اس جہت سے بیماری پیدا ہو گئی یا بسبب انسداد اور حبس
حیض یا نفاس کے کوئی بیماری لاحق ہووے یا خون بواسیر کے محتبس ہو جانے سے یا کثرت غیض و غضب
یا افراط حزن وغیرہ اعراض نفسانی سے عارضہ پیدا ہو تو یہ اسباب بنیہ کہلاتے ہین کسواسطے کہ بنیہ کے
اندر موجود ہوتے ہین چنانچہ امزجہ بنیہ مین موجود ہین اور بنیہ کو واسطے قبول مرض اپنے جنس کے مہیا
کرتے ہین مثلاً مزاج دموی بدن کو واسطے قبول امراض دمویہ کے مستعد اور مہیا کرتا ہے جیسے رعاف
یا بواسیر یا نزیف رحمی یا حمیات التہابیہ دمویہ وغیرہ امراض کے یا مزاج عصبی واسطے قبول امراض مخ کے
مثل جنون اور اختلاج عصب اور وجع مفاصل وغیرہ امراض عصبیہ کے مہیا کرتا ہے یا مزاج لینفاوی
واسطے قبول امراض بلغمیہ کے یا امراض باردہ مزمنہ کے جسطرح غدد بلغمیہ یا سمن مفرط وغیرہ کے جسم کو
مستعد کرتا ہے یا مزاج صفراوی واسطے اکتساب امراض صفراویہ کے مثل حمائے صفراوی اور امراض کبد
اور امراض قناۃ ہضمی وغیرہ کے بدن کو مہیا کرتا ہے اسی طرح سن ایک طفولیت کا ہوتا ہے اُسکی دو قسمین
ہوتی ہین ایک طفولیت اول جسکا زمانہ سات برس کی عمر تک ہے اُسوقت مین بسبب ضعف بنیہ
اور سرعت امتصاص کے ہر قسم کی بیماریان خصوصاً امراض مخ اور امراض قناۃ ہضمی اور امراض صدر
اور امراض جلد کو اکتساب کرتا ہے اُسکے بعد سن طفولیت ثانی مین یعنی پندرہ برس کی عمر تک استعداد
اکتساب امراض التہابیہ اور امراض مخ اور امراض ریہ اور امراض جلدیہ کی رہتی ہے پھر سن فتوت
یعنی عنفوان جوانی کا پچیس برس تک رہتا ہے اِس سن مین امراض حادہ مثل حمیات وغیرہ کی استعداد
ہوتی ہے پھر پچاس برس تک سن کہولت ہوتا ہے اسمین جیسا سبب لاحق ہو گیا اُسکے موافق بیماری
ہوتی ہے پھر ساٹھ برس تک سن شیخوخت ہے اسمین امراض مثانہ اور بول کے لحوق کی استعداد ہوتی ہے
اِسکے بعد سے سن ہرم شروع ہوتا ہے اِس سن مین یبوست کا غلبہ ہوتا ہے دوران خون کی حرکت
بطی ہو جاتی ہے حرارت غریزی کا جمود شروع ہوتا ہے حواس خمسہ ظاہری مین ضعف آ جاتا ہے

اختتام عمر کا خوف ہر وقت لگا رہتا ہے اور امراض موروثہ مین وَلد کو اپنے ابتداے تکوّن شخصی سے مادّہ
حدوث امراض کا جو اُسکے والدین یا فقط والد یا فقط والدہ کو موجود رہتا ہے مثل صرع جذام سل وغیرہ
امراض عسیر البرء کے اور ارتداع عرق اور رخون وغیرہ کا وجود مبنہ مین اظہر ہے اسی طرح اعراض نفسانیہ
بھی داخل بنیہ ہین **فصل ہشتم بیان مین سموم کے** زہرون مین ایک جوہر ایسا ہوتا ہے کہ اُسکا
اثر کامل مُنجر بہلاک کر دیتا ہے پس سموم تین قسم کے ہین معدنی نباتی حیوانی اور انکا اثر بھی تین طرح پر
ہوتا ہے ایک بباعث حرافت اور قراض اور تقطاع ہونے کے دوسرا بجہت تخدیر کے تیسرا بباعث
اہلاک روح کے فی الفور پس سموم معدنی سنکھیا اور جو چیزین کہ اُس سے تیار کی جاتی ہین اور ہرتال اور
مردہ سنگ اور رسلیمانی یعنی کاسٹک وغیرہ ہین ان سموم کا یہ خاصہ ہے کہ اغشیہ وغیرہ اعضا جہان تک
پہونچتے ہین کھا لیتے ہین اور رفاسد کر دیتے ہین اور موجب ہلاک شخص کے ہوتے ہین اور تیزاب گوگرد
اور تیزاب شورہ بھی سموم معدنیہ کے ذیل مین ہین یہان تک کہ ظروف مسی بغیر قلعی کے بھی اس مین
داخل ہین انمین جب زنگ لگ جاتا ہے اور اُس سے طعام متغیر ہو جاتا ہے تو وہ غذا بھی داخل سموم ہے
اور اسکو تسمیم نحاسی کہتے ہین اور سموم نباتی بہت کثرت کے ساتھ ہین پس سموم حرّیفہ نباتیہ وغیرہ مثل
خانق الذئب وغیرہ کے اور مخدّر مثل جوہر افیون اور دھتورہ وغیرہ کے انمین سے بیشتر سموم جو مقدار
قلیل مین مہلک نہین ہین انکا استعمال معالجات مین اکثر امراض کے بقاعدہ ڈاکٹری بزمان سابق
بہت تھا مگر تھوڑے روزون سے رواج انکے کثرت استعمال کا جاتا رہا تاہم بہ نسبت طب قدیم یا جدید کے
زیادہ ہے اور طب قدیم مین قطعاً سموم سے مداوات نہین کرتے ہین شاذ و نادر کوئی نسخہ کسی مرض صعب کا
ایسا ہے جسمین کوئی جزو سمی بھی داخل ہے اور یہ بات بدانست مؤلف نہایت اسلم اور خالی از خطر ہے
اور طب جدید مین بھی اسکا رواج بہت کم ہے اور جس جگہ ہے وہ بے محل نہین ہے اور چونکہ سمیات کا
استعمال دوا زیادہ ہو گیا ہے لاجرم تعداد مستحضرات سمیہ کی بڑھ گئی ہے بہ نسبت طب قدیم کے چنانچہ
ہم بالاختصار بیان اسکا کرتے ہین خاتمہ واضح ہو کہ زہر کی تاثیر دو طرح پر ہوتی ہے ایک یہ کہ بمجرد ملامست کے
جلد سے ہلاک کر دیتے ہین جس طرح مرے کی کنی یا زجاج نیم کوفتہ یا بُرادۂ سیسہ یا کھولتا ہوا پانی جب حلق کے
نیچے اُترتا ہے تو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے دوسری تاثیر یہ ہے کہ جسم کے اندر پہونچکر تحلیل اجزا ہو کر
باثر کیمیاوی ہلاک کرتا ہے پھر اسکی بھی تین قسمین ہین ایک یہ کہ جسم پر جہان مُلامست کرے اُسکو گلا دیوے
جیسے حجر الجہنم یعنی کاسٹک دوسری خون مین جذب ہو کر اعضاء بعیدہ تک اپنا اثر پہونچا دے جیسے فیون
تیسری ملامست سے عضو کو گلا بھی دیوے اور اثر بھی اعضاء بعیدہ تک پہونچا دے جیسے سنکھیا

پھر اثر سمیت کی کئی قسمین ہین ایک یہ کہ جس عضو سے زہر ملاصق ہو اُس جگہ کو فاسد کر دیوے جیسے سنکھیا سے
معدہ اور امعا مین سوزش پڑ جاتی ہے اور زخم ہو جاتا ہے اور کبھی سوراخ ڈال دیتا ہے دوسری جہان
ملامست کرے وہان کے اعصاب مین تخدیر پیدا کر دیوے جیسے لفاح یعنی بیلاڈونا یا افیون تیسری ہوا کی
حالت مین زہر ہووے وہ شُش مین پہونچکر سمیت پیدا کرے اور دم رُک کر انسان مرجائے جیسے کاربونک ایسڈ
یا مارشل گیاس اور بعض زہر ایسے ہین کہ انکی ایک تاثیر خاص ضرور ہوتی ہے مثلاً سنکھیا خون مین ملکر سمیت
پھیلاتی ہے مگر معدہ اور امعا کی لعاب دار جھلی مین اور کسی قدر پھیپھڑے کی لعاب دار جھلی مین ضرور سوزش
کریگی یا دھتورہ یا لفاح ہذیان پیدا کریگا یا ڈیجی ٹیلس قلب کی حرکت کو ضعیف کر دیگا یا کچلہ تشنج اور اختلاج اعضا
پیدا کریگا یا سیماب سے مسوڑون مین سوزش اور کثرت لعاب دہن اور جڑون مین سڑن ہو جاتی ہے فاصفورس سے
خون کا پیشاب آتا ہے انیٹمون کے مرکبات کا اثر پھیپھڑے اور لعاب دار جھلی پر اکثر ہوتا ہے اور نحاس کا اثر بیشتر
جگر پر ہوتا ہے اور زہر جسقدر مقدار مین زیادہ ہو گا اُسیقدر جلد ہلاک کریگا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زہر کھانے سے
اسقدر قے آتی ہے کہ زہر خود نکل جاتا ہے اور آدمی صحیح ہو جاتا ہے چنانچہ سنکھیا کھائے ہوے اور افیون
کھائے ہوے کو دیکھا گیا کہ قے متواتر ہوئی اُسمین سنکھیا اور افیون بتمامہ نکل گئی اور مریض اچھا ہو گیا اور اکثر
سموم معدہ مین پہونچکر حل ہو جاتے ہین مثلاً سیسہ کے زہر پانی مین حل نہین ہوتے ہین اور معدہ مین حل
ہو جاتے ہین اسیواسطے جو زہر پانی مین حل ہو جاتے ہین اُنکے اوپر پانی پلانا سخت مضر ہے اور نباتی زہرون پر
سرکہ پلانا اور افیون پر تیل پلانا مقوی اُنکی سُرعت تاثیر کا ہے بعض زہر ایسے ہین کہ اگر کم مقدار سے عادت
ڈالی جاوے تو اُنکا اثر سمیت کا نہین ہوتا ہے جیسے شراب تماکو افیون بھنگ کچلہ دھتورہ وغیرہ ملکر آہستہ آہستہ
بتدریج خفیف اثر ضرور ہوتا ہے مثلاً افیون اخیر کو دُبلا کر دیتی ہے پینک آنے لگتی ہے کاہلی مزاج مین آجاتی ہے
اسواسطے اس قسم کی چیزون کی عادت عمر کو کوتاہ کرتی ہے بعض امزجہ خاص ایسے ہین کہ وہ زہر کے متحمل
ہو جاتے ہین مگر ایسے مزاج کے آدمی کم ہوتے ہین اور بعض امراض ایسے ہین کہ اُنمین سم فائدہ کرتا ہے
مثلاً فالج مین کچلہ یا میٹھا تیلیہ بہت مفید ہوتا ہے کسی قدر زیادہ مقدار اُسکا قاتل نہین ہوتا بیان

استحضارات زرنیخیہ مرکبات کا ایک اُوکسیڈ الزرنیخ جسکو زرنیخ ابیض اور حمض الزرنیخور بھی کہتے ہین یعنی سنکھیا
اسکو انگریزی مین آرسنک اور آرسنی اس ایسڈ کہتے ہین اور حمض الزرنیخیک جسکو زہج اور کبریتور الزرنیخ
کہتے ہین یعنی سنکھیا اور گندھک کی ترکیب سے تین چیزین بنتی ہین اُنکو سلفائڈ آف آرسنک کہتے ہین
ازانجملہ ایک بائی سلفائڈ آف آرسنک ہے جسکو منیسل کہتے ہین اور طب جدید مین زرنیخ احمر کہتے ہین
دوسرا ٹرسلفیورٹ آف آرسنک ہے اسکو ہرتال طبقی کہتے ہین تیسرا اینٹی سلفائڈ آف آرسنک ہے اسکو

ہرتال کہتے ہین اور ایک زرنیخ اسود جسکو سُمّ الذباب بھی کہتے ہین یعنی سیاہ سنکھیا اور عجیبہ زرنیخیہ راہب گوم
ان سب کی تاثیر سمی ایک ہے انکے کھانے سے زبان مین ایک طرح کی حرافت اور گلے کا رُکنا اور غثیان
اور قے اور ثقل اور حرارت اور الم معدہ اور شراسیف مین محسوس ہوتا ہے اور اگر پاخانہ ہووے تو سیاہ
یا سبز بدبو پیچش کے ساتھ ہووے اور نبض سریع اور متواتر اور غیر منتظم ہووے اور جلد مین گرمی معلوم ہو اور
زیادتی تشنگی اور ٹھنڈا پسینہ آوے اور رکوتہ دمی ہو اور دل خوفناک ہو اور چہرہ بھیانک ہو جاوے اور حرکت مین
تشنج ہووے اور مقدار زائد کھانے مین یہ علامات کم ظاہر ہوتی ہین بلکہ فی الفور مرجاتا ہے بعد مرنے کے
چاک کرنے سے غشاء مخاطی ہضمی مین یعنی لعاب دار جھلی معدہ اور امعا مین اثر التہاب کا پایا جاتا ہے یعنی جلد
سُرخ ہوتی ہے اور کبھی اسمین قروح غانغرایا بھی پائے جاتے ہین طریقہ علاج کا یہ ہے کہ فی الفور قے کرائی جاوے
آب گرم سے دودھ یا گھی ملاکر اور اگر اسطرح قے نہ آوے تو ادویہ مُقَیِّہ سے قے کرادین اور غلصمہ یعنی
کوّے کو پر یا ہاتھ سے گدگدا کر قے کرین یہان تک کہ تمام بقیہ سَمّ جو تحلیل و جذب بدن مین نہ ہونے پایا ہو
نکل جاوے اور مِجَسّ ذُو القَناتَین ایک آلہ ہے کہ اُسکو اسٹامک پمپ کہتے ہین اُس سے زہر نکال ڈالین
اُسکے بعد مُضاداب السم یعنی ادویہ تریاقیہ کا استعمال کرین جنکو ادویہ فادزہریہ بھی کہتے ہین یہ وہ
دوائین ہین کہ معدہ مین پہونچکر زہر مین ملکر بعمل کیمیاوی ایک نئی شے ایسی بنا دیتی ہین جسمین سَمّ کی
خاصیت نہین ہوتی اور بعض ادویہ ایسی بھی ہین کہ عمل کیمیاوی سے نہین بلکہ اپنی خاصیت سے
مفید ہوتی ہین اُسکے بعد وہ دوائین چاہیین کہ جو اعراض کہ سم کے سبب سے لاحق ہوے ہین اُنکو
مفید ہون چنانچہ سنکھیا مین سیسکوئی اوکسید الحدید الایدرانی یعنی ہڈرٹڈ پیرا وکسائڈ آف آئرن شکر کے
شربت کی مقدار وافر مین ملاکر تھوڑا سا ماء الکلس یا مغنیشیا یا دودھ یا آب خطمی یا آب صمغ یا لعاب
بزرکتان ملاکر بار بار تھوڑا تھوڑا پلاوین اور ہلکا (آب آہک) خیسانیدہ مازو کا اور کوئین کا پانی اور مرکبات انتیمونیہ
اور طرطیر مقی اور زبدۃ الانتیمون اور قرمز معدنی اور انتیمون مَزَجّ اور پوست درخت قصطل اور مُشک بید
اور خیسانیدہ چاہ دیوین اور تین گرین تک افیون بھی کھلاتے ہین اور اگر سم امعا تک پہونچا ہو تو
مسہل سے نکالتے ہین اور مؤلف کا تجربہ یہ ہے کہ پہلے شیرگاؤ بقدر پاؤ سیر لیکر اسمین طرطیر مقی یعنی
ٹارٹر امٹیک پلا دیا اُسکے تھوڑے زمانہ کے بعد آثار غثیان کے پیدا ہوتے ہین اُسوقت سیر بھر دودھ مین
پاؤ سیر گھی اور سیر بھر آب گرم ملاکر قے کرائے اور قے کرانے مین بہت مبالغہ کیا جاتا ہے زان بعد سپیدی
بیضہ مرغ کی شربت قندی مین ملاکر پلوا دیا اگر غثیان کسی وقت محسوس ہوا تو سنگترہ شیرین یا پرتقال
یعنی ولایتی نارنگی یا انار شیرین کھلوایا اگر جوان عمر اور زیادہ حار مزاج ہے تو بجاے سپیدی بیضہ کے

لعاب بیدانہ شیرین عرق کیوڑہ اور شربت انار شیرین کے ساتھ پلوایا اور رات کو سونے نہ دیا اور آب انار
اور عرق کیوڑا یا عرق گاؤزبان بروقت تشنگی کے دیا اور بعض امزجہ مین عرق چولائی خاردار کو مروق کرکے
دینا مبطل سمیت سم فار کا پایا ہے اور ہرتال یا مینسل کے واسطے عرق مروق برگ شاہترہ تازہ کو نہایت مفید
دیکھا ہے اور کبھی لعاب بیدانہ مین کاربونیٹ آف آئرن اور قند ملا کر پلایا ہے اور کتھہ اور گولر کی چھال کا
جوشاندہ بھی دیا ہے اور غذا مین فرنی دیتے ہین یعنی ایک چھٹانک چاول پیسکر دودھ سیر بھر مین پکا کر قند سے
شیرین کرکے بوقت شب ظرف سفال مین رکھکر صبح کو کھلائی ہے اور زہر مُہرہ گلاب مین گھسکر بار بار چٹانا
سودمند ہے اور فالودہ چاول کا شربت قند اور تخم ریحان کے ساتھ بھی دیا ہے اور واسطے دفع ضرر سمیت
اور وتات الفضہ یعنی نائٹرٹ آف سلور کے جسکو کاسٹک یا حجر الجہنم کہتے ہین از روے طب جدید کے نمک
پانی حل کرکے پلانا چاہیے طب قدیم مین اِس سم کا ذکر بھی نہین ہے نہ ہمارے مطب مین کوئی ایسا مریض آیا۔
اور کلورو رالذہب یعنی پر ڈوکلورائڈ آف گولڈ اور ٹرکلورائڈ آف گولڈ یہ دونون سفوف ہین پہلا سفوف
سبز رنگ کا سونے کو کلورین کے ساتھ ممزوج کرنے سے اور دوسرا زرد سرخی مائل سونے کو نائٹرو میورٹک مین
حل کرنے سے تیار ہوتا ہے یہ بھی سم ہے اسکا علاج وہی ہے جو استحصارات زرنیخیہ کے علاج مین مسطور ہوا
اور طب قدیم مین اِس سے بحث نہین ہے اور نہ ہندوستانیون کے مطب مین اِس قسم کے مریض آتے ہین
کسواسطے کہ اس قسم کے سموم سے معالجہ ڈاکٹری مین کیا جاتا ہے پس بوجہ بے احتیاطی وغیرہ کے جو ضرر
اس قسم کے سموم سے پہونچتا ہے وہ وہین تک محدود رہتا ہے اِس سے آگاہی طب قدیم والون کو
نہین ہوئی ہے مگر علاج سموم معدنیہ کا بطور کلیات اور اصول کے طب قدیم مین البتہ موجود ہے جسکی
وجہ سے طب قدیم کا عامل عاری بحث نہین خیال کیا جاسکتا ہے۔ اگر استحصارات زیبقیہ سے مثل زیبق حلو
یعنی کیلومل یا سلیمانی اکال یعنی بر ڈوٹوا وکسائڈ آف مرکیوری یا اوکسائڈ آف مرکیوری کہ کاسٹک اور
پٹاش کے امتزاج سے بنایا جاتا ہے یا زنجفر یعنی شنگرف یا راسب احمر یعنی پراوکسائڈ آف مرکیوری یا
بن اوکسائڈ آف مرکیوری سے مسموم ہوا ہو تو بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور طب قدیم مین اگرچہ
جملہ مرکبات زیبقیہ مسطور نہین ہین مگر سیماب اور شنگرف کے واسطے قے کرانا اور عمل سے امعا کا پاک کرنا اور
لعابات باردہ کا استعمال کرانا لکھا ہے اور مربا سے میٹھہ کھلانا مفید ہے اور معمول مؤلف یہ ہے کہ بعد قے کے
روغن بید انجیر ولایتی گلاب مین ملوا کر پلایا ہے بعد تنقیہ کے استعمال شیرۂ برگ لیموے کاغذی کا مفید پایا گیا ہے
اور اگر خلات الرصاص یعنی جو مرکب اوکسائڈ آف لیڈ اور تیزاب سرکہ سے بناتے ہین اسکو شوگر آف لیڈ کہتے ہین
اور اسفیداج یعنی سپیدہ اور مرتک یعنی مردہ سنگ سے مسموم ہوا ہو اُسکو کبر تیور الپوتاسوم یعنی

سلفائڈ آف پٹاشیم پانی مین حل کرکے پلاتے ہین اور طب قدیم مین بھی مُردہ سنگ اور رصاص اور
سپیداب کا علاج مرقوم ہے قے اور اسہال مین مبالغہ کرین اور مدرات قویہ دیوین - اور اگر مستحضرات قصدیر
یعنی رانگ سے مسموم ہوا ہو تو وہی تدابیر سابقہ کی جاوین اور دودھ مین پانی ملا کر بار بار پلاوین - اور جو
تیزابات سے مسموم ہوا ہو تو ماء الکلس پلانا مفید ہے تاکہ اجزاے ترکیبیہ تیزاب کے باطل ہو جاوین جیساکہ
جس شدید الحموضت شے مین آب آہک ملایا جاوے اُسکی حموضت باطل یا ناقص ہو جاتی ہے اِسی بنا پر
اکثر آدمی کمرک مین کہ نہایت ترش میوہ ہے چونہ لگا کر کھاتے ہین - اور جو حمض السیانوایدریک یعنی
سینائڈ آف پٹاش کے تیزاب سے مسموم ہوا ہو تو روح النشادر یعنی لیکئور امونیا پانی مین ملا کر دینا
ضرور ہے - اور جو کھار یعنی قَلوِیات سے مثل پوٹاس اور صوڈا یا آہک آب نارسیدہ وغیرہ سے مسموم ہوا ہو
تو اشربہ حامضہ سے علاج کرنا چاہیے کسواسطے کہ قلویات حموضات کو باطل کرتے ہین اور حموضات
قلویات کو باطل کرتے ہین - اور جو فصفور یعنی فاسفورس کے مستحضرات سے مسموم ہوا ہو تو غرویات سے
علاج کرین - اور اگر ذراریح یعنی تلنی مکھی سے جسکو بلسٹرنگ فلائی کہتے ہین مسموم ہوا ہو تو معنشیا اشربہ غرویہ مین
ملا کر پلاوین اور پیٹ کو اور اعضاء تناسل کو تکمید کرین اور کافور کا استعمال کراوین کہ یہ بالخاصیت مضاد
اُسکا ہے اکثر استحضارات ذراریح قوت باہ کے واسطے کھائے جاتے ہین اور کافور اُسکا مضاد ہے اور بھی
حمام فاتر مین دیر تک قیام کرین اور فصد ہفت اندام کھولین اور التہابات معدہ کا علاج کرین جو اپنے
محل پر لکھا جاویگا - اور جو کانچ سے مسموم ہو تو ایسی غذا کھلاوین جسمین ریزہ کانچ کے چمٹ جاوین جیسے
بطاطیس یعنی آلو ابالے ہوے یا ثرید یا فالودہ یا ارارو ٹ وغیرہ اور بعد دفع ہو جانے سمیت کے جو
عوارض باقی رہین اُنکی تدبیر بالضد کیجاوے اور طب قدیم مین بھی علاج اسکا بعد استفراغ کے فصد اور
استعمال العبہ باردہ اور شیر بُز کا اور مٹھے سے غسل کرانا اور اغذیہ چرب کھلانا وغیرہ تدابیر لکھی ہین —
اور اگر جواہر مُخدِّرہ سے مسموم ہوا ہو مثل بیلاڈونا یعنی لفاح یا افیون یا مارفیا کہ جوہر افیون ہے یا نارکوٹین
کہ مارفیا کو ایتھر مین محلول کرکے بناتے ہین یا اٹروپین یعنی ایٹروپیا سے جو جوہر بلاڈونا کا ہے یا اسٹرکنیا
یعنی کچلہ سے یا جوز القی یعنی مین پھل سے اور دیجی تال فرفیوری یعنی ڈیجیٹلس فولیا وغیرہ مخدرات سے
مسموم ہو تو ثقل سر اور سُبات اور خدر اور تہوع اور نوم اور سُکر اور ذُہول اور چہرہ اور پلکون کا انتفاخ
اور آنکھون کا بیٹھ جانا اور حدقہ کا وسیع ہو جانا اور پلک کم مارنا اور ترہل عضلات اطراف اور کبھی حرکت تشنجی کا
بعض اعضا مین محسوس ہونا اور ابتداءً نبض قوی اور ممتلی ہوتی ہے اور آخر کو ضعیف اور غیر منتظم ہو جاتی ہے
اور ایک طرح کا تعب قلب مین محسوس ہوتا ہے آخر کو اسہال شروع ہو جاتا ہے بعد موت کے لاش چاک کرنے سے

کسی قسم کا التہاب اعضاء باطنی مین نہین پایا جاتا پھیپھڑہ کا رنگ سُرخ تیرگی مائل ہوجاتا ہے اور اُسکے دبانے سے
صریر ہوا کی نہین معلوم ہوتی ہے اور پھیپھڑہ مین اور قلب مین خون سائل موجود ہوتا ہے اور کبھی جا مد پایا جاتا ہے
علاج اسکا یہی ہے کہ قے کراکے اور محجس یعنی ایرمپپ سے زہر نکال کر شربت حوامض نباتیہ کے پلا وین اور
فصد لیوین اگر دماغ اور ریہ مین احتقان معلوم ہوتا ہو مگر موغضات کا استعمال اُسوقت کرنا چاہیے جب سم
معدہ مین نہ باقی رہا ہو کیونکہ حموضات مخدرات کو گلا تی ہین اگر سم باقی ہوگا تو اُسکو حموضت رقیق کردیگی
اُسوقت اعضاے باطنی امتصاص اُسکا بہ آسانی کرینگے اور یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حموضات کو بطلان مین
اثر مخدرات کی تاثیر عظیم ہے اور عمدہ علاج یہ ہے کہ پھیپھڑہ مین ہوا پہونچائی جاوے اور استعمال کہربائیہ کا
کیا جاوے یعنی بجلی لگائی جاوے اور بقا عدۂ طب قدیم بھی جوشاندۂ شبت اور تخم ترب سے قے کراکر دوغ
ادرگھی سے قے کراتے ہین اور بید انجیر کی کوپل پیس کر پلاتے ہین اور جند بید ستر اور دارچینی شراب کہنہ مین
حل کرکے دیتے ہین اور تریاق فاروق اور فادزہر دیا جاتا ہے بزمان سابق ہمنے ایک رسالہ موسوم
بہ تریاق اکبر لکھا ہے اُسمین سب بیان مفصل سموم کا اور اُنکے معالجات کا لکھدیا ہے اسواسطے یہان تفصیل
اور تشریح کی زیادہ ضرورت نہ معلوم ہوئی **سانپ کے زہر کا بیان**۔ سانپ صدہا اقسام کے ہوتے ہین
سب مین زیادہ زہریلا سانپ افعی ہے اُسکے بعد وہ سانپ جسکے سینگ ہوتا ہے پھر کالا سانپ اور ثعبان ساجاتی
اور جلجلی یعنی اُسکی دُم مین جو قشور ہوتے ہین وہ غصہ مین یا چلنے کے وقت ایک دوسرے سے لگتے ہین تو اُنمین
ایک آواز نکلتی ہے جسکو ساجات اور جلاجل سے تشبیہ دی ہے انکا زہر تمام جسم مین بہت جلد سرایت
کرتا ہے اور ورم پیدا کردیتا ہے اور جلد پہلے زرد ہوجاتی ہے پھر سپید پھر سُرخ پھر کبود اور نبض صغیر اور
شدید اور متواتر اور غیر منتظم ہوتی ہے اور بیہوشی اور اغماء اور قے اور گوتہ دمی لاحق ہوتی ہے اور سرد
پسینہ بکثرت نکلتا ہے اور ضعف بصر اور ہذیان ہوتا ہے اور موضع لسع سڑکر زرد آب نکلتا ہے معالجہ اسکا
یہ ہے کہ جسوقت سانپ کاٹے محل لسع سے تھوڑی دور اوپر کو ایسا کس کر باندہ دیا جاوے کہ جریان خون
نہو سکے اور موضع لسع کو اور اُسکے حوالی مین ازوتات زیبق یعنی کاسٹک سے یا آہن تفتہ سے داغ دیوین
یا تیل سے جلا دیوین اور لیکٹورامونیا اُسپر ٹپکا دین اور یہی پلا دین اور صوف گرم اُس زخم پر باندھین اور
امریکا مین ایک نبات پیدا ہوتی ہے اُسکو (ہواکوا) کہتے ہین وہ بھی اسکے واسطے انفع ہے اور مؤلف کا
تجربہ یہ ہے کہ بند باندھکر موضع لسع پر سلیلی بارود انگریزی رکھکر آگ لگا دین کہ بارود شعلہ دیکر جلجاویگی اور
ملسوع کو کچھ تکلیف حرق محسوس نہوگی اسی طرح بارود سے بار بار داغین یہان تک کہ ملسوع کو تکلیف
حرق کی محسوس ہونے لگے اُسوقت داغنا موقوف کرکے لیکٹورامونیا وہان پر ٹپکا دین اور تھوڑا گلاب مین

ملا کر پلا دین اور یہ گولی کھلا دین مغز جمال گوٹہ پردہ دور کرکے آٹھ ماشہ کالی مرچ آٹھ ماشہ کافور مصعد اور
زعفران ایک ایک ماشہ عرق لیمو مین کھرل کرکے ایک ایک گولی بقدر دو رتی کے بنا کر بتدریج تین چار
گولی تک کھلا دین اور جو مشہور ہے کہ جمال گوٹہ عرق لیمو مین پیسکر آنکھ مین ملسوع کے لگا دیوین اسکا تجربہ بھی
ہمکو اسطرح پر ہوا ہے کہ ایک عورت کو سانپ نے کاٹا جب وہ بیہوش ہوگئی تو اُسکے وارثون نے جمال گوٹہ
عرق لیمو مین گھِسکر لگا دیا عورت تو اچھی ہوگئی مگر آنکھین اُسکی جاتی رہین اُسی کے علاج کے واسطے مطب مین
لائے تھے چونکہ زمانہ زیادہ گذر گیا تھا علاج سے فائدہ معتد بہ نہ مرتب ہوا بعض قسم کا سانپ ایسا شدید السمیت
ہوتا ہے کہ فقط پھنکار سے اُسکے انسان مرجاتا ہے اِس قسم کے تجربے ہمنے اور مؤلفات مین اپنی درج کیے ہین
اور بند باندھنے مین احوط طریقہ یہ ہے کہ موضع لسع سے دو چار انگل اوپر ہٹ کر بند باندھین اور بھی دو چار
انگل نیچے ہٹ کر بند باندھین یعنی دو بند باندھین اور دیوانہ کُتے کے کاٹنے کے باب مین طب جدید مین
اور بھی ڈاکٹری مین خوب بیان واضح اور معالجہ اہتمام کے ساتھ نہین ہے بلکہ ۱۸۸۱ء مین پیشگاہ محکمہ
پارلیمنٹ سے ایک اشتہار باین مضمون جاری ہوا تھا کہ جو کوئی زبان انگریزی مین ایک رسالہ مشتمل بربیان
اصلی کیفیت دیوانگی کُتے کی اور طریقہ انسداد دیوانگی کُتہ کا اور کیفیت اور صفات تبدیلات جسمانی
سگ دیوانہ اور وجہ ظہور دیوانگی کی انسان معضوض مین اور تغیرات جسمانی اشخاص سگ گزیدہ کے
اور اُسکے آثار و علامات اور شناخت اور وجہ دیر تک مخفی رہنے اثر سمیت اور اُسکے معالجات غور جنوری
۱۸۸۲ء تک مدرسہ طبیہ شاہی واقع لندن مین بھجوا دیگا بشرط پسند ہزار روپیہ صلہ تصنیف پاویگا
چنانچہ مؤلف نے ایک رسالہ زبان اردو مین نہایت شرح و بسط کے ساتھ تالیف کیا اور ۱۸۸۲ء مین
وہ رسالہ مطبوع ہوگیا مگر نوبت اُسکے ترجمہ کرنے کی زبان انگریزی مین اور لندن بھیجنے کی نہین آئی
اُسمین بالتفصیل مندرج ہے جنکو مطلوب ہو اُس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین اور جو کُتہ کہ دیوانہ نہو اُسکے
کاٹنے کے واسطے بھی علاج کرنا ضرور ہے طب جدید مین کیلومل اور افیون اور کافور کی گولی کھانا
مفید ہے اور موضع ملسوع پر پچھنے لگاوین اور داغ دیوین مؤلف کا طریقہ یہ ہے کہ موضع عض کا پ پر
لہسن پیسوا کر بندھوا تا ہے تاکہ زخم نہ مندمل ہونے پاوے اور کاسٹک سے بھی داغ دیا جاوے اور
مسہل بھی دیکر تنقیہ بالغ کیا جاتا ہے اور کلونجی آب تازہ کے ساتھ بھگوائی جاتی ہے اور ایک تسمیم
بلحم السمک ہے یعنی سرطان وغیرہ کو بھی داخل سمک قرار دیا ہے پس ایک قسم کا سرطان ہے چھوٹا سا ہوتا ہے
اُسکو (ہمر) اور رآد کہتے ہین اور طب قدیم مین بھی اسکا پتہ چلتا ہے لکھا ہے کہ سرطان بحری کی قسم مین
ایک سرطان سپید رنگ بصورت چھچھوندر کے نہایت چھوٹا ہوتا ہے گوشت کھانا اُسکا قاتل ہے دوسری قسم

(مٔول) سے کہ وہ ایک قسم سیپ کی ہے اور یہی قسم کے جانور برش اور اسکو مبرو غیرہ ہین کہ انکا گوشت
جب معدہ مین پہونچتا ہے تو پہلے ثقل اور گرانی معدہ مین معلوم ہوتی ہے اور بشدت دردسر ہوتا ہے
اور سر گھومتا ہے اور گرمی شدید معلوم ہوتی ہے اور چہرہ سُرخ اور منتفخ ہو جاتا ہے اور عطش مفرط ہوتی ہے اور
جسم پر دانہ پڑ جاتے ہین اور نبض صغیر اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور تشنج بھی ہو جاتا ہے اسکے علاج مین بھی
قے کراتے ہین اور ایتھر شراب یا خوشبو مین ملا کر پلاتے ہین اور سموم حیوانی مین لسع ہوام بھی ہے عقرب یعنی
یعنی بچھو اور رُتیلا جو ایک قسم مکڑی کی ہے اور اسکی بہت قسمین ہوتی ہین سرطان کے برابر مکڑ ہوتے ہین
اسکے کاٹنے سے اور کبھی کھا لینے سے مرجاتا ہے حرارت شدید لاحق ہوتی ہے منہ مین بو آتی ہے اور درد
شدید اور ورم اور قے اور تہوع اور خدر ہوتا ہے یہ سب سموم قتالہ ہین طب قدیم مین بھی تشریح و تفصیل
بہت ہے اور جو دہن لورالمر یعنی بادام تلخ سے سمیت ہو تو قہوہ پلا دین اور چند قطرات روغن تارپین اور
بھی اشربہ حامضہ پلا دین اور مکھی شہد کے اور حشرات الارض کے اور بِرّ وغیرہ کے ڈنک مارنے یا کاٹنے سے
خوف جان کا نہین ہے موضع ملسوع پر روغن زیتون اور روح نوشادر لگا دینا یا تما کو اور نمک مل دینا
یا فاسفورس یا کرو شین آئل مل دینا کافی ہے اگر اسکی لسع سے باطن مین کچھ کسل معلوم ہو تو روح نوشادر کے
چند قطرات شربت قند مین پلا دیوین اگر بچھو کا ڈنک ٹوٹ کر رہجا دے تو اُسکو سوئی سے یا ملقاط سے
یا کسی شئے لاذق سے نکال ڈالین اگر موضع لسع پر الم شدید معلوم ہو تو پچھنہ لگا وین اور ایک طرح کی
تسمیم بالغاز ہے یعنی گیاس ردی کے سبب سے جو ہوا فاسد ہو جاوے اُس ہوا کے استنشاق سے
آدمی مرجاتا ہے پس ایک غاز حمض الکربونیک یعنی کاربانک ایسڈ ہے اکثر نشیب کے بند مکانون مین
یا جس مکان کے منافذ بند کر کے کوئلے سُلگائے گئے ہون یا چونہ پکانے کے بھٹون مین یا جہان انگور
سڑایا جاتا ہے یا خمیر شراب کا اُٹھایا جاتا ہے یا جہان گڑھون مین پانی بھر کر نباتی یا حیوانی اجزا اُسمین
منقوع ہو کر سڑ جاتے ہین یا جہان پتھر کے کوئلے کی کان کھودی جاتی ہے یا پُرانے کھتے یا اندھے کنوئین
جہان ہوائے متجدد نہین آتی ہے ایسی جگہ کی ہوا رِیہ مین پہونچکر سمیت پیدا کرتی ہے اُسکی علامت یہ ہے
کہ دردسر اور بھاری ہو جانا سر کا اور کنپٹیون کا بیٹھ جانا اور سر گھومنا اور کانون مین آوازین طنین کی
آنا اور کبھی اُبکائی آنا اور سانس رُکنا کبھی یہ عوارض ہو کر خود بخود زائل ہو جاتے ہین اور جریان خون کا
کم ہو جانا اور اغما اور بیہوشی ہوتی ہے اور پسینہ نکلتا ہے اور سینہ مین درد ہوتا ہے اور حس اور حرکت
باطل ہو جاتی ہے اور چہرہ کا رنگ کبھی سُرخ ہوتا ہے کبھی بنفسجی کبھی باہت کبھی رصاصی مرنے کے بعد لاش کو
چاک کرنے سے اعضا متورم اور اوعیہ وریدیہ اور مخ مین خون سیاہ اور سائل پایا جاتا ہے اور شرائین مین

نہایت خون کم ہوتا ہے اور عضلات ڈھیلے ہوتے ہین اور لسان المزمار کھڑی ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے
کہ ہوا ے خالص و نقی مین رکھین اور ہوا ے جو یا اکسیجن ریہ مین پہونچا دین اسکے واسطے ایک آلہ ربڑ کا ہے
کہ حنجرہ مین ہوا پھونک کر پہونچاتے ہین اسکو انبوبۂ حنجریہ کہتے ہین آٹھ یا دس انچ کا لمبا ہوتا ہے اور اُسکے
دوسرے کنارے پر انفتاح ہوتا ہے اور اسمین ایک ڈاٹ ہوتی ہے جسکی جہت سے ہوا پہونچائی جاتی ہے
اور منعشات حرارت غریزی کا استعمال کراتے ہین اور عمل کہربائی یعنی بجلی کا آلہ لگاتے ہین اسطرح پر کہ ایک
قطب اُسکا مُنہ مین اور دوسرا قطب معاے مستقیم مین رکھتے ہین اور اُسکو روح النشادر یا اتیر سونگھاتے ہین
اور قلب پر عطر خوشبو کی مالش کرتے ہین اور شراب پلاتے ہین اور رائی کا پلاسٹر تلوون پر اور پنڈلی پر اور
رانون پر لگاتے ہین اور آب گرم سے شر سیف کو سیکتے ہین اور سینہ پر پچھنے لگاتے ہین بعد صحت جو درد سر
یا تشنج رہجاوے اُسکا علاج کرتے ہین اسی طرح حمض الکبریت ایدریک جسکو ایدروجین المکبرت بھی کہتے ہین
چونکہ ہیڈروجن ایک قسم کی ہوا ہے جس سے تکون پانی کا ہوتا ہے تمام نباتات اور حیوانات مین فیصدی
پانچ حصہ موجود ہے اور گندھک کے ہمراہ ملکر ایدروجین المکبرت یعنی ہیڈروجن السلڈ بناتی ہے وہ
سم قاتل ہے اسیطرح غاز کبریت ایدرور النوشادر کہ اُسکو غاز کبرتیور النشادر بھی کہتے ہین یہ ہوا بھی پیشاب
حیوانات مین موجود ہے اور حیوانات اور نباتات کے سڑنے سے بہت پیدا ہوتی ہے اور بھی نوشادر
اور چونہ سے اس ہوا کو بناتے ہین یہ ہوا بھی سونگھنے سے قتال ہے اکثر غلیظ نالیون اور گھورون پر جہان
تمام شہر کی غلاظت ڈالی جاتی ہے اکثر یہ گیاس پیدا ہوتی ہے پس اگر اِن ہواؤن کا کم استنشاق ہوا ہے
تو اُسکو ایک تہوع اور بدمزگی اور برودت اور سوء تنفس اور عدم انتظام نبض عارض ہوگا اور جو زیادہ
استنشاق کیا ہے تو آنکھین ٹکٹکا جاوینگی اور مُنہ مین کف آویگا اور کوتہ دمی ہوویگی اور تشنج ہوگا و عضلات مین
اہتزاز ہوگا اور جذع پیچھے کو کھنچ جاویگا اور چیخ کر ایک آواز گاے بیل کی طرح نکل کر بیہوش ہوجاویگا اور مرجاویگا
بعد موت کے جو لاش چاک کیجاوے تو قصبۂ ریہ اور ریہ مین مخاط بھرا ہوگا اور پھیپڑہ منتفخ ہوگا اور قلب
اور اوردہ مین خون سیاہ اور غلیظ پایا جاویگا اور عضلات سُرخ ہونگے سیاہی مائل اور جھلیان کم زور
اور سہل التمزق ہوجاوینگی اسکا علاج بھی مثل علاج مذکورۂ بالا کے ہے اور چونہ کے استھارات بھی دیتے ہین
اور غسل کراتے ہین اور فصد بھی لیتے ہین اسی کے ضمن مین ایک عارضہ اور ہے کہ اُسکو اسفکسیا یعنی اختناق
کہتے ہین چونکہ کتب طب جدید مین یہ عارضہ بھی ذیل مین سموم کے بیان کیا جاتا ہے لہذا ہم بھی اسی جگہ
لکھتے ہین یعنی تنفس کا منقطع ہوجانا اسکی دو صورتین ہین ایک انقطاع کامل دوسرا غیر کامل یہ مرض قریب
اُس مرض کے ہے جسکو طب قدیم مین سکتہ کہتے ہین پس اسفکسیا کے بہت سے اسباب ہین از انجملہ ایک یہ

کہ ہواے صاف حافظ حیات نہ پہونچے جیساکہ اکثر جبال شامخہ (بلند) پر ایسی ہوا ہوتی ہے یا قُبب طیارہ یعنی بَلون کے
اُڑنے مین یا اُس زمین پر جہان بَرد شدید یا حَر شدید ایسا ہو کہ قابل سکونت حیوانات کے نہو ایسے اماکن مین
جانے سے ابتدائی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ سانس پہلے جلد جلد چلتی ہے پھر گوتہ ومی ہوتی ہے پھر کھکھار مین
خون آتا ہے پھر سر گھومتا ہے پس جہان شدت بَرد ہے وہان کیفیت خدر معلوم ہوتی ہے اور نیند آتی ہے
اُسکے بعد انقطاع تنفس ہو جاتا ہے پس جہان اِسفکسیا بسبب نہ پہونچنے ہوا کے ہو جیسے گلا گھوٹنے سے
یا پھانسی دینے سے یا ڈوب جانے سے تو اسکے علاج جدا گانہ ہین یعنی بحالت غرق (ڈوبے) کے اُسکے کپڑے
اُتار کر بدن پوچھکر ہوا مین رکھین اور چت لٹا دین مگر سر و سینہ اند کے بلند رہے اور ریکیو رامونیا یا سرکہ
یا پیاز یا لہسن سونگھاوین اور موٹے اُونی کپڑے سے تمام جسم پر خصوصاً ہتیلی اور تلوون اور اطراف کو
خوب مالش کرین اور بتی یا پَر سے ناک کو اور اوپر کے ہونٹ کو گدگداوین اور تلوے اور ہتیلیان خوب
سیکین اور نتھنے بند کر کے اُسکے مُنھ مین مُنھ لگا کر قوت کے ساتھ ہوا پھونکین یا آلۂ مذکور سے ہوا پہونچاوین
اگر اِس سے فائدہ نہو تو آب گرم اور نمک کا حُقنہ کرین اور اگر چہرہ غریق کا سُرخ ہو اور اطراف گرم ہون
تو فصد لیون ہفت اندام کی اگر جسم ٹھنڈا ہو تو ہرگز فصد نہ لین اور پیٹ کو لوہے سے یا صوف سے داغ دین
جب ہوش مین آجاوے اُسوقت اشربہ منبہ پلواوین اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ اِسکے جسم مین بسبب
ڈوبنے کے پانی بھر گیا ہے اُسکو منکوس (اوندھا) کر دیتے ہین اور بعض ٹانگین پکڑ کے گھماتے ہین یہ سخت بُری بات ہے
اِس سے اگر حشاشہ (بقیہ جان) باقی ہوتا ہے تو وہ بھی نکل جاتا ہے اِس حرکت جاہلانہ سے باز رہنا چاہیے اور اگر بحالت
جنون پھانسی لگا لیوے یا کوئی دُشمن گلا گھونٹ جاوے یا کسی وجہ سے خَنق ہو تو چاہیے کہ قبل خروج
روح کے اسکا تدارک کیا جاوے اگر بیمار پر ہو فی الفور اُتر آوے بلون کو نیچا کرے اور واضح رہے کہ
اتنی گھنٹے تک روح بدن مین رہ سکتی ہے پس وہی معالجہ کرنا چاہیے جو اوپر مذکور ہوا مگر اسمین فصد زیادہ
مفید ہے۔ بیان مین سموم کے اور اُنکے معالجات مین بنظر تطویل کتاب باین وجہ اختصار کیا گیا کہ اِس باب مین
دو رسالے مبسوط ہمارے تالیف موسوم تریاق اکبر اور تسکین القلب موجود ہین اور ابھی طب جدید مین
بہت کچھ لکھنا باقی ہے فائدہ طب جدید مین لکھتے ہین کہ اکثر لوگون کو گمان ہے کہ شیر کی موچھ کا بال
یا دم حیض سم قاتل ہین یہ محض خیالی اور وہمی بات ہے اسکی کچھ اصل نہین ہے از روے علم کیمیا کے
جو تجربہ کیا گیا اور تحلیل اجزا اُسکے کیے گئے تو کوئی جز سَمّی اُسمین نہین پایا گیا اسی طرح جو لوگون مین مشہور ہے
کہ اگر زہر ایام طفولیت مین کھایا ہو تو اُسکا اثر یعنی ہلاک و تلف جوانی یا بڑھاپے مین محسوس ہوتا ہے
بے اصل بات ہے مدتون تک زہر کا بدن مین موجود رہنا اور اثر نہ کرنا پھر ایک مدت ممتد کے بعد اثر کرنا

خلاف عقل ہے کوئی دلیل اسپر قائم نہین ہوسکتی ہے اور بھی جو اطبا رسابقین نے مثل شیخ داؤد انطاکی کے
اپنے تذکرہ مین بحث حرف ب مین لکھا ہے کہ پاک زہر لفظ فارسی ہے اور معرب اسکا فادزہر ہے یہ دوا ر
ذوالخاصیتہ والتریاقیتہ ہے اور اب مخصوص ایک حجر معدنی کا نام ہوگیا ہے جو اقصی بلاد فرس سے آتا ہے اُسکو
اُسکو فادزہر معانی کہتے ہین اور بھی بعض حیوانات کے بطون مین تکوّن ہوتا ہے مثل فادزہر بقری
اور ابلی وغیرہ کے اور جالینوس نے اپنی مبادی مین اور ابن اشعث نے اپنے معربات مین لکھا ہے کہ
اجود فادزہر وہ ہے کہ زیتونی شکل اور ضارب الی الصفرۃ اور حیوانی ہو اور فادزہر معدنی اقاصی چین
اور کنار ہند متصل سراندیپ سے آتا ہے اور وہ مرکب ہوتا ہے زیبق وکبریت سے فقط یہ بات محض
بے اصل ہے اور بھی جو طب قدیم مین لکھا ہے کہ مارمُہرہ سانپ کے مرارہ یا دماغ مین پیدا ہوتا ہے اور
موضع ملسوع پر چپٹ جاتا ہے اور تمام زہر جذب کرکے گر پڑتا ہے پھر دودھ مین ڈالنے سے تمام زہر اُسکا
مستفرغ ہوجاتا ہے اور جو شخص مداومت فادزہر کے پینے کی کرتا ہے اُسکو سُمّ اثر نہین کرتا ہے یہ سب
باتین بے اصل محض ہین جس حجر کو فادزہر کہتے ہین اُسکے اجزاے کیمیاوی تحلیل کرکے دیکھا گیا تو اُسمین
بھی مثل اور احجار کے اجزا پائے گئے البتہ مصنوعی فادزہر مین مارقشیشا ہوتا ہے وہ مُقی ہے قے ہونے سے
کچھ فائدہ ہوتا ہے اور علم کیمیا سے یہ بات بالبداہتہ ثابت ہوگئی ہے کہ ہر قسم کے سُمّ کی سمیت جداگانہ ہے
اور علاج اُسکا جداگانہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اسقدر البتہ ہے کہ کسی زہر کا اثر جلد اور کسی کا اثر بدیر ہوتا ہے
لیکن برسون کا انتظار ممکن نہین ہے ہماری رائے فادزہر کے باب مین یہ ہے کہ بے شبہ زمانہ موجود مین
وجود فادزہر کا مثل بعینہ عنقا کے ہے لیکن اسقدر زمانہ دراز تک باوصف تفحص ایک جماعت عقلا کے
بے وجود شے کا قائم وباقی رہنا اور کسی کو متقدمین سے اسمین انکار نہ کرنا ایسی بات ہے کہ عقل اسکو
جلد تسلیم نہین کرتی ہے خواص اشیا کی حقیت بطور مفہوم کلی مسلم ہے اور مصنوعات الٰہی کا احاطہ
اذہان ممکنات سے خارج ہے آیندہ العلم عند اللہ ولا یحیطون بشيء من علمہ الا بما شاء

رسالہ چہارم

تمام ہوا رسالہ چہارم

رسالۂ پنجم

از جلد اول کتاب بحر محیط

تصنیف

حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی

بیان مین

عمر مرض اور زمانۂ ابتدا و اشتداد و توقف و انحطاط کے

اور بحران اور تشخیص مرض کے

الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم۔ والصلوٰۃ علیٰ نبیہ الاکرم۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین ہم اولوالہمم
اما بعد عرض کرتا ہے ہیچمدان اصغر حسین ستر اللہ عیوبہ فی الدارین کہ یہ رسالہ پنجم جلد اول بحر محیط کا ہے بیان مین
عمر مرض اور زمانۂ ابتدا اور اشتداد اور توقف اور انحطاط اور منذرات مرض اور بحران اور تشخیص
مرض کے اور مشتمل ہے اوپر چار فصل کے فصل اول بیان مین اوقات اور عمر مرض کے اور منذرات کے
فصل دوم بیان مین بحران کے فصل سوم بیان مین طریقہ تشخیص مرض کے فصل چہارم بیان مین
علامات عامہ امراض کے ومن اللہ التوفیق وعلیہ التکلان فصل اول بیان مین اوقات مرض کے
اور عمر مرض کے اور منذرات کے۔ جاننا چاہیے کہ مرض کے چار وقت قرار دیے گئے ہین۔ ایک
زمانہ ابتدا کا یعنی جب مرض کے آثار آمد کے بدن کو معلوم ہووین اور مرض کا آغاز ہو جاوے
اور مرض ظاہر ہو جاوے۔ دوسرا زمانہ تزید کا ہے یعنی جب تک مرض کی زیادتی ہوتی جاوے۔
اور تیسرا زمانہ توقف یا انتہا کا ہے یعنی جب وہ زیادتی ایک حد کو پہونچکر ٹھہر جاوے اُس کیفیت سے
نہ گھٹے نہ بڑھے۔ چوتھا زمانہ انحطاط کا ہے یعنی جب اُس کیفیت مین جو بڑھکر ٹھہر گئی ہے کمی نظر آوے
اور شدائد اور عوارض اُسکے کم ہونا شروع ہون وہ زمانۂ انحطاط ہے مثلاً پہلے دن سُستی اور گرانی
اور اعضا شکنی معلوم ہووے اور بدن تھوڑا گرم ہو گیا تو یہ زمانہ ابتداء مرض کا ہوا دوسرے دن
تپ آئی مگر پہلے روز کی حرارت سے کچھ حرارت بڑھی ہوئی تھی تیسرے دن حرارت اور زیادہ بڑھی
تو یہ زمانہ تزید کا ہے چوتھے دن حرارت اُسیقدر آئی جسقدر تیسرے دن آئی تھی اور پانچوین چھٹے دن
بھی ویسیہی ہی حرارت آئی تو یہ زمانہ توقف کا ہے ساتوین دن پھر حرارت آئی مگر پچھلے روز سے کم تھی
اور آٹھوین روز اُس سے کم آئی تو یہ زمانہ انحطاط کا ہے ہر مرض کے واسطے یہ چارون زمانہ ضروری ہین
اسی مین بعض ناواقفون کو دوا کی جانب سے کمی عقیدت آجاتی ہے یا عقیدہ بڑھجاتا ہے مثلاً ابتدائی
زمانہ مین مریض کو دوا پلائی گئی اور بزمانۂ تزید کے زیادتی مرض کی ہوئی تو ناواقف یہ خیال کرتا ہے
کہ اِس دوا نے میرے مرض کو بڑھا دیا حالانکہ دوا نے مرض کو گھٹایا ہے یعنی جسقدر بغیر دوا پینے کے

زیادتی ہوتی اُسقدر نہوئی مگر مریض بوجہ اپنی ناواقفیت کے نہین سمجھتا اور طبیب پر الزام لگاتا ہے یا آنکہ
زمانہ انحطاط کا قریب آگیا تھا اُسوقت دوا دی گئی اور بوجہ اثر دوا کے بہت کمی ہوگئی تو وہ کہتا ہے کہ
نہایت سریع الاثر دوا ہے حالانکہ اگر اُسوقت وہ دوا نہ پیتا تو بھی کسیقدر کمی مرض مین محسوس ہوجاتی
پس یہ چارون زمانے امراض متقطعہ مین یعنی امراض دوریہ مین دو وقت پر ہوتے ہین مثلاً ایک شخص کو
پہلے روز بخار لرزہ سے آیا مگر نہایت خفیف آیا تو یہ زمانہ ابتدا کا ہوا دوسرے روز تیسرے روز لرزہ و بخار کی
زیادتی رہی یہ زمانہ تزید کا ہوا چوتھے روز بدستور رہا یہ زمانہ توقف کا ہوا پانچوین روز کمی شروع ہوئی یہ
زمانہ انحطاط کا ہوا اور بھی ان ایام مین ہر روز چارون زمانے ہوتے ہین مثلاً بوقت احساس سردی
اور آمد بخار کے زمانۂ ابتدا ہے اور جب ہاتھ پاؤن گرم ہوکر بخار نے ترقی شروع کی وہ زمانۂ تزید ہے اور
جب تھوڑی دیر تک گرمی ایک حال پر رہی وہ زمانۂ توقف ہے مگر جب وہ گرمی کم ہونا شروع ہوئی تب
زمانۂ انحطاط ہے پس ہر روز ہر دفعہ کے بخار مین یہ چارون زمانے ہوجاتے ہین اور عمر مرض کی بھی یا قصیر
ہوتی ہے یعنی تھوڑے زمانے مین جاتا رہتا ہے یا طویل ہوتی ہے کہ زمانۂ دراز مین دفع ہوتا ہے اسی کو
سیر مرض کہتے ہین یعنی روز لحوق بیماری سے جو اعراض لاحق ہوتے ہین وہ جس مدت تک برابر
چلے جاتے ہین اگر تھوڑی مدت تک رہکر دفع ہوگئے تو وہ سریع ہے جیسے امراض حادّہ کہ دفعتاً لاحق ہوکر
جلد دفع ہوجاتے ہین یا بہت مدت تک رہے تو اُسکو سیر بطی کہتے ہین جیسے امراض مزمنہ کہ آہستہ آہستہ بتدریج شروع
ہوتے ہین اور مدتون رہتے ہین اور اگر امراض دوری ہین کہ ایک زمانہ مین لاحق ہوے اور جاتے رہے پھر چند دنون
بعد لاحق ہوے اور جاتے رہے تو وہ سیر متقطعہ کہلاتی ہے پھر اسکے دورہ کی کیفیت اگر انتظام کے ساتھ ہے یعنی زمانہ
مقرر ہے کہ دوسرے دن یا تیسرے دن دورہ ہوتا ہے تو اُسکو سیر متقطع منتظم کہتے ہین اور اگر انتظام کے ساتھ
نہین ہے بلکہ کبھی آٹھوین روز کبھی دسوین کبھی پندرھوین روز دورہ ہوا تو وہ سیر متقطع غیر منتظم کہلاتی ہے
پس زمانہ ابتدا مرض کا انتہاے مرض تک اگر قصیر ہے تو وہ امراض حادّہ کہلاتے ہین اور اگر طویل ہے
تو امراض مزمنہ یا متطاولہ کہلاتے ہین اور زمانۂ انتہا کی کئی صورتین ہین اگر انتہا اسکی دفع مرض اور شفا کے
ساتھ ہوئی تو اُسکو انتہاے محمود یا بحران محمود کہتے ہین آہین پسینہ یا رعاف یا کثرت بول وغیرہ ہوکر شفا
ہوجاتی ہے یا اُس مرض سے شفا ہوکر دوسرا مرض خفیف اور سلیم لاحق ہوجاتا ہے جسکا تدارک سہل و سلیم ہے
اور انتہا اُسکی شفا ہے مثلاً بدن پر پھنسیان نکل آئین یا کوئی پھوڑا ہوگیا یا اور کوئی مرض متعادل لاحق ہوگیا
اور اگر انتہا مرض کی منجر بموت ہوئی یا کوئی مرض شدید یا خوفناک زیادہ مرض اول سے ہوا تو انتہاے
مذموم یا بحران ردی کہتے ہین پس امراض حادّہ کی مدت سیر بہت تھوڑی ہوتی ہے جیسے حمیات یومیہ کی حم

ایک دن سے تین دن تک کی ہے یا حمیات منقطعہ بسیطہ کی عمر سات دن سے بارہ دن تک کی ہے
یا حصبہ وجدری کی عمر پانچ دن سے بارہ دن تک کی ہے اور کبھی انتہا ایسے امراض کی بھی ہلاک ہے
جیسے سبیذنہ یا طاعون یا حمیات خبیثہ اور جو مرض سریع السیر ہوگا اُسکے اعراض کُھلے ہوے ہونگے اور امراض
بطی السیر کی بھی انتہا کبھی بشفا ہوتی ہے اور کبھی بہلاک جیسے خارش کہ اسکی انتہا صحت ہے یا سل کہ اسکی
انتہا ہلاکت ہے اور اسکے اعراض اکثر خفی ہوتے ہین اور کبھی اعراض ظاہر ہوجاتے ہین اور کبھی مخفی ہوجاتے ہین
پھر ایک مدت کے بعد ظاہر ہوتے ہین اور امراض منقطعہ منتظمہ کے اعراض مستکن رہتے ہین ایک وقت معین پر
ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ حمائے ربع خمس وغیرہ اور امراض منقطعہ غیر منتظمہ کے اعراض ایک مدت تک
مستکن رہتے ہین پھر ظاہر ہوجاتے ہین بلا نظام پھر انتہا امراض کی یا شفاء تام ہوتی ہے کہ مرض بالکل
جاتا رہا اور صحت تامّہ حاصل ہوگئی اور یہ انتہا کبھی از جانب طبیعت کے ہوتی ہے یعنی طبیعت نے خود
مادہ کو دفع کردیا اسکو انتہا طبعی کہتے ہین پس یہ مدافعت طبیعت بطور بحران ہوتی ہے کہ مریض کو پسینہ
زیادہ نکلا یا اسہال عارض ہوا یا نکسیر پھوٹی یا پیشاب زیادہ ہوا یا پھنسیان بدن پر نکل آئین آئین پہلے پہل
مریض کو نہایت بیچینی اور اضطراب ہوکر بحران ہوتا ہے اُسکے بعد صحت کامل ہوجاتی ہے یا انتہا بواسطہ
علاج کے ہوتی ہے کہ طبیب نے فصد کھلوائی یا مقیّات کا استعمال کیا یا مسہلات دیے یا مدرّات طمث
دیے یا خون بواسیر جاری کردیا یا حراریق وجمصبہو وغیرہ سے تبور جلد پر پیدا کیے اور زبانہ مادہ کا باطن سے
خارج کی جانب کردیا اور استحالہ امراض حادّہ کا طرف امراض مزمنہ کے اسطرح پر ہے کہ ایک شخص کو نزلہ
اور تپ اور کھانسی ہے معالجہ سے تپ جاتی رہی کھانسی باقی رہ گئی پس کھانسی امراض متطاولہ اور
مزمنہ سے ہے اور انتہا بالہلاک اسطرح پر ہے کہ قلب یا مخ یا ریہ یا کبد یا معدہ وغیرہ کسی عضو رئیس و شریف مین
فساد تام آگیا اُسوجہ سے مریض مرگیا اس حالت مین ضعف شدت کا ہوجاتا ہے قوارعقایہ مین فتور
آجاتا ہے سرد پسینہ بکثرت نکلتا ہے نبض کے قرعات محصور نہین ہوسکتے تواتر شدید ہوتا ہے سوء تنفس
ہوجاتا ہے جسکو گھرّہ لگنا کہتے ہین آنکھون مین گڑھے پڑجاتے ہین چہرہ سپید یا زرد یا بھیانک ہوجاتا ہے
ہاتھ پاؤن سرد ہوجاتے ہین حس وحرکت کا بطلان شروع ہوتا ہے پلکین چپٹ جاتی ہین آنکھین پھٹ جاتی ہین
اکثر ایک ہچکی کے ساتھ دم نکل جاتا ہے اور کبھی بتدریج یہ حالت نہین ہوتی بلکہ فجاءۃً مرجاتا ہے یہ بات
اُسوقت ہوتی ہے کہ ناگہان قلب وغیرہ کسی عضو رئیس پر صدمہ پہونچ جاوے اور وہ فاسد ہوجاوے
یا پھٹ جاوے اُسیوقت دوران خون بند ہوکر مریض مرجاتا ہے منذرات مرض عبارت اس سے ہے
کہ مریض کے مزاج اور مرض کے مزاج اور تغیرات طبیعت اور سیر مرض اور ابتداء مدت مرض

اور اسباب اور عوارض اور ہیئت اور قیافۂ مریض کو طبیب دیکھکر حکم کرے کہ اسکو فلان مرض ہونے والا ہے
یا یہ مرض فلان مرض کی طرف منتقل ہوجاویگا یا ہلاک ہوجاویگا گویا یہ بھی ایک نتیجہ تشخیص کا ہے لیکن یہ بات
بہت دقیق ہے اسمین بہت احتیاط اور سوچ سمجھ کو دخل ہے اسمین کبھی خطا بھی ہوجاتی ہے اسکا ٹھیک ٹھیک
دریافت کرنا بہت مشکل ہے اور جب تک تجربہ بکثرت نہوا ہو تب تک حکم کرنا نہ چاہیے خصوصاً ہلاک مریض کا
حکم لگا دینا ہرگز زیبا نہین ہے کیونکہ اگر تشخیص مین خطا واقع ہوئی تو موجب بڑی ندامت کا اور شرم بڑے
ضرر کا طبیب کے واسطے ہے پس طبیب کو چاہیے کہ علامات متقدمہ اور حالات سابقہ مریض کے بخوبی
دریافت کرے اور قوت مرض اور نوع مرض کا اندازہ کرے اور دیکھ لیوے کہ اعضاء رئیسہ مین کچھ فساد ہے
یا نہین اگر بنظر تامل وغور کے معلوم ہوجاوے کہ مرض اس قسم کا ہے کہ جسکی انتہا ہلاک ہے یا ازمان اور
استحکام مرض کو ہوگیا ہے اور قوت ضعیف ہوگئی ہے اور طبیعت مغلوب ہے بنیہ مین فساد عظیم آگیا ہے
اعضاء رئیسہ خراب ہوگئے ہین آثار ردیہ نمایان ہین اُسوقت اگر حکم موت کا کرے تو مضائقہ نہین ہے اکثر
ایسا بھی ہوا ہے کہ طبیب نے غور کامل نہ کیا اور بنظر دارت چند علامت کے حکم ہلاک مریض کا کردیا لیکن
وہ مریض دوسرے طبیب کے علاج سے صحیح ہوگیا اُسوقت طبیب اول کو ندامت ہوئی اور اُسکی
حذاقت مین بٹہ لگا اور مریض اور اولیاء مریض کو بلکہ ایک گروہ کو اُس سے رنج آگیا اور بے اعتقادی
اور ناتجربہ کاری اور بے علمی اوس طبیب کا گمان ہوگیا اطباء طب قدیم اکثر بوقت احتضار بھی تسکین مریض کو
کرتے ہین تاکہ مریض اور اُسکے اور احباب قبل از وقت غمگین اور شکستہ خاطر نہو جاوین اور طبیعت مریض کو
صدمہ عظیم نہ پہونچے باقی منذرات موت یا انتقالات امراض کا حال ہر ایک مرض کی بحث مین بیان ہوگا

فصل دوم بحران کے بیان مین ہرچند طب جدید مین بحران کے قائل ہوے ہین اور مرض کی
عمرین اکثر بیان کی ہین کہ اُسکے حساب سے بحران کا حساب مطابق ہوتا ہے اور علامات بحران محمود اور
بحران ردیی کے بھی بیان کیے ہین لیکن جس طرح تفصیل اور احتیاط اور انضباط کے ساتھ طب قدیم مین
بیان اسکا ہے ویسا طب جدید مین نہین ہے طب جدید مین فقط اسقدر ہے کہ بحران کو علامات امراض مین
دخل عظیم ہے اور انتہاء حمید پر دلالت واضحہ رکھتا ہے یعنی امور غیر اعتیادیہ بنیۂ انسانی مین ظاہر ہوتے ہین
اور بسبب انتہاء محمود کا پڑتے ہین مثل عرق اور ازفہ دمویہ مانند رعاف یا دم بواسیر وغیرہ کے اور اسہال
اور قے اور کثرت بول اور زیادتی افراز لعاب کی یا حدوث مرض آخر کا جو اخف ہو مرض اصلی سے مگر
طب قدیم مین جو کچھ اسکے بیان مین مباحث لکھے ہین بدانست مولف واجب التعمیل اور امر حق ہین کسواسطے
کہ وجود بحران کا اور علامات وقوع بحران کی تو محققین کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اور یہ بھی مسلم ہے

کہ مجاہدہ طبیعت سے مدافعت مرض کی واقع ہوتی ہے اور اُسی کو بحران طبعی کہتے ہین اب رہا فقط امر تعین
ایام بحران کا اسکے بہ نسبت بھی ڈاکٹری مین عمر بعض امراض کی بیان کی ہے پس جس روز کہ بحران واقع ہو
طبیعت مرض پر غالب آتی ہے یا مرض طبیعت پر غالب آکر مریض کو ہلاک کرتا ہے وہی عمر مرض کی ڈاکٹری مین
قرار دی گئی ہے لیکن متقدمین نے ہمین ایک اور باریک بات کمال فطانت اور ذکاوت کی نکالی ہے
جسکا ثبوت تجربہ سے بھی کبھی ہو جاتا ہے پس مراعات اُسکی امر علاج مین بنظر مزید احتیاط نہایت ضروری
اور واجب ہے یعنی تاثیر اباے علوی کی امہات سفلی مین بدیہی ہے تبدیل موسم اور پختگی اثمار اور شگفتگی
ازہار وقت معین پر باختلاف اوضاع کواکب و سیارات کے اظہر من الشمس ہے اور مینھ کا برسنا کائنات جو
کا ظاہر ہونا سب نتیجہ اسی اثر کا ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ کرۂ زمین بسبب رطوبات اور فلزات کے اثقل ہے
اور نیرین کے ساتھ قوت جاذب اسکو حاصل ہے اسی واسطے جب قمر تحت الارض ہوتا ہے تمام رطوبات عالم
جو فوق الارض ہین مائل بتحت ہو جاتے ہین لیکن ظہور اس اثر کا عالم آب مین بخوبی معائنہ مین آتا ہے
چنانچہ جب ماہتاب سمت الراس پر آتا ہے جو پانی کہ زمین کے نیچے ہے مائل بفوق ہو جاتا اسیکو مد و جزر
یعنی جوار بھاٹا کہتے ہین اور ظاہر ہے کہ آفتاب و ماہتاب سے اقتران اور قرب و بعد واقع ہوتا رہتا ہے
پس اگر ان دونون مین تفاوت سدس فلک کا ہے تو اُسکو نظر تسدیس کہتے ہین اور اگر تفاوت ربع
فلک کا ہے تو تربیع اور ثلث فلک کا ہے تو تثلیث اور نصف کا ہے تو مقابلہ اور اگر ایک جگہ پر دونون ہین
تو مقارنہ کہتے ہین اور انھین تفاوت کو انظار ثمانیہ کہتے ہین پس ان انظار ثمانیہ مین تاثیر نیرین کی رطوبات
وغیرہ اعضاء انسانی مین بہت قوی ہوتی ہے اسی کا نام بحران ہے اور ظاہر ہے کہ مرض انسان کو
جس روز واقع ہوگا وہ کسی نہ کسی تاریخ مین واقع ہوگا چونکہ نظرات کواکب کا دریافت کرنا متعلق
بعلم نجوم و ہیئت کے ہے اور بدون مہارت دریافت کرنا اسکا دشوار تھا لہذا حکماے قدیم نے براد سہولت
کے تمام تاریخون کو مہینہ کے عدد انظار پر تقسیم کرکے بحارین کے واسطے تین روز کسر سے زیادہ قرار دیئے
مثلاً تسدیس اول کے واسطے یوم رابع تربیع اول کے واسطے یوم سابع تثلیث اول کے واسطے چودھوان دن
علیٰ ہذا القیاس اسی طرح ایام باحوری مقرر کیے اور اُس روز پر تحریک صناعی کی ممانعت کی اور جو روز
مسہل وغیرہ کے واسطے مقرر کیے وہ اس حساب سے اور اس احتیاط سے مقرر کیے کہ اُنمین بحران نہین واقع
ہو سکتا ہے یعنی روز ہشتم و دوازدہم و شانزدہم و نوزدہم و بست و دوم و بست و سوم و بست و پنجم و بست و ششم و
بست و نہم و سی و دوم و سی و سوم و سی و پنجم و سی و ششم و سی و ہشتم و نہم یہ ایام تحریک طبیعت کے واسطے
مقرر ہین باقی ایام مین کبھی نہ کبھی بحران واقع ہو جاتا ہے اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر بروز بحران

تحریک طبیعت کیجاوے توضرور ضرر عظیم پہونچتا ہے کیونکہ تحریک صناعی اگر تحریک طبعی کے مخالف پڑی تو طبیعت مقہور ہوجاویگی اور مرض غالب ہوجاویگا اور جو موافق پڑی تو استفراغ اس کثرت کے ساتھ ہوگا کہ رطوبات اصلیہ بھی خارج ہوجاوینگی اسوجہ سے طبیعت مقہور ہوجاویگی پس تجربہ اور احتیاط مقتضی اسی کی ہے کہ بحران کی رعایت ملحوظ رہے اور فقیر کو اسکا تجربہ بشیتر ہوا نعمت اللہ خان ایک رئیس شاہجہان آباد کو فرخ آباد کے ایک طبیب نے بحالت عارضۂ تپ کے بروز بحران مسہل دیا دست اُنکے بند نہوے اور اُنکا انتقال ہوگیا اسی طرح بھوپال مین فیاض حسن خان نامے ایک رئیس تھے اُنکو ایک طبیب نے بروز بحران مسہل دیدیا کیفیت سرسامی لاحق ہوکر مرگئے اور چند مریضون کو اسطرح پر مرتے ہوے دیکھا ہے واللہ اعلم **فصل سوم بیان مین طریقہ تشخیص مرض کے** تشخیص مرض عبارت ہے اس بات سے کہ طبیب حقیقت اور نوعیت مرض کو دریافت کرے اور پہچانے کہ کن کن مواضع مین اعضا کے کیا کیا فساد واقع ہے سبب سے مقدم تشخیص مرض ہے بغیر اسکے علاج کرنا بصیرت کے ساتھ ناممکن ہے اور تشخیص مرض اکثر مواقع پر دشوار ہوجاتی ہے بغیر مارست اور تجربۂ مدت العمر کے بصیرت اسمین ہونا سخت دشوار ہے اور تشخیص مرض کے واسطے چند امور پر آگاہی پرضرور ہے ایک موسم دوسرے مزاج اقلیم اور مزاج بلد اور عادت اور اطوار مریض اور ذکورت اور انوثت اور سن اور مزاج اصلی مریض سے واقف ہووے اور ہیئت اور رنگ اور قوت مریض اور نحافت اور تسمین اعضاء مریض اور کیفیت نشست و برخاست اور اضطجاع اور استلقاء اور نوم ویقظہ اور اکل وشرب اور لباس اور پوشاک اور ہوا ومسکن اور صناعت وغیرہ امور دریافت کرے اور اضطراب اور تالم اور تاذّہ مریض کا خیال کرے نبض اور قارورہ ملمس اور اعضا شکنی وغیرہ حالات دیکھے اور تجاویف شکم مین معدہ اور کبد اور طحال اور قلب کا حال دریافت کرے آلہ لگا کر پس یہ سب امور متعلق بمشاہدۂ طبیب کے ہین پھر بذریعۂ استفسار کے مریض سے حالات باطنی اُسکے پوچھے موضع درد کا معین کرے اور وظائف اعضا کا حال پوچھے یعنی بھوک لگتی ہے یا نہین غذا ہضم ہوتی ہے یا نہین اجابت بفراغت ہے یا نہین انہین سوالات مین قوت فہم مریض کا بھی حال معلوم ہوجاتا ہے اگر دماغ سلیم ہے تو جواب مطابق سوال کے دیویگا اور معرفت مرض مین بھی سہولت ہوگی پس اگر مریض جواب مخالف تشخیص کے دیوے مثلاً مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ مرض عمومی نہین ہے اور مریض نے بیان کیا کہ میرے تمام اعضا مین درد ہے تو ایسی حالت مین مریض کے قول کا اعتبار نہ کرے اور بعض مریض ایسے کم حس اور لایعقل ہوتے ہین کہ باوصف فتور کسی عضو کے اُسکو سلیم خیال کرتے ہین پس اگر وہ اُس عضو کی شکایت نہ کرین تو اس قول پر بھی اُنکے

اعتماد نہ کرے اور ہر ایک عضو کے وظیفہ کا حال ایک ایک کرکے پوچھے اگر مریض کہے کہ سر مین درد ہے
تو فقط اس بیان پر اکتفا نہ کرے کیون کہ سر درد بہت سے امراض کا عرض ہے بلکہ چاہیے کہ بقیہ
اعضا کی حالت بھی دریافت کرے اگر مریض کہے کہ میرے دل مین یا گردون مین درد ہے تو فقط قول پر اسکے
اکتفا نہ کرے بلکہ اپنے ہاتھ سے موضع درد کا متعین کرے کسواسطے کہ عوام نہین جانتے کہ گردہ کہان ہے
اور دل کہان ہے اور قبل حدوث مرض کے جو غذا مریض نے کھائی ہو اُسکا حال دریافت کرے
اور سبب مرض کے دریافت کرنے مین بہت کوشش کرے اور ہر ہر عضو کو ٹٹول کر دیکھے کہ اپنی حالت
اعتیادی پر ہے یا نہین وقت اشتداد عوارض کا دریافت کرے ملمس سینہ اور پیٹ اور اطراف کا دیکھے
کیفیت افرازات کی دریافت کرے جب ہر طرح سے تشخیص سبب اور مرض کی ہو جاوے اُس وقت
مبادرت علاج پر کرے اور امراض اعضاے ہضم کی تشخیص کے واسطے ضرور ہے کہ زبان کو اور
مُنھ کو دیکھے گو کہ ہندوستان مین پان کھانے کا رواج بکثرت ہے اسوجہ سے لون زبان سے استدلال
نہین ہو سکتا تاہم بعض آدمی نہین کھاتے ہین اور بعض ایسا کم کھاتے ہین کہ کُلی کرنے سے زبان اور
دہان اُنکا صاف ہو جاتا ہے پس ظاہر ہے کہ زبان بحالت صحت بسہولت سب طرف حرکت کرتی ہے
اور نرم اور تر ہوتی ہے اور سپیدی مائل خفیف گلابی ہوتی ہے اور ملمس اُسکا اُسیقدر گرم ہوتا ہے جسطرح
اور تمام جلد ہوتی ہے اور مرض کی حالت مین رنگ اُسکا متغیر ہو جاتا ہے اور اُسپر ایک پردہ خفیف
زردی یا سبزی مائل میلا سا یا سپید جمجاتا ہے کہ دلالت وجود مواد پر کرتا ہے اور اگر ابیض الوسط اور
احمر الحواشی والاطراف ہو تو دلیل حماے دائمی یا منقطعہ کی ہے اور اگر احمر ناصع اور خشک ہو تو فنائے ہضمی کے
التہاب پر دلالت کرتی ہے اسوقت مین مضادات التہاب سے علاج کرنا چاہیے اور تلخی زبان اور فقدان اشتہا
اور غثیان اور قے اور اجابت کا نہونا اور درد شکم یہ اسی پر دال ہے اور نبض کی ضربات بچّون مین بحساب
ایک دقیقہ یعنی منٹ کے (۱۰۰) سے (۱۱۰) تک اور جوانون کی (۹۰) سے (۱۰۰) تک اور سن کہولت کی
(۷۵) سے (۹۰) تک اور شیوخ کی (۶۰) سے (۷۵) تک ہوتی ہین اس تعداد مین جب فرق آویگا
حالت مرضیہ پر دلالت کریگا پس اگر تعداد ضربات کی بحساب فی دقیقہ بڑھ جاوے تو متواتر کہلاتی ہے
اور جو تواتر کے ساتھ قوت ہووے تو صلب کہلاتی ہے اور ضربات مساوی ہووین تو نبض متساوی ہے
ورنہ غیر متساوی اور حرکت اُسکی برابر ہو تو منتظم ورنہ غیر منتظم پس امراض حادّہ مین نبض قوی اور صلب
ہوتی ہے اور امراض مزمنہ مین بطی و ضعیف اور حماے ضعف وغیرہ مین رفیع متواتر ہوتی ہے اور ضربات
قلب کے موافق ضربات نبض کے ہوتی ہین اور انفعالات نفسانیہ سے نبض مین بہت تغیّر آجاتا ہے

پس چاہیے کہ بعد سکون انفعالات کے نبض دیکھین حالت انفعالیہ مین نہ دیکھین اسی طرح حالت تنفس کی
اطفال مین بحساب ایک دقیقہ کے (۲۵) سے (۲۷) مرتبہ تک اور کہول مین (۲۸) سے (۳۰) تک ہوتا ہے
جب اسمین تفاوت واقع ہو تو یقین کرنا چاہیے کہ بیماری ہے اسی طرح وظائف مخ مین اگر تغیر واقع ہو
یعنی درد سر ہذیان فقدان نوم تغیر حواس فتور حس و حرکت اطراف مین درد تکسر ظہر وغیرہ ہو تو فساد مخ
سمجھنا چاہیے اِن سب امور کی تفصیل بحث مشاہدات مین بیان کیجاویگی لیکن نبض کی بحث جس وسعت
اور خوبی کے ساتھ بیدک اور طب قدیم مین ہے ویسی طب جدید مین نہین ہے۔ **فصل چہارم علامات عامہ امراض کے بیان مین**۔ واضح ہو کہ مرض کے ساتھ مین جو اعراض لاحق ہوتے ہین وہ بڑی
علامت پہچان مرض کی ہے اور اُس سے تشخیص کو بہت مدد ملتی ہے پس علامات مین سے بعض علامات
ظاہرہ ہین وہ یہ ہین کہ وظائف اعضا مین تغیر آجاوے جس عضو کے فعل مین تغیر آویگا وہی عضو ماؤف
قرار پاویگا اور تغیر وظائف کا بیشتر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ منسوجات مین اُس عضو کے تغیر آجاوے
اور اعراض بھی دو قسم کے ہوتے ہین ایک عام کہ تمام بدن مین ہووے جیسے حرارت تمام جسم مین گھٹ بڑھجاوے
یا خاص کہ جو عضو خاص سے متعلق ہے مثل خاص سر سے یا معدہ سے یا جگر وغیرہ سے اور منجملۂ اعراض عامہ کے
ایک حرارت ملمس ہے کہ حرارت غریزی جسم کی بواسطۂ انتشار خون کے تمام جسم مین پھیلی ہے بزمانۂ صحت
یہ حرارت اعتدال پر ہوتی ہے اُسوقت ظاہر نہین ہوتی ہے البتہ تجاویف احشاء باطنہ مین بہت ہوتی ہے
اور ظاہر بدن پر بحالت اعتدال درجۂ واحد پر رہتی ہے یعنی نہ گرم نہ سرد اور امراض حادہ مین حرارت
بڑھجاتی ہے جیسے حمیات دائمہ مین کیونکہ بسبب احتقان خون کے جسم کی حرارت کو اشتعال ہو جاتا ہے اور
چہرہ اور ہاتھون کی ہتھیلیون مین اور شفتین اور ملتحمہ مین دونون آنکھون کے سُرخی ہوتی ہے اور قلق
اور تعب اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا لاحق ہوتا ہے اور جس طرح زیادتی توارد دم سے حرارت جلد کی بڑھجاتی ہے
اسی طرح اعضاء باطنی کے منسوجات مین توارد دم کا علی العموم ہو جاتا ہے اسی کے سبب سے تشنگی ہر وقت
رہتی ہے درد سر ہوتا ہے نبض سریع ہو جاتی ہے اور انہین عوارض کو تپ یا بخار یا حمّی کہتے ہین اور اگر
حرارت اعتیادیہ گھٹ جاوے تو امراض ضعف لاحق ہوتے ہین یا کمیت مقدار خون کی بسبب انزفہ
مثل بواسیر یا رعاف یا حیض وغیرہ کے گھٹ جاوے یا ارتداع حرارت غریزی کا باطن کی جانب کو
ہو جاوے جیسے حمیات دوریہ مین قشعریرہ اور سردی معلوم ہوتی ہے اور جلد کپو جاتی ہے بدن پر رونگٹے
ایسے کھڑے ہو جاتے ہین جیسے پر نوچ ڈالنے سے مرغ کی جلد پر دانے معلوم ہوتے ہین اور ہونٹ اور
ناخن سپید اور نیلے ہو جاتے ہین اُسکے بعد پھر حرارت غریزی خارج کی طرف منبسط ہوتی ہے لیکن یہ کیفیت

اگر بسبب قلت کمیت خون کے ہو تو خوفناک ہے جیسے ہیضۂ وبائی یا حمائی خبیثہ مین ہوتا ہے دوسرا
عرض عوارض عامہ سے عرق ہے یعنی پسینا یہ داخل افراز عام ہے کہ مسامات جلد سے خارج ہوتا ہے
کبھی پسینہ زیادہ آتا ہے کبھی کم آتا ہے کبھی حالت اعتیادی پر رہتا ہے لیکن جو پسینا بسبب حرارت
موسم یا اماکن حارہ مثل حمام و ریاضت وغیرہ کے نکلے وہ عرض مین داخل نہین ہے پس زیادتی عرق کی
بروز بحران داخل آثار حمیدہ ہے یہان تک کہ پسینہ نکلنے سے پیشتر مریض کو گھبراہٹ اور بےچینی ہوتی ہے
پھر اس کثرت سے پسینہ آتا ہے کہ تمام کپڑے اور فرش مریض کا تر ہو جاتا ہے اور مریض صحت پاتا ہے
اسیواسطے بعض آدمی اس قسم کے امراض مین گرم کپڑا اوڑھ کر پسینا نکالتے ہین اور بحالت مرض فساد
اعضاء رئیسہ کے یا حمیات خبیثہ مین یا ہیضہ مین یا اسہال وغیرہ امراض ضعف مین کثرت پسینہ کی
خصوصاً چہرہ پر دلیل انقضاء حیات کی ہے اور فقدان پسینہ کا حمیات التہابیہ مین دلیل شدت
التہاب تپ کی ہے اور کبھی کثرت بول وغیرہ افرازات سے قلت پسینہ کی ہوتی ہے جیسے دیابطس مین
ہوتا ہے اور کبھی پسینہ مین بدبو ہوتی ہے کہ وہ حماے عفنیہ پر دلالت کرتی ہے یا حبس بول مین
پیشاب خون مین ملجاتا ہے اور پسینہ مین بو پیشاب کی آتی ہے یہ بھی مرض مہلک ہے اور کبھی پسینہ مین
بسبب کثرت استعمال الاچی یا لونگ یا مشک یا زعفران یا شراب کے بو انھین اشیا کی آجاتی ہے
تیسرا عرض ہیئت جسم کی ہے پس ہزال تام دلیل فنا ہو جانے مادۂ شحمیہ کی ہے کیونکہ مادۂ شحمیہ کے
سبب سے جسم بھرا ہوا اور سڈول اور تنومند ہوتا ہے جب یہ مادہ جاتا رہتا ہے تو گال پٹک جاتے ہین
ہڈیان نکل آتی ہین بدن لاغر و نحیف ہو جاتا ہے گال اور کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین کھال ہڈی سے
چمٹ جاتی ہے یہ دلیل امراض مزمنہ کی ہے اور امراض اعضاے ہضم یا اعضاے تنفس مین یہ کیفیت
اکثر ہو جاتی ہے اسی طرح سمن مفرط مین جسم حد اعتدال سے زیادہ فربہ ہو جاتا ہے اور حجم جسم کا
بڑھ جاتا ہے اور گوشت نرم اور ڈھیلا ہوتا ہے اور یہ بات اکثر امراض بلغمیہ پر دلالت کرتی ہے
اور اسکے امراض اکثر مزمن اور ضعف کے ہوتے ہین اسی طرح حالت جلوس و اضطجاع اور حالت نوم
جب حالت اعتیادیہ سے خارج ہو جاوین دلیل حدوث مرض کی ہے اور جو شخص سیدھا بیٹھ سکے تو
وہ دلیل امراض احشاء بطنیہ یا صدریہ کی ہے اور جو چت نہ لیٹ سکے تو دلیل مرض قلبی یا ریوی کی ہے
اور جو منحنی ہو کر نہ بیٹھ سکے دلیل امراض احشاء بطنی عصبی کی ہے اور جو شخص ہر وقت سیدھی کروٹ پر
لیٹا رہے سلامت فساد کبد یا ربہ مبنی کی ہے اور بر بائین کروٹ لیتا ہے دلیل مرض طحال یا ریہ یسیری
کی ہے اسی طرح چہرہ اگر سرخ اور چمکتا ہوا ہو تو دلیل امتلاء دموی اور حمیات التہابیہ کی ہے

اور زرد اور بھیانک ہو تو دلیل ضعف اور مرض مزمنہ کی ہے اور اگر عبوس اور متعض ہو تو دلیل درد دائم کی ہے اور کبھی شفت کی دلیل آفت اعضاء حرکت اور لقوہ کی ہے۔ **فصل پنجم بیان مین علامات خاصہ امراض سر کے۔** اعضاء راس کی بیماریون کے عوارض حسب ذیل ہین اور یہی امراض مجموع عصبی کے کہلاتے ہین واضح ہو کہ اعضاء راس مین مغ عضو رئیس ہے اور سب حواس سر مین ہین پس جب کچھ بھی تغیر مغ مین لاحق ہوگا تو تغیر حس وحرکت مین اور قواے عقلیہ مین ہو جاویگا اور مطابق شدت وخفت مرض کے شدت وقلت اعراض مین بھی ہوگی پس دوار اور شقیقہ وغیرہ انواع صداع مین نفس مغ مین تغیر ہو جاتا ہے اور کبھی نفس مغ مین تغیر واقع ہوتا ہے اُسکی جہت سے شقیقہ او دوار وغیرہ انواع صداع عرض اُس مرض کے ہو جاتے ہین اور تغیر مغ مرض اصلی ہوتا ہے اور کبھی صداع اشتراکی ہوتی ہے اصطلاح پر کہ مجموع دوری یا مجموع تنفسی یا مجموع ہضمی مین تغیر واقع ہوا اُسکی جہت سے دردسر ہونے لگا پس جبکہ ان اعراض کے ساتھ اور امراض نہون اُسوقت مین یہ اعراض موضعیہ ہونگے یعنی خود مرض ہین کسی مرض کے عرض نہین ہین اور جو اُنکے ساتھ امراض مجموع دوری یا مجموع ہضمی وغیرہ لاحق ہون تو اُسوقت اشتراکی متصور ہونگے بہرکیف اگر ان اعراض مخیہ کے ساتھ مین ثقل راس اور احمرار عینین اور کانون مین طنین اور چہرہ پر تمتماہٹ معلوم ہو تو جاننا چاہیے کہ التہاب مغ ہے یعنی ورود خون کا مغ مین ہوتا ہے اور اگر علامات مذکورہ اُسکے ساتھ نہ پائی جاوین تو خیال کرنا چاہیے کہ مرض عصبی ہے یعنی پہلا مرض التہابی ہے دوسرا مرض غیر التہابی اور کبھی اِس بیماری کے ساتھ یعنی التہاب مغ کے ساتھ اعراض عامہ بھی لاحق ہوتے ہین جیسے حرارت اور گرمی تمام جلد بدن کی اور خشکی جلد کی اور سرعت اور امتلاء نبض کا اور سب علامتین تپ کی پائی جاتی ہین اور یہ سب اعراض بسبب زیادتی کمیت خون کے ہوتے ہین اور کبھی تغیر مغ مین عرض عام یہ ہوتا ہے کہ تمام جسم مین تعب اور ملالت اور سستی اور حرکت کرنے پر قادر نہونا یا بہ تکلیف قادر ہونا اور پیٹھ مین درد ہونا خصوصاً قطن مین اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا اور قواے عقلیہ مین ثوران کا آجانا یا خمود کا ہو جانا پس بحالت ثوران کے ہذیان ہوتا ہے اور فکر مین انتظام نہین ہوتا ہے اور بے وجود تخیلات دکھائی دیتے ہین اور بے وجود آوازین سنائی دیتی ہین اُنہی کے موافق مریض کلام کرتا ہے اور جواب دیتا ہے اسی کا نام اختلاط اور ہذیان ہے اور کبھی بے اصل اور بے حقیقت تصورات اُسکے ذہن مین متصور ہوتے ہین اور بوقت خمود کے بطی الفہم ہو جاتا ہے اور جواب نہین دے سکتا ہے اور غلطی بصارت مین اور گرانی سماعت مین ہو جاتی ہے اور یہ امور رفتہ رفتہ زیادتی پکڑتے جاتے ہین یہان تک کہ فہم و ادراک بالکل زائل ہو جاتا

اور عقل زائل ہو جاتی اور سکون بحت کی حالت مین ہو جاتی ہے اور تخدیر مجموع عصبی مین ہو جاتی ہے
اور ہاتھ پاؤن مین زخم اور دانے پڑ جاتے ہین پس طبیب کو ضرور ہے کہ ہر طرح کی حرکت پر غور کرے
اور ہر قسم کی باتین پوچھے اگر جواب انتظام کے ساتھ نہو تو تغیر مخ اور مجموع عصبی کا یقین کرنا چاہیے اور
اگر اختلال عظیم مجموع عصبی مین ہوگا تو ہذیان عام اور لایعقل بحت ہو جاویگا اور ہر فعل اُسکا خارج از عقل
ہوگا اسکو جنون کہتے ہین اور جنون منقطع یعنی جنون دوری عبارت اِس سے ہے کہ کسی وقت ہذیان
ہوا اور کسی وقت نہوا اور جنون مفرد عبارت اِس سے ہے کہ کسی خاص بات یا معاملہ مین ہذیان ہوا اور
کبھی تغیرات حرکت و احساس مین ہوتے ہین اور قواے عقلیہ سلیم ہوتے ہین یا اندک تغیر ہوتا ہے اسکو
شلل عام کہتے ہین یعنی اعصاب خشک ہو جاوین اور حرکت باطل ہو جاوے اور شلل حرکت اُسکو کہتے ہین
کہ فقط حرکت باطل ہو جاوے اور حس باقی رہے اور شلل تام اُسکو کہتے ہین کہ حس و حرکت دونون باطل
ہو جاوین اور فقد الحس اُسے کہتے ہین کہ فقط حس باطل ہو جاوے حرکت نہ باطل ہووے یہ سب عوارض
دلالت کرتے ہین فساد مخ پر یعنی نفس مخ مین فساد آیا ہے یا اُسکے متعلقات مین فساد ہے اور منجملہ
اعراض کے تسخنیات کہلاتے ہین یعنی عضلات مین انقباض اور کھچاوٹ آ جاوے جس سے عضلات
سکڑ جاوین منبسط نہووین یا آنکہ عضلات مین انبساط آ جاوے یعنی ڈھیلے ہو جاوین کہ حرکت انقباضی
اُنسے نہ ہو سکے یا آنکہ حرکت انبساطی اور انقباضی بلا ارادہ ہر وقت بر سبیل توالی ہوتی ہو اِس مین
اطراف علیا اور سفلی اور پشت مین اختلاج کے طور پر حرکت انبساطی و انقباضی متواتر اور متوالی
محسوس ہوتی ہے یہ دلیل ہے اِس بات پر کہ تغیر شدید و عظیم عصبانی مخ مین اور اُسکے متعلقات مین آگیا ہے

بیان اعراض اعضاے تجاویف سینہ یعنی اعضاے دورہ اور تنفس مین جو اعراض
لاحق ہووین پس منجملہ ان اعراض کے کھانسی ہے خواہ خشک کھانسی ہو یا تر ہو اور ضیق النفس
یعنی کوتہ دمی اور تنفس متواتر یعنی دم چلنا جب یہ اعراض پائے جاوین تو جاننا چاہیے کہ پھیپڑے مین
تغیر واقع ہوا ہے کیونکہ تنفس فعل پھیپڑے کا ہے پس اگر اِن اعراض کے ساتھ حرارت بھی ہووے
تو جاننا چاہیے کہ پھیپڑے مین یا شعب مین التہاب اور حدت آگئی ہے اور اگر حرارت اسکے ساتھ نہو
تو جاننا چاہیے کہ مزمن ہے پس بصاق کو دیکھنا چاہیے کہ اُسمین غزویت اور لزوجت ہے یا نہین
اگر ہو تو جانو کہ مرض خفیف اور حادث ہے اور شعبی ہے اور اگر کف مین خون پایا جاوے اور غزویت نہو
تو مرض جوہریہ مین ہے اور اگر کف سائل ہو اور ببلے اُسپر تیرتے ہون تو جاننا چاہیے کہ پھیپڑے مین
سیل ہے اور اُسکی ترکیب مین فساد آگیا ہے اور اگر کف مین ریم آتا ہو اور بدبو ہووے تو جاننا چاہیے

کہ پھیپھڑے مین زخم پڑگیا ہے اور ترکیب مین فساد عظیم آگیا ہے اور اگر خون بکثرت آتا ہو تو سمجھنا چاہیے کہ وہ عارضہ مین
کسی رگ کا منہ کھل گیا ہے اور اگر پیپ بکثرت آوے تو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شش مین باعث
زخم کے گڑھا پڑگیا ہے بہرکیف امراض ریہ مین نفث کو بہت غور اور تامل اور بنظر غائر دیکھنا چاہیے تاکہ
حقیقت امراض ریہ کی مشخص ہو جاوے کیونکہ تنفس اور اصلاح خون اسی عضو سے متعلق ہے اور اسکے
فساد سے تپ دق اور ذبول اور موت لاحق ہوتی ہے اور اگر تجویف سینہ مین جانب الیسر کے بمقام قلب
درد ہو تو سمجھنا چاہیے کہ قلب کی بیماری ہے اور اسکے ساتھ مین تعب عام اور بیہوشی لازم ہے اور نبض
غیر منتظم ہو جاتی ہے پس اگر یہ مرض حاد ہے تو حمائے التہابیہ اور دائمہ اسکے ساتھ ضرور ہوگی اور
اگر اعراض التہابیہ اسکے ساتھ نہو وین اور نیند مین آرام نملے اور کوتہ دمی بشدت ہو اور انتصاب النفس
ہووے اور نبض غیر منتظم ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ قلب مین تغیر عضوی واقع ہے اسوقت دوران خون
بند ہوکر جلد مریض مرجاویگا اور اگر مرض جدران صدر مین ہوگا تو اسکے ساتھ اگر وہ اعراض نہو وین
جو تغیر اعضاء دورہ اور اعضاء تنفس پر دلالت کرتے ہین تو دلیل اس بات پر ہے کہ تغیر غشاء مستبطن
صدر مین واقع ہے پھر اگر درد ناخس اور شدید ہے اور سانس لینے سے زیادہ ہوتا ہے تو دلیل
التہاب حادکی ہے اور اگر درد شدید ہے اور ہاتھون کی حرکت سے درد زیادہ ہوتا ہے اور تپ بھی
اسکے ساتھ ہے تو جاننا چاہیے کہ جدار صدری مین مرض ہے اور امراض صدر کی شناخت اسطرح سے
کرتے ہین کہ سینہ پر ایک سبک لکڑی سے یا ہاتھ کی انگلیون سے ٹھوک کر بجاتے ہین اس طریق سے
کہ ایک ہاتھ کی انگلیان سینہ پر رکھکر دوسرے ہاتھ کی انگلیون سے ٹھوکین اور جابجا تمام سینہ پر اسطرح
قرع کرین پس اگر اس قرع سے آواز نمین نکلے اور اسکے ساتھ مین اور اعراض بھی نہووین تو دلیل صحت ہے
اور اگر اسکے ساتھ مین اعراض خفیف ہووین تو مرض شعبی جاننا چاہیے اور اگر آواز خفی نکلے تو جاننا چاہیے
کہ مرض ریہ مین ہے اور اگر باوجود خفی ہونے آواز کے رنانت اسمین نہین ہے بلکہ ٹھوس آواز ہے تو
سمجھنا چاہیے کہ فساد عظیم پھیپھڑے مین ہے مثلاً خشونت آگئی ہے یا سختی آگئی ہے اور اسمین میل ہے
اور اگر تمام سینہ مین آواز اسی قسم کی ہے تو جاننا چاہیے کہ مادہ رقیق یا ریم بھرا ہوا ہے اسکو عملیت قرع
کہتے ہین اور بھی مساعہ صدریہ قلب کے اوپر رکھکر کان لگاکر سنے اگر معمولی مقام سے زیادہ جگہ تک
آواز دھک دھک کی آوے تو جانو کہ قلب کی ضخامت بڑھ گئی ہے یا معمولی جگہ سے جو دو جو کم ہوگئی ہے
تو جانو کہ ضمور لاحق ہوا ہے اور اسکا ادراک سینہ پر ہاتھ رکھکر دیکھنے سے بھی خوب ہوتا ہے اور بھی مساعہ سے
حرکت دخول و خروج ہوائے تنفس کی معلوم ہوتی ہے پس اگر دخول ہوا مین خرخرہ کی آواز معلوم ہو

تو جاننا چاہیے کہ مادۂ مخاطیہ عائق ہوتا ہے شعب مین بھرا ہوا ہے اسی طرح سماعہ لگا کر مریض سے
باتین کرنے کو کہین اگر محسوس ہووے کہ سینہ سے کلام کرتا ہے تو عائق کے وجود پر دلالت ہے علی ہذا
اصوات مختلفہ سے امراض اعضاء تنفس کا حال معلوم ہوتا ہے اور اگر عضو دورہ یعنی قلب کا حال معلوم کرنا ہو
تو آواز ضربات پر خیال کرین پس اگر آواز قوی محسوس ہو تو انقباض بطون قلب پر دلالت کرتا ہے اور
اگر ایک ضربہ کی آواز قوی اور دوسرے کی آواز اُس سے کم قوی ہو تو انقباض اُذنین قلب پر دلالت
کرتا ہے اور اگر انتظام مین ضربات کے فتور ہو تو آوازین مختلف محسوس ہوتی ہین مثل سیٹھے کی آواز کے
یا بی کی آواز کے وغیر ذلک بہرکیف یہ آلہ واسطے تشخیص امراض قلب وریہ کے نہایت معین ہے۔
بیان اعراض امراض بطن۔ اسمین استدلال بہت طرح سے کیا جاتا ہے از انجملہ ایک مُنہ ہے کہ زیادتی
لعاب دہن اور تلخی اور ترشی اور نمکینی ذائقۂ زبان اور خشکی زبان یا پھیکا ہونا ذائقۂ زبان کا یا فقدان ذائقہ
بالکلیہ یہ علامتین مرض قنات ہضمی کی ہین اگر اسکے ساتھ حرارت اور خشکی جلد اور سرعت نبض ہو تو جاننا چاہیے
کہ مرض حاد ہے اور اگر یہ بات نہین ہے تو مرض مزمن یا عصبی ہے اسی طرح زبان سے استدلال کرتے ہین
کبھی زبان سرخ ہوتی ہے کبھی خشک یا مرطوب یا پتلی اور چوڑی یا سپید یا زرد یا سیاہ یا سنجابی یا تمام زبان
اسیطرح کی ہو یا تھوڑی سی زبان کی یہ حالت ہو یا سُرخی سطح زبان مین ہو اور کنارون پر نہو یا دانتون کے
بطور مینا کے طبقات مختلف جمے ہون یا زبان باہب اور ابیض اور املس بصورت آبگینہ کے ہو یہ
علامتین امراض ہضم اور حمیات دائمہ اور غفنیہ اور اسہال اور ضعف پر دلالت کرتی ہین اور کبھی زبان کے
اور کلون کی باطن جلد پر اغشیہ کا ذبہ پیدا ہو جاتی ہین اور کبھی قروح اور بثور پیدا ہوتے ہین کبھی اُنمین سے
خون یا ریم بہتا ہے یہ دلیل امراض خاصہ زبان کی ہے اور کبھی بسبب امراض عامہ کے بھی یہ کیفیت
ہوتی ہے اور امراض ضعف مین بھی ایسا ہو جاتا ہے اور بوے دہن سے بھی استدلال کرتے ہین اور کبھی
احتقان اُن غدد کا بھی ہو جاتا ہے جو تجویف دہان مین ہین اُسوقت کلین یا زبان کے نیچے ورم لاحق
ہوتا ہے اور کبھی چہرہ پر ورم اسی سبب سے آجاتا ہے اور کبھی لوزتین مین احتقان ہوتا ہے اُسکی جہت سے
حلق مین ورم ہو جاتا ہے اِس سے چبانا اور نگلنا نوالہ کا دشوار ہوتا ہے کبھی ان اورام مین ریم پڑ جاتا ہے
اور یہ امور امراض عامہ پر بھی دلالت کرتے ہین یا امراض قنات ہضمی پر دلالت کرتے ہین اور درد شکم اور حرارت اور
نفخ اور ورم سے استدلال موضع ماؤف پر کیا جاتا ہے اور فقدان اشتہا اور کثرت تشنگی اور قے اور ڈکار کا
آنا اور مُنہ مین پانی بھر آنا آفت معدہ پر دلالت کرتا ہے اور اگر بجانب جگر کے صلابت یا درد ہو اور
رنگ جلد مائل بزردی ہو اور قے مین صفرا گرے اور قارورہ مین زردی ہو اور ہضم مین فتور ہو اور طبیعت

قبض ہو یا دست آتے ہوں تو علامت فساد کبد کی ہے اور اگر جانب طحال نفخ یا ورم وغیرہ پایا جاوے
اور اُسکے ساتھ تپ بھی ہووے تو دلیل فساد طحال کی ہے اور اگر ناف یا اُسکے حوالی مین درد یا مروڑ
اور قبض یا اسہال اور قراقر محسوس ہو تو دلیل آفت امعا کی ہے خواہ امعاء غلاظ مین ہو یا امعاء
دقاق مین اور کوکھ ن مین درد یا نفخ وغیرہ ہو اور پیشاب بعسر ہووے اور حرارت بھی اُسکے ساتھ ہو تو دلیل
فساد گردون کی ہے اور اگر مابین ناف اور عانہ کے درد ہو اور عسر بول ہو اور مریض مرد ہووے تو
دلیل فساد مثانہ کی ہے اور جو عورت ہو اور وظائف رحم مین فتور ہو تو دلیل امراض رحم یا حمل کی ہے
اور اگر اُسکے ساتھ ورم سخت اور درد شدید ناخس ہو تو جاننا چاہیے کہ ترکیب عضو مین فساد عظیم ہے پس
اگر ورم مستدیر ہو اور آواز رنانت کے ساتھ ویوے تو جاننا چاہیے کہ گیاس تجویف عضو مین بھری ہے
اور اگر ورم نرم اور متموج ہو اور رنانت آواز مین نہو تو جانو کہ رطوبات سائلہ تجویف مین بھری ہیں اور
قے اور بول و براز سے بہت استدلال ہوتا ہے پس قے مین یا مادۂ غذائی گرتا ہے یا مادۂ صفراوی
یا مادۂ مخاطیہ یعنی بلغمیہ یا مادۂ دموی یا پانی یا پیپ بدبو کرتی ہے اِس سے حال امراض معدے کا
معلوم ہوتا ہے اور براز مین کبھی ثفل غذا کا آتا ہے یا مادۂ مخاطیہ یا مادۂ دموی یا مادۂ مدمّم یعنی کچلوہ
یا ریم یا مادہ صفراوی وغیرہ آتا ہے مطابق تغیرات قنات ہضمی کے۔ اور بول مین کئی باتین ہین ایک یہ
کہ مقدار پیشاب کا کمیت معمولی سے زیادہ یا کم ہو دوسری یہ کہ اُسمین مادہ منویہ یا ریم یا صفرا یا لعابیت
یا اجزاے حامضہ یا شکر یا ستی یعنی کھار ہووے تیسری یہ کہ ریت یا پتھری گرے چوتھی یہ کہ خون خالص
آوے اس سب کی تفصیل آگے لکھی جاویگی فائدہ تشخیص مرض کی جب تک نہووے معالجہ بخوبی
نہین ہوسکتا ہے جز علاج کی تشخیص ہے اور تشخیص بہت سے امور کی اعانت سے ہوتی ہے ایک موسم کا
خیال کرنا چاہیے کہ گرمی یا جاڑا ہے ربیع ہے یا خریف پھر اقلیم کے مزاج کو دیکھنا چاہیے اور سن مریض
یا مزاج مریض اور جثہ اور استعداد اور ذکورت اور انوثت اور صنعت اور پیشہ اور مزاج شہر اور ہیئت
مریض کہ رنگ اُسکا کیسا ہے اور قوت اُسکی کیسی ہے اور فربہ ہے یا لاغر اور ساکن بڑا ہے یا منفجر ہے
ہاے واے کر رہا ہے اور بیٹھا ہے یا چت لیٹا ہے اور نیند آتی ہے یا نہین اور فرش اور لباس اور مسکن
اُسکا کیسا ہے اور بو اُسمین کس قسم کی آتی ہے اور اعراض اُسکے کیسے ہین یعنی تغیرات عامہ مثل حرارت
اور احتقان اور سرعت نبض اور اعضا شکنی وغیرہ عوارض تپ کے لاحق ہین یا نہین اور اعضاء مذکورۂ بالا
مین تغیرات واقع ہین یا نہین اگر مریض درد بتاوے تو موضع زرو پر ہاتھ اُسکا رکھوا اگر خود معالج اپنے
ہاتھ سے موضع درج متعین کرے اور اسباب اُسکے اکل و شرب وغیرہ سے دریافت کرے اور وظائف

و افعال اعضاء موؤفہ کا دریافت کرے مگر بعض مریض اس قسم کے ہوتے ہین کہ وہ تعبیر کرنے مین حال واقعی سے عاجز و قاصر ہوتے ہین پس معالج اپنے قیاس اور علامات وغیرہ سے امر واقعی سمجھ لے فقط بیان مریض پر اکتفا نہ کرے اور ہر ایک عضو کے وظائف کا حال استفسار کرے اور اگر مریض کا جواب کافی نہو تو جو شخص اسکے پاس ہر وقت رہتا ہو اس سے پوچھے اور جو کچھ مریض کی تدابیر کی گئی ہون انکو دریافت کرے اور ان تدابیر سے جو کچھ نتیجہ مترتب ہوا ہو اسپر خیال کرے اور تمام اعضاء تجاویف کو اچھی طرح ٹٹول کر دیکھ لے اور عملیت قرع وغیرہ سے پہچانے اور دیکھ لیوے کہ مرض حاد ہے یا مزمن التہابی ہے یا غیر التہابی ضعف کا مرض ہے یا قوت کا یا فساد ترکیب عضو کا اسکو بھی دیکھ لیوے کہ اعضاء راس سلیم ہین یا نہین اور اعضاء صدر اور اعضاء بطن سب کا تجسّس کر لیوے اور افرازات کا بھی حال دریافت کرے کہ پسینہ آتا ہے یا نہین پاخانہ حسب معمول ہوتا ہے یا نہین فصد کھلانے کی یا مسہل لینے کی عادت تھی یا نہین اگر عورت بالغہ ہے تو حال ایام ماہواری کا دریافت کرے جیسا کہ اوپر تفصیل اسکی لکھی گئی ہے بغیر دریافت ان حالات اور تشخیص کر لینے مرض کے علاج ہرگز نہ نفع کریگا اگر اتفاقیہ شفا ہو گئی تو یہ دلیل حذاقت معالج کی نہین ہو سکتی ہے اور مواخذہ عقبیٰ سے بری نہوگا کسواسطے کہ یہ معاملہ جان کا ہے اگر طبیب مرض کو سمجھ کر اور تشخیص کر کے علاج کریگا تو کبھی غلطی نہ واقع ہوگی اور اگر شاذ و نادر تشخیص مین خطا ہو گئی تو عند اللہ ماخوذ نہین ہو سکتا ہے اور اگر بے سمجھے علاج کیا اور فائدہ مریض کو ہوا تو بھی مواخذہ اس امر کا رہیگا کہ بے سمجھے کیون علاج کیا اور یہ بھی واضح رہے کہ امراض بعضے مجہول السبب ہوتے ہین اور بعضے معروف السبب اور معروف السبب مین بعضے مخصوص ایک نوع خاص کے ساتھ ہین جیسے بیشتر امراض اہل یورپ کو ہوتے ہین یا وہ امراض کہ مخصوص جہاز والون کے ساتھ ہین یا جنون خمری کہ مخصوص شراب خوارون کے ساتھ ہین یا مخصوص ساتھ مزاج اور زمانہ کے ہون مثلاً دمہ کہ امزجۂ خاص مین ایک زمانۂ خاص مین ہوتا ہے یا مخصوص پیشہ سے ہو جیسے قولنج شربی وغیرہ یا مخصوص بابوین ہو جیسے امراض متوارثہ - اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بلاء الدنیا و عذاب العقبیٰ

ختم ہوئی جلد اول

خاتمۃ الطبع

پس از حمد شافی مطلق و نعت رسول برحق گوشگاہان اسرار سخن اور ماہران غوامض ہر فن کو مژدۂ طرب افزا کہ اس زمان صحت اقتران مین نسخۂ وحید و فرید قانون طب جدید۔ جامع حقائق سنیہ حاوی مطالب علیہ۔ دست آویز طبیبان روزگار دستور العمل کاملان دیار۔ مزیل علل و اسقام رافع امراض اقسام مجموعۂ قوانین علمی و عملی ذخیرۂ مآرب خفی و جلی۔ متضمن علاجہاے بسیط مسمی بہ بحر محیط مصنفۂ ارسطوے دوران افلاطون زمان سند الحکماء الفخام راس الکملاء العظام۔ الادیب البارع المکرم الحسیب النسیب المعظم۔ المحقق النحریر الاوحد الشہیر البری من الشین شمس الحکما جناب حکیم اصغر حسین صاحب فرخ آبادی عم فیضہ بدوام الایام واللیالی۔

واضح ہو کہ حضرت مصنف ممدوح نے اس کتاب کی تصنیف مین عمر گرانمایہ کا بہت بڑا حصہ صرف کیا ہے یعنی طب قدیم مین جو کچھ تطویل ممل اور زلات مخل تھے انکو نکال کر مسائل اور تجارب جدیدہ حذاق یورپ کے شامل فرمائے ہین اور اپنی تحقیقات اور تجربہ کے امور بھی مندرج کیے ہین۔ یہ کتاب جامع مسائل طب جدید بڑی ضخیم ہے اور چونکہ یہ علم بہت بڑا ہے لہذا امر کوز خاطر حضرت مصنف یہ ہے کہ یہ کل بیان پانچ جلدون مین ختم ہو اور ہر ہر جلد کے کئی کئی رسالے ہون اگر خواستۂ جناب اقدس الٰہی ہے تو باقی جلدین بھی مرتب ہو کر معرض طبع مین آئینگی لیکن بالفعل منجملۂ اُن اجلاد کے جلد اول جسمین پانچ رسالے ہین اس تفصیل سے رسالۂ اول بیان مین تعریف اور موضوع اور غرض علم طب کے اور بیان تاریخی اس علم کا کہ کب سے کسطرح رواج اسکا ہوا۔ اور صحت اور مرض اور موت اور حیات کی تعریف۔ اور اسباب حدوث مرض کے رسالۂ دوم بیان مین ارکان و اخلاط و قوی و امزجہ و ارواح و افعال کے رسالۂ سوم تشریح مین کالبد انسانی کے رسالۂ چہارم بیان امراض مین علی العموم یعنی بقول کلی رسالۂ پنجم مین بیان عمر مرض اور زمانۂ ابتدا اور اشتداد اور توقف اور انحطاط کا ہے اور منذرات کا بھی ذکر ہے یعنی کون حالت کس مرض کی منذر ہے۔

بہزاران اہتمام و حسن انتظام بہ خوش قلمی خطاطِ زرین رقم حسب تحریک حضرت مصنف و نیز بصحت محتشم الیہ مطبع نامی منشی نول کشور لازال بالفرح والسرور واقع لکھنؤ مین بماہ جون ۱۸۸۶ء مطابق ماہ شوال ۱۳۰۳ھ حلیۂ طبع سے آراستہ ہو کر حمائل گلوے مشتاقان اور صحت بخش مریضان ہوئی۔

اعلان